زَکواۃ

زکواۃ کیا چیز ہے۔۔

عربی کا ایک جملہ ہے۔انفاق فی سبیل للہ یعنی اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ کرنا۔۔۔۔اس کو مختلف ناموں سے یاد کیا جاتا ہے۔۔
۔۔یا اس طرح بھی کہہ سکتے ہیں کہ
قرآن پاک میں انفاق فی سبیل للہ یعنی اللہ تعالیٰ کے راستے مین خرچ کرنے کے چند صفاتی نام ہیں۔۔۔مثلاً زکواۃ یا۔صدقہ یا خیرات

خواتین حضرات

جب لوگوں کو قرآن پاک کی طرف بلایا جاتا ہے۔۔۔تو جو فرقہ پرست ہوتے ہیں۔یعنی مولوی ہوتے ہیں۔وہ کہتے ہیں قرآن پاک سے زکواۃ دکھاؤ۔یاد رہے کہ فرقہ پرستوں کے اماموں نے قرآن پاک سے جو زکواۃ دکھائی ہے۔وہ ڈھائی فیصد ہے۔جبکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں بیس فیصد کا حکم دیا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اور یاد رہے کہ اس کے علاوہ جتنا بھی کوئی صاحب حیثیت خرچ کرنا چاہے،یعنی جتنا گڑ اتنا میٹھا۔۔۔۔۔۔۔

فرقہ پرستوں کے مولویوں کا کہنا ہے۔کہ سال میں ایک بار دینی ہے۔یا ہر مہینے میں

خواتین حضرات

کیا زکواۃ صرف سال میں ایک بار دینی ہوتی ہے۔یا ہر ماہ اپنے منافع میں سے ادا کرنا ہوتی ہے۔کیا غریبوں کو سال میں صرف ایک دفعہ پیسوں کی ضروت ہوتی ہے۔

فرقہ پرست رمضان میں زکواۃ دیتے ہیں۔کہتے ہیں کہ اس مہینے میں ڈبل ثواب ہوتا ہے۔ ۔یہ کس ایت کی تشریح کر کے جواز نکالا گیا ہے۔

سورۃ البقرہ261:2

عربی:

مَثَلُ الَّذِينَ يُنفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ أَنبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِي كُلِّ سُنبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ وَاللَّهُ يُضَاعِفُ لِمَن يَشَاءُ

ترجمہ:

جو لوگ اللہ تعالیٰ کے راستے میں اپنا مال خرچ کرتے ہیں ان کی مثال ایک دانے کی سی ہے جس سے سات بالیاں اگیں اور ہر بالی میں سو دانے ہوں،اور اللہ جس کے لیے چاہتا ہے بڑھا دیتا ہے۔

خواتین حضرات

اس طرح تمام فرقہ پرست اللہ تعالیٰ کے حکم کو نہیں مانتے۔۔۔نہ وہ ہر مہینہ زکواۃ دیتے ہیں۔اور نہ وہ بیس فیصد دیتے ہیں۔۔۔۔
آج ہم باری باری ہر بات کا جواب قرآن پاک سے دیکھیں گے۔

خواتین حضرات

آپ جب اکثر آیات دیکھتے ہیں۔تو جہاں بھی نماز کا حکم ہوتا ہے۔وہاں زکوٰۃ کا حکم ہے۔ آپ دیکھیں گے۔ بعض اوقات اللہ تعالی نے نماز کے ساتھ مال کی بات کی ہے۔مال تقسیم کرنے کی بات کی ہے تو اس کا مطلب ہے کہ زکوۃ کا مطلب ہے کہ جو اللہ تعالی نے دیا ہے اس میں سے خرچ کرنا

آئیں چند مثالیں دیکھتے ہیں۔۔۔۔

سورۃ البقرہ۔ آیت 43

وَاَقِیمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ وَارکَعُوا مَعَ الرّٰکِعِینَ۔

ترجمہ:

اور نماز قائم کرو، زکوٰۃ ادا کرو، اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو۔

اب جو آیت پیش کی جارہی ہے۔اس میں اللہ تعالیٰ نے نماز کی بات کی ہے۔اور ساتھ زکواۃ کی بات نہیں کی بلکہ یوں کہا ہے کہ نماز قائم کرو اور جو ہم نے دیا ہے۔اس میں سے خرچ کرو۔

سورہ البقرہ ایت نمبر 3 کا دوسرا حصہ

نماز قائم کرو اور جو ہم نے رزق دیا ہے۔اس میں سے خرچ کرو۔۔۔۔

دوسری مثال

سورہ انفال کی آیت 3

جو نماز قائم کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں دیا ہے۔اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔

سورۃ لقمان — آیت نمبر 4

اَلَّذِینَ یُقِیمُونَ الصَّلَاۃَ وَیُؤتُونَ الزَّکَاۃَ وَہُم بِالاٰخِرَۃِ ہُم یُوقِنُونَ ؟

ترجمہ

وہ لوگ جو نماز قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں، اور وہی لوگ آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔

سورۃ فصلت — آیت نمبر 7

اَلَّذِینَ لَا یُؤتُونَ الزَّکَاۃَ وَہُم بِالاٰخِرَۃِ ہُم کَافِرُونَ

ترجمہ:

''وہ لوگ جو زکوٰۃ نہیں دیتے اور وہی آخرت کا انکار کرتے ہیں۔''

سورۃ المنافقون 10:63

موت آنے سے پہلے اس میں سے خرچ کرو۔ جو ہم نے تمہیں دیا ہے۔۔۔۔

یہ مثال دیکھیں۔

سورۃ البقرہ — آیت 215

یَسئَلُونَکَ مَاذَا یُنفِقُونَ۔قُل مَا اَنفَقتُم مِّن خَیرٍ فَلِلوَالِدَینِ وَالاَقرَبِینَ وَالیَتَامیٰ وَالمَسَاکِینِ وَابنِ السَّبِیلِ وَمَا تَفعَلُوا مِن خَیرٍ فَاِنَّ اللّٰہَ بِہٖ عَلِیمٌ۔

ترجمہ:

وہ آپ ﷺ سے پوچھتے ہیں کہ کیا خرچ کریں؟ آپ ﷺ کہہ دیجئے: جو مال بھی نیکی کے طور پر خرچ کرو۔ وہ والدین، رشتہ داروں، یتیموں، محتاجوں اور مسافروں کے لیے ہے، اور جو نیکی تم کرو گے۔ اللہ اسے خوب جاننے والا ہے۔

نیکی کیا ہے۔۔۔ اس ایت میں اللہ تعالیٰ بتاتے ہیں۔ کہ نماز پڑھ لینا ہی نیکی نہیں ہے۔ بلکہ نیکی کی تفصیل بھی بتائی۔۔۔

سورۃ البقرہ— آیت 177

لَّيْسَ الْبِرَّ أَن تُوَلُّوا وُجُوهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلَٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالْكِتَابِ وَالنَّبِيِّينَ وَآتَى الْمَالَ عَلَىٰ حُبِّهِ ذَوِي الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينَ وَابْنَ السَّبِيلِ وَالسَّائِلِينَ وَفِي الرِّقَابِ وَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَآتَى الزَّكَاةَ وَالْمُوفُونَ بِعَهْدِهِمْ إِذَا عَاهَدُوا وَالصَّابِرِينَ فِي الْبَأْسَاءِ وَالضَّرَّاءِ وَحِينَ الْبَأْسِ

ترجمہ:

نیکی یہ نہیں کہ تم اپنے منہ مشرق یا مغرب کی طرف پھیر لو، بلکہ نیکی یہ ہے کہ جو کوئی اللہ، یوم آخرت، فرشتوں، کتابوں اور نبیوں پر ایمان لائے، اور مال خرچ کرے۔ اس کی محبت کے باوجود رشتہ داروں، یتیموں محتاجوں، مسافروں، سوال کرنے والوں پر اور گردنیں چھڑانے میں، اور نماز قائم کرے اور زکوۃ دے، اور وعدے کرنے کے بعد اپنے وعدے کو پورا کرنے والے ہوں، اور تنگی، تکلیف اور جنگ کے وقت صبر کرنے والے ہوں۔ یہی لوگ سچے ہیں اور یہی پرہیز گار یعنی متقی ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے خرچ کرنے کے بارے میں کیا بتایا ہے۔۔۔ سچا مومن کیسا ہوتا ہے۔۔۔

ان آیات میں سچے مومن کو دکھایا گیا۔ جو اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والا ہوتا ہے۔ یہ آپس کے تعلقات کو درست رکھنے والا ہوتا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کرنے والا ہوتا ہے یعنی جو قرآن پاک کی آیات سن کر ڈر جاتا ہے یعنی جو اللہ تعالیٰ کی آیات سن کر ڈر جاتا ہے۔ اور وہ اپنے رب پر بھروسہ رکھتے ہیں۔ جو نماز قائم کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔ یہی لوگ سچے مومن ہیں۔ ان کے رب کے پاس درجے ہیں۔ بخشش ہے۔ اور عزت والی روزی ہے

آپ نے دیکھا کہ

یہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کرنے والا ہوتا ہے جو قرآن پاک کی اطاعت کرنے والا ہوتا ہے

سورہ انفال کی آیات 1 تا 4

وہ آپ سے مالِ خرچ کرنے کے بارے میں پوچھتے ہیں۔ کہہ دیجیے: مالِ اللہ اور رسول کے لیے خرچ کرو۔ پس اللہ سے ڈرو اور آپس میں صلح رکھو، اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو۔ اگر تم مومن ہو۔ بے شک مومن تو وہ ہیں۔ کہ جب اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے تو ان کے دل کانپ اٹھتے ہیں، اور جب ان کے سامنے اس کی آیات پڑھی جاتی ہیں تو ان کا ایمان بڑھ جاتا ہے، اور وہ اپنے رب پر بھروسہ رکھتے ہیں۔ جو نماز قائم کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔

یہی لوگ سچے مومن ہیں۔ ان کے رب کے پاس درجے ہیں۔ بخشش ہے۔ اور عزت والی روزی ہے۔۔۔۔۔۔۔

اس ایت سے منافع سے حاصل شدہ پانچواں حصہ یعنی بیس فیصد مال کا حکم اللہ تعالیٰ دے رہے ہیں۔

سورۃ الانفال — آیت 41

وَاعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُم مِّن شَيْءٍ فَأَنَّ لِلَّهِ خُمُسَهُ وَلِلرَّسُولِ وَلِذِي الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينِ وَابْنِ السَّبِيلِ إِن كُنتُمْ آمَنتُم بِاللَّهِ وَمَا أَنزَلْنَا عَلَىٰ عَبْدِنَا يَوْمَ الْفُرْقَانِ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعَانِ وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

اردو ترجمہ

اور جان لو کہ جو مالِ غنیمت یعنی منافع کا مال تم نے حاصل کیا ہے، اس کا پانچواں حصہ اللہ کے لیے ہے، اور رسول کے لیے، اور قرابت داروں کے لیے، اور یتیموں، اور مسکینوں، اور مسافروں کے لیے؛ اگر تم اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہو اور اس کتاب پر جو ہم نے اپنے بندے پر نازل کی، فرقان کے دن جس دن دونوں جماعتیں آمنے سامنے ہوئیں۔ اور اللہ ہر چیز پر پوری قدرت رکھتا ہے۔

خواتین حضرات

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ پانچواں حصہ اللہ کے لیے ہے، اور رسول کے لیے، اور قرابت داروں کے لیے، اور یتیموں، اور مسکینوں، اور مسافروں کے لیے ہے،

خواتین حضرات

فرقہ پرست وہ شیطان مردود ہیں، کہ وہ اس بات کو نہیں مانتے کہ رسول ﷺ کا کسی مال غنیمت پر کوئی حق ہے، انہوں نے روایات بنا رکھی ہیں کہ سیدوں پر مال غنیمت حرام ہے۔۔ اور نہ بیس فیصد کو مانتے ہیں۔ جبکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جو حال بنی اسرائیل کا تھا۔ وہی ہمارا بھی حال ہے۔۔۔

سورۃ البقرہ— آیت 83

وَإِذْ أَخَذْنَا مِيثَاقَ بَنِي إِسْرَائِيلَ لَا تَعْبُدُونَ إِلَّا اللَّهَ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا وَذِي الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينِ وَقُولُوا لِلنَّاسِ حُسْنًا وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ إِلَّا قَلِيلًا مِّنكُمْ وَأَنتُم مُّعْرِضُونَ

ترجمہ:

اور جب ہم نے بنی اسرائیل سے عہد لیا۔ کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی بندگی نہ کرنا، اور والدین کے ساتھ بھلائی کرنا، اور رشتہ داروں، یتیموں اور محتاجوں کے ساتھ، اور لوگوں سے اچھی بات کہنا، اور نماز قائم کرنا اور زکوٰۃ دینا، پھر تم میں سے تھوڑے سے لوگوں کے سوا سب پھر گئے اور تم منہ موڑنے والے ہو۔

خواتین حضرات

جو حال بنی اسرائیل کا تھا۔ وہی ہمارا بھی حال ہے۔ کہ ہم ہر مہینے کے بجائے سال بعد زکواۃ دیتے ہیں۔ بیس فیصد کے بجائے ڈھائی فیصد دیتے ہیں۔ اور یہ مال رشتہ داروں یتیموں مسکینوں محتاجوں کے بجائے مدرسوں کو دیتے ہیں۔ جو کسی نہ کسی فرقے کو پرموٹ کر رہے ہوتے ہیں۔ تمام فرقے صرف اپنے فرقے کی احادیث کو گلے سے لگاتے ہیں۔ اا ور دوسرے فرقے والے کو کافر کہتے ہیں۔ جبکہ اللہ تعالیٰ تمام فرقے والوں کو کافر مشرک۔ مرتد۔ ظالم۔ منافق اور ان تمام فرقوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے سورہ انعام کی ایت نمبر 159 میں لاتعلقی کا اعلان کر دیا ہے....

میرا ایک سوال ہے کہ کیا مدرسوں کو دے کر سمجھنا کہ ہم نے اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ کیا ہے۔ کیا لوگ اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے زکواۃ کے مستحقین سے پھر نہیں گئے بنی اسرائیل کی طرح ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اور جو نیکی تم اپنے لیے آگے بھیجو گے اسے اللہ تعالیٰ کے پاس پاؤ گے۔ بے شک اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال کو خوب دیکھنے والا ہے۔

سورۃ البقرہ— آیات 110
وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَمَا تُقَدِّمُوا لِأَنفُسِكُم مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوهُ عِندَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ

ترجمہ:

اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو، اور جو نیکی تم اپنے لیے آگے بھیجو گے اسے اللہ کے پاس پاؤ گے۔ بے شک اللہ تمہارے اعمال کو خوب دیکھنے والا ہے۔

خواتین حضرات

اللہ تعالیٰ بہت بڑا اجر صرف ان لوگوں کو دیں گے۔ جو قرآن پاک پر اور قرآن پاک سے پہلی کتابوں پر ایمان لائیں گے۔ یاد رہے کہ جو لوگ قرآن پاک کے بعد اپنے اماموں کی لکھی گئی کتابوں پر ایمان لا کر اس میں سے زکات یا کچھ اور مسائل پر ایمان لاتے ہیں۔ ان کو جہنم کے سوا کچھ نہیں ملنے والا۔ نہ ان کو کچھ ملے گا نہ ان کے اماموں کے۔۔۔ کیونکہ یہ نام نہاد اماموں کی کتابوں پر ایمان لاتے ہیں۔ جس کا اللہ تعالیٰ نے پورے قرآن پاک میں کہیں حکم نہیں دیا۔

اجر صرف ان لوگوں کو ملے گا۔ جو قرآن اور قرآن پاک سے پہلی کتابوں پر ایمان لائے گا۔ یہ سچے اور پکے علم والے لوگ ہیں۔۔۔

سورۃ النساء— آیت 162
لَّٰكِنِ الرَّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ مِنْهُمْ وَالْمُؤْمِنُونَ يُؤْمِنُونَ بِمَا أُنزِلَ إِلَيْكَ وَمَا أُنزِلَ مِن قَبْلِكَ وَالْمُقِيمِينَ الصَّلَاةَ وَالْمُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَالْمُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أُولَٰئِكَ سَنُؤْتِيهِمْ أَجْرًا عَظِيمًا۔

اردو ترجمہ:

لیکن ان میں جو علم میں پختہ ہیں اور ایمان والے ہیں، وہ اس (کتاب) پر ایمان لاتے ہیں۔ جو آپ کی طرف نازل کی گئی اور جو آپ سے پہلے نازل کی گئیں، اور نماز قائم کرنے والے ہیں، اور زکوٰۃ دینے والے ہیں، اور اللہ اور یومِ آخرت پر ایمان رکھنے والے ہیں، یہی لوگ ہیں جنہیں ہم بہت بڑا اجر عطا کریں گے۔۔

خواتین حضرات

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں ۔ کہ اجر صرف ان لوگوں کو ملے گا۔ جو قرآن اور قرآن پاک سے پہلی کتابوں پر ایمان لائے گا۔ یہ سچے اور پکے علم والے لوگ ہیں۔۔۔

سورۃ المائدہ آیت 12
وَلَقَدْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَبَعَثْنَا مِنْهُمُ اثْنَيْ عَشَرَ نَقِيبًا وَقَالَ اللَّهُ إِنِّي مَعَكُمْ لَئِنْ أَقَمْتُمُ الصَّلَاةَ وَآتَيْتُمُ الزَّكَاةَ وَآمَنتُم بِرُسُلِي وَعَزَّرْتُمُوهُمْ وَأَقْرَضْتُمُ اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا لَّأُكَفِّرَنَّ عَنكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَلَأُدْخِلَنَّكُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ فَمَن كَفَرَ بَعْدَ ذَٰلِكَ مِنكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَاءَ السَّبِيلِ

اردو ترجمہ:

اور یقیناً اللہ نے بنی اسرائیل سے عہد لیا، اور ہم نے ان میں سے بارہ نگران مقرر کیے، اور اللہ نے فرمایا: بے شک میں تمہارے ساتھ ہوں۔ اگر تم نماز قائم رکھو گے، زکوٰۃ ادا کرو گے، میرے رسولوں پر ایمان لاؤ گے، ان کی مدد کرو گے اور اللہ کو اچھا قرض دو گے۔ تو میں ضرور تمہاری برائیاں تم سے دور کر دوں گا۔ اور تمہیں ان جنتوں میں داخل کروں گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔ پھر اس کے بعد تم میں سے جو کفر کرے گا۔ تو یقیناً وہ سیدھے راستے سے بھٹک گیا۔۔۔

خواتین حضرات

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں۔ بے شک میں تمہارے ساتھ ہوں۔ اگر تم نماز قائم رکھو گے، زکوٰۃ ادا کرو گے، میرے رسولوں پر ایمان لاؤ گے، ان کی مدد کرو گے اور اللہ کو اچھا قرض دو گے۔ تو میں ضرور تمہاری برائیاں تم سے دور کردوں گا۔ اور تمہیں ان جنتوں میں داخل کروں گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔

خواتین حضرات

رسولوں کی مدد کسے کہتے ہیں۔

جو لوگ بھی رسولوں کے لائے ہوئے پیغام کو لوگوں تک پہنچاتے ہیں۔ وہ رسولوں کی مدد ہے۔ جیسا کہ سورہ مومن میں مومن نامی شخص موسیٰ علیہ السلام اور ہارون علیہ السلام کے ساتھ مل کر لوگوں تک اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچاتا تھا۔ تو یہ رسولوں کی مدد ہے۔ جیسا کہ میں آج قرآن اور پہلی کتابوں کی تبلیغ کر رہی ہوں تو یہ رسولوں کی مدد ہے۔ جبکہ فرقہ پرستوں کی تبلیغ اپنے اپنے فرقوں کا دفاع کرنا ہے۔ اپنے اپنے نام نہاد اماموں کی مدد کرنا ہے۔ اپنے بزرگوں کی بڑائی بیان کرنا ہے۔۔۔ اسے اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ کرنا نہیں کہتے بلکہ اللہ تعالیٰ کی دشمنی میں خرچ کرنا کہتے ہیں، جس کے لیے قرآن پاک میں الفاظ آئے ہیں، اللہ کے راستے سے روکنا۔ اللہ کا راستہ قرآن پاک کا ایک صفاتی نام ہے۔ اس صفاتی نام پر میری کتاب بھی موجود ہے، کوئی ایک مدرسہ بھی ایسا نہیں ہے۔ جہاں قرآن پاک کی اصل عبارت اور اللہ تعالیٰ کے حکموں پر بات ہو یا عزت ہو یا قدر ہو۔ بلکہ ہر فرقے کا مدرسہ قرآن پاک کے ساتھ تشریح کی آڑ میں احادیث پیش کی جاتی ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رسی کو مظبوطی سے تھام لو اور تفرقہ نہ ڈالنا۔ اس کی تشریح تہتر فرقوں والی حدیث سے کی جاتی ہے۔ اور اس طرح لوگ فرقے بنا رہے ہیں۔۔۔ یہ ہیں اللہ تعالیٰ کے کھلے نافرمان اور رسول ﷺ کے کھلے نافرمان۔۔۔

المائدہ۔ آیت 55

إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَهُمْ رَاكِعُونَ

اردو ترجمہ:

بیشک تمہارا دوست یعنی ولی تو بس اللہ ہے، اور اس کا رسول، اور وہ لوگ جو ایمان لائے، جو نماز قائم کرتے ہیں اور زکوۃ دیتے ہیں اور (اللہ کے آگے) جھکنے والے ہیں۔

سورۃ المنافقون۔۔۔ آیت نمبر 10

عربی متن:

وَأَنفِقُوا مِن مَّا رَزَقْنَاكُم مِّن قَبْلِ أَن يَأْتِيَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ فَيَقُولَ رَبِّ لَوْلَا أَخَّرْتَنِي إِلَىٰ أَجَلٍ قَرِيبٍ فَأَصَّدَّقَ وَأَكُن مِّنَ الصَّالِحِينَ

اردو ترجمہ:

اور جو کچھ ہم نے تمہیں رزق دیا ہے اس میں سے خرچ کرو، اس سے پہلے کہ تم میں سے کسی کو موت آجائے، پھر وہ کہے: اے میرے رب! تو نے مجھے تھوڑی سی مہلت کیوں نہ دی کہ میں صدقہ کرتا اور صالحین میں شامل ہو جاتا۔

سورۃ النور— آیت نمبر 37

اَللہ تعالٰی کا ارشاد ہے:

اَلرِّجَالٌ لَّا تُلْھِیْ ہِم تِجَارَ ۃٌ وَّلَا بَیْعٌ عَن ذِکرِ اللّٰہِ وَاِقَامِ الصَّلٰوۃِ وَاِیتَآءِ الزَّکٰوۃِ یَخَافُونَ یَومًا تَتَقَلَّبُ فِیہِ القُلُوبُ وَالاَبصَارُ

ترجمہ (اردو):

ایسے مرد جنہیں نہ تجارت اور نہ خرید و فروخت اللہ کی یاد سے غافل کرتی ہے، نہ نماز قائم کرنے سے اور نہ زکوٰۃ دینے سے۔ وہ اُس دن سے ڈرتے ہیں جس دن دل اور آنکھیں الٹ پلٹ ہو جائیں گی۔

سورۃ الانعام— آیت 141

وَہُوَ الَّذِیٓ اَنشَاَ جَنّٰتٍ مَّعرُوشٰتٍ وَّغَیرَ مَعرُوشٰتٍ وَّالنَّخلَ وَالزَّرعَ مُختَلِفًا اُکُلُہٗ وَالزَّیتُونَ وَالرُّمَّانَ مُتَشَابِہًا وَّغَیرَ مُتَشَابِہٍ کُلُوا مِن ثَمَرِہٖٓ اِذَآ اَثمَرَ وَاٰتُوا حَقَّہٗ یَومَ حَصَادِہٖ وَلَا تُسرِفُوا اِنَّہٗ لَا یُحِبُّ المُسرِفِینَ

اردو ترجمہ:

اور وہی ہے جس نے باغات پیدا کیے، کچھ چھپروں پر چڑھے ہوئے اور کچھ بغیر چھپروں کے، اور کھجوریں اور کھیتیاں جن کے ذائقے مختلف ہیں، اور زیتون اور انار جو ایک دوسرے سے ملتے جلتے بھی ہیں اور مختلف بھی۔ جب وہ پھل لائیں۔ تو ان کے پھل میں سے کھاؤ، اور کٹائی کے دن اس کا حق ادا کرو، اور اسراف یعنی فضول خرچی نہ کرو، بے شک اللہ اسراف یعنی فضول خرچی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

سورۃ الانبیاء— آیت نمبر 73

وَجَعَلنٰہُم اَئِمَّۃً یَّہدُونَ بِاَمرِنَا وَاَوحَینَآ اِلَیہِم فِعلَ الخَیرٰتِ وَاِقَامَ الصَّلٰوۃِ وَاِیتَآءَ الزَّکٰوۃِ وَکَانُوا لَنَا عٰبِدِینَ

اردو ترجمہ:

اور ہم نے انہیں امام بنایا۔ جو ہمارے حکم سے لوگوں کی رہنمائی کرتے تھے، اور ہم نے ان کی طرف نیک کام کرنے، نماز قائم کرنے اور زکوٰۃ دینے کی وحی کی، اور وہ ہمارے ہی بندگی کرنے والے تھے۔

سورۃ النور— آیت 56

وَاَقِیمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ وَاَطِیعُوا الرَّسُولَ لَعَلَّکُم تُرحَمُونَ۔

اردو ترجمہ:

اور نماز قائم کرو، زکوٰۃ ادا کرو، اور رسول کی اطاعت کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔

کامیاب لوگ وہی ہوں گے۔ جو رشتہ داروں مسکینوں مسافروں کو اللہ تعالٰی کی رضا کے لیے دیتے ہیں۔

سورہ روم آیت 38

فَاٰتِ ذَا الۡقُرۡبٰی حَقَّهٗ وَ الۡمِسۡکِیۡنَ وَ ابۡنَ السَّبِیۡلِ ؕ ذٰلِکَ خَیۡرٌ لِّلَّذِیۡنَ یُرِیۡدُوۡنَ وَجۡهَ اللّٰهِ ۫ وَ اُولٰٓئِکَ هُمُ الۡمُفۡلِحُوۡنَ

ترجمہ:

پس رشتہ دار کو اس کا حق دو، اور مسکین اور مسافر کو بھی۔ یہ ان لوگوں کے لیے بہتر ہے جو اللہ کی رضا چاہتے ہیں، اور وہی کامیاب ہیں۔

آیت 39

وَ مَاۤ اٰتَیۡتُمۡ مِّنۡ رِّبًا لِّیَرۡبُوَا۠ فِیۡۤ اَمۡوَالِ النَّاسِ فَلَا یَرۡبُوۡا عِنۡدَ اللّٰهِ ۚ وَ مَاۤ اٰتَیۡتُمۡ مِّنۡ زَکٰوۃٍ تُرِیۡدُوۡنَ وَجۡهَ اللّٰهِ فَاُولٰٓئِکَ هُمُ الۡمُضۡعِفُوۡنَ

ترجمہ:

اور جو سود تم دیتے ہو تاکہ وہ لوگوں کے مال میں بڑھ جائے، وہ اللہ کے ہاں نہیں بڑھتا۔ اور جو زکوٰۃ تم اللہ کی رضا چاہتے ہوئے دیتے ہو تو ایسے ہی لوگ (اپنا مال) کئی گنا بڑھانے والے ہیں۔

سورۃ الحدید 18:57

ترجمہ:

صدقہ دینے والے مرد اور عورتیں، اللہ کو قرضِ حسنہ دیتے ہیں، ان کے لیے کئی گنا بڑھا دیا جائے گا۔

انفاق فی سبیل للہ یعنی اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ کرنے کے چند صفاتی نام ہیں۔ جسے زکات خیرات صدقات کہتے ہیں۔ ان آیات میں غور کریں۔ تمام صفاتی ناموں کی تفصیل ان بیس آیات میں بتائی گئی ہے ۔۔۔۔

سورۃ البقرہ– آیات 261۔تا 280

جو لوگ اللہ تعالیٰ کے راستے میں اپنا مال خرچ کرتے ہیں، ان کی مثال اس دانے کی سی ہے جس سے سات بالیاں اگیں، ہر بالی میں سو دانے ہوں، اور اللہ جسے چاہتا ہے بڑھا دیتا ہے، اور اللہ وسعت والا، جاننے والا ہے۔ جو لوگ اللہ کی راہ میں اپنا مال خرچ کرتے ہیں، پھر اپنے خرچ کے بعد نہ احسان جتاتے ہیں اور نہ تکلیف دیتے ہیں، ان کے لیے ان کے رب کے پاس اجر ہے، نہ ان پر خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔

اچھی بات کہنا اور درگزر کرنا اس خیرات سے بہتر ہے جس کے بعد تکلیف دی جائے، اور اللہ بے نیاز، بردبار ہے۔

اے ایمان والو! اپنے صدقات کو احسان جتا کر اور تکلیف دے کر ضائع نہ کرو، اس شخص کی طرح جو اپنا مال لوگوں کو دکھانے کے لیے خرچ کرتا ہے اور اللہ اور یومِ آخرت پر ایمان نہیں رکھتا۔ تو اس کی مثال اس چکنے پتھر کی سی ہے جس پر مٹی ہو، پھر اس پر زور کی بارش پڑے۔ تو اسے بالکل صاف کر دے۔ ایسے لوگ اپنے کمائے ہوئے میں سے کسی چیز پر قادر نہ ہوں گے، اور اللہ کافروں کو ہدایت نہیں دیتا۔

اور جو لوگ اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے اور دل کے اطمینان کے لیے اپنا مال خرچ کرتے ہیں، ان کی مثال اس باغ کی سی ہے جو اونچی زمین پر ہو، اس پر زور کی بارش پڑے تو وہ دوگنا پھل دے، اور اگر زور کی بارش نہ بھی پڑے تو ہلکی بارش ہی کافی ہو، اور اللہ تمہارے اعمال کو دیکھ رہا ہے۔۔۔۔۔

کیا تم میں سے کوئی یہ پسند کرے گا کہ اس کا ایک باغ ہو کھجوروں اور انگوروں کا، جس کے نیچے نہریں بہتی ہوں، اور اسے ہر قسم کے پھل ملیں، پھر اسے بڑھاپا آجائے اور اس کے کمزور بچے ہوں، پھر اس باغ پر آگ کا بگولا آجائے اور اسے جلا دے؟

اے ایمان والو! اپنی پاکیزہ کمائی میں سے اور اس میں سے جو ہم نے تمہارے لیے زمین سے نکالا ہے خرچ کرو، اور خراب چیز خرچ کرنے کا ارادہ نہ کرو جسے تم خود آنکھیں بند کیے بغیر قبول نہ کرو گے۔

شیطان تمہیں محتاجی سے ڈراتا ہے۔اور بے حیائی کا حکم دیتا ہے،اور اللہ تم سے اپنی مغفرت اور فضل کا وعدہ کرتا ہے،اور اللہ وسعت والا ، جاننے والا ہے۔وہ جسے چاہتا ہے حکمت عطا کرتا ہے،اور جسے حکمت دی گئی۔اسے بہت بڑی بھلائی دی گئی،اور نصیحت صرف عقل والے ہی قبول کرتے ہیں۔اور تم جو کچھ بھی خرچ کرو یا جو نذر مانو، بے شک اللہ اسے جانتا ہے،اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں۔اگر تم صدقات ظاہر کر کے دو۔تو یہ بھی اچھا ہے،اور اگر تم انہیں چھپا کر محتاجوں کو دو۔تو یہ تمہارے لیے زیادہ بہتر ہے۔(اے نبی!) لوگوں کو ہدایت دینا تم پر لازم نہیں، بلکہ اللہ جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے،اور تم جو بھلائی بھی خرچ کرتے ہو۔وہ تمہارے ہی فائدے کے لیے ہے۔یہ صدقات ان محتاجوں کے لیے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے راستے میں رکے ہوئے ہیں، زمین میں چل پھر نہیں سکتے ، نادان لوگ انہیں سوال نہ کرنے کی وجہ سے مالدار سمجھتے ہیں۔جو لوگ اپنا مال رات اور دن، چھپے اور ظاہر اللہ کے راستے میں خرچ کرتے ہیں،ان کے لیے ان کے رب کے پاس اجر ہے۔جو لوگ سود کھاتے ہیں وہ قیامت کے دن اس شخص کی طرح اٹھیں گے جسے شیطان نے چھو کر پاگل بنا دیا ہو، یہ اس لیے کہ انہوں نے کہا: تجارت بھی تو سود ہی کی طرح ہے، حالانکہ اللہ نے تجارت کو حلال اور سود کو حرام کیا ہے۔اللہ سود کو مٹاتا ہے اور صدقات کو بڑھاتا ہے،اور اللہ تعالیٰ کسی ناشکرے گناہ گار کو پسند نہیں کرتا۔

جو لوگ ایمان لائے ،اور صالح عمل کیے، نماز قائم کی اور زکوٰۃ دی، ان کے لیے ان کے رب کے پاس اجر ہے۔اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور جو کچھ سود میں سے باقی رہ گیا ہے چھوڑ دو، اگر تم ایمان والے ہو۔

پھر اگر تم نے ایسا نہ کیا تو اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے جنگ کا اعلان سن لو،اور اگر توبہ کر لو۔تو تمہارا اصل مال تمہارا ہے، نہ تم ظلم کرو گے نہ تم پر ظلم کیا جائے گا۔اور اگر قرض لینے والا تنگ دست ہو تو اسے خوش حالی تک مہلت دو،اور اگر تم معاف کر دو تو یہ تمہارے لیے زیادہ بہتر ہے، اگر تم جان لو۔

خواتین حضرات

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالی نے انفاق فی سبیل اللہ کے بارے میں بتایا یعنی جو لوگ اللہ تعالی کے راستے میں خرچ کرتے ہیں اس خرچ کرنے کی نیکی کے بارے میں بتایا ہے کہ یہ کتنی بڑی نیکی ہے. نیکی کی مثال کے لیے اللہ تعالی نے فرمایا کہ جیسے ایک دانہ ہے. اگر اپ ایک دانہ اللہ تعالی کے راستے میں خرچ کرتے ہیں تو اس کا اپ کو رزلٹ کیا ملے گا یعنی سات سو دانے...

پھر اللہ تعالی نے اس طرح کی نیکی کرنے کا دوسرا پوائنٹ یہ بتایا ہے کہ آپ نے جس کے ساتھ نیکی کی ہے اس کو نہ احسان جتاتے ہیں نہ تکلیف دیتے ہیں.... ایسے لوگوں کو اللہ تعالی یہ اجر دیں گے کہ قیامت والے دن نہ ان پر کوئی خوف ہوگا اور نہ انہیں کوئی غم ہوگا.

اللہ تعالی نے تیسرا پوائنٹ یہ فرمایا۔کہ اگر آپ کسی کی مدد نہیں کر سکتے تو اچھی بات کہنا. اس خیرات کرنے سے بہتر ہے جس کے بعد تکلیف دی جائے۔۔۔

اللہ تعالی نے چوتھا پوائنٹ یہ بیان کیا کہ اپنے صدقات کو احسان جتا کر اور تکلیف دے کر ضائع نہ کر لو. اس کے لیے اللہ تعالی نے ایک مثال دی ہے..... جو لوگ دکھاوے کے لیے خرچ کرتے ہیں. اور انہیں نہ اللہ تعالی پر ایمان ہوتا ہے اور نہ یوم اخرت پر ایمان ہوتا ہے. اس کی مثال اس پتھر کی طرح ہے جس پر صرف گرد یعنی مٹی ہی جمی ہو۔اور جب زور کی بارش ہو تو وہ ساری گرد یعنی مٹی صاف ہو جائے... تو جن لوگوں نے اس طرح خرچ کیا ہوگا. ایسے لوگوں کو قیامت والے دن کوئی فائدہ نہیں ہوگا... یہ مثال ان لوگوں کے لیے بھی ہے جو کہ دوسروں کے ساتھ جب نیکی کرتے ہیں اور احسان جتاتے ہیں اور انہیں تکلیف دیتے ہیں تو ان کا بھی یہی حال ہوگا۔ان کو بھی کوئی فائدہ نہیں ہوگا ۔ان کے بھی اعمال ضائع ہیں. پھر اللہ تعالی اس انسان کے بارے میں بتا رہے ہیں کہ جو اللہ تعالی کے راستے میں جب خرچ کرتا ہے کسی کی مدد کرتا ہے تو وہ یہ سوچ کر کرتا ہے کہ وہ اللہ تعالی کی رضا کے لیے اور اپنے دل کے اطمینان کے لیے خرچ کرتے ہیں. اس طرح کے خرچ کرنے کی مثال اس باغ کی طرح ہے۔جو اونچی زمین پر ہو۔اس پر زور کی بارش پڑے۔تو وہ دوگنا پھل دے اور اگر زور کی بارش نہ بھی

پڑے تو ہلکی بارش ہی کافی ہے۔اور اللہ تعالی تمہارے اعمال دیکھ رہا ہے.. یعنی ایک انسان کے پاس بہت سا میرا مال ہے وہ زیادہ سے زیادہ دے کر اللہ تعالی کی خوشنودی خرید تا ہے تو جس کے پاس تھوڑا ہے وہ تھوڑا تھوڑا دوسروں کی مدد کر کے بھی اللہ تعالی کی خوشنودی اسی طرح پا سکتا ہے۔جس طرح ایک باغ پر تیز بارش ہو تو وہ پھل دے اور اگر ایک پر ہلکی بارش ہو یعنی بھوار ہو۔تو پھر بھی وہ بہترین پھل دے...

اللہ تعالی ان لوگوں کے بارے میں بتا رہے ہیں۔جو کہ اپنا مال خرچ کرتے ہیں۔ مگر ان کے اعمال ضائع ہو جاتے ہیں اللہ تعالی ان کے بارے میں بتا رہے ہیں کہ کیا تم میں سے کوئی یہ پسند کرے گا کہ اس کا ایک باغ انگوروں کا اور کھجوروں کا ہو۔جس کے نیچے نہریں بہتی ہوں۔اور اس میں ہر قسم کے پھل ہوں. پھر اس پر بڑھاپا آجائے اور اس کے چھوٹے چھوٹے بچے ہوں یعنی نا تواں ہو۔اور پھر اس باغ پر آگ کا بگولا آجائے۔اور اسے جلا دے۔۔ یہ مثال ان لوگوں کے لیے ہے جو لوگوں کی مدد تو کرتے ہیں مگر احسان جتاتے ہیں۔انہیں تکلیف دیتے ہیں اور دکھاوے کے لیے خرچ کرتے ہیں۔اللہ تعالی ان کے بارے میں فرماتے ہیں جس طرح باغ جل گیا۔اسی طرح ان کی نیکیاں بھی ضائع ہو جائیں گی۔ یعنی قیامت والے دن جب یہ یعنی کہ یہ لوگ نا تواں ہوں گے یہ کچھ بھی نہیں کر سکیں گے اس دن ان کا یہ جو باغ ہے یہ جو انہوں نے اتنی محنت کی ہے۔اپنا سارا کچھ خرچ کرتے ہیں تو اس کا انہیں کوئی فائدہ نہیں ہو گا اسی طرح جیسے اس پر آگ کی آندھی چلی ہو۔۔۔۔

اللہ تعالی نے خرچ کرنے کے بارے میں ایک پوائنٹ یہ بتایا ہے کہ کسی کو خراب چیز نہ دو۔اس طرح کی چیز نہ دو کہ جو اگر تمہیں کوئی دے۔تو تمہیں نظر انداز کر کے ہی لینی پڑے یعنی ایک طرح سے آنکھیں بند کر کے ہی لینا پڑیں۔ورنہ آپ لینے کو تیار نہ ہوں. یعنی. لحاظ کر کے نظر انداز کر کے لینی پڑے ..

اللہ تعالی نے پھر فرمایا کہ شیطان تمہیں محتاجی سے ڈراتا ہے. اور بے حیائی کا حکم دیتا ہے۔۔اور اللہ تعالی تم سے اپنی مغفرت کا اور فضل کا وعدہ کرتا ہے. یعنی جب ہم غریب ہوتے ہیں تو ہم ہر وقت ڈرتے رہتے ہیں کہ یا اللہ ہم کہیں زیادہ ہی نہ غریب ہو جائیں محتاج ہی نہ ہو جائیں۔۔تو اللہ تعالی اپنے مغفرت کا فضل کا وعدہ کرتا ہے. اور اللہ تعالی وسیع جاننے والا ہے۔وہ جسے چاہتا ہے عقل یعنی سمجھداری عطا کرتا ہے۔یعنی دانائی عطا کرتا ہے۔اور جسے سمجھداری مل گئی۔تو اسے بہت بڑی بھلائی مل گئی۔اور نصیحت تو صرف عقلمند حاصل کرتے ہیں۔

اللہ تعالی خرچ کرنے کے بارے میں ایک پوائنٹ اور بتاتے ہیں اللہ تعالی فرماتے ہیں کہ تم جو کچھ بھی خرچ کرو یا نذر مانو۔بے شک اللہ تعالی اسے جانتا ہے اور ظالموں کا کون مددگار نہیں. یعنی ہم جو کچھ دل میں سوچتے ہیں۔اس کا پتہ صرف اللہ تعالی کو ہوتا ہے کسی دوسرے کو نہیں ہوتا۔۔اللہ تعالی خرچ کرنے کے بارے میں ایک اور پوائنٹ بتاتے ہیں اللہ تعالی فرماتے ہیں کہ اگر تم صدقات سامنے دو یعنی لوگوں کے سامنے بھی دو۔تو یہ بھی اچھا ہے اگر تم صدقات کو چھپا کر دو۔تو یہ بہت ہی بہتر ہے... اللہ تعالی رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے ہیں کہ لوگوں کو ہدایت دینا رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر فرض نہیں ہے۔مگر اللہ تعالی جسے چاہتا ہے اسے ہدایت دیتا ہے.

اللہ تعالی مال خرچ کے کرنے کے بارے میں ایک پوائنٹ یہ بھی بتاتے ہیں کہ تم جو بھی بھلائی خرچ کرتے ہو۔تو اس کا فائدہ تمہارے لیے ہے.. اللہ تعالی یہ صدقات یہ زکوۃ یہ خیرات کن لوگوں کو دیے جانے چاہیے۔تو اللہ تعالی ان لوگوں کی تفصیل بیان فرماتے ہیں اللہ تعالی کہتے ہیں کہ یہ ان لوگوں کے لیے ہے جو کہ محتاج ہیں یعنی غریب ہیں.... اللہ تعالی نے ان لوگوں کے بارے میں بھی بتایا جو اللہ تعالی کے راستے میں رکے ہوئے ہیں. یاد رہے کہ اللہ کا راستہ قران پاک کا صفاتی نام ہے۔جو لوگ قرآن پاک کی بدولت کسی معاملات میں نا کام ہوں تو یہ مدد ان لوگوں کی کرنا فرض ہے۔جو قرآن پاک کا پیغام لوگوں تک پہنچاتے ہیں.. یہ لوگ شکل سے مالدار لگتے ہیں۔چونکہ یہ کسی سے اپنے بارے میں سوال نہیں کرتے تو لوگ ان کو پہچان نہیں سکتے کہ کتنے ضرورت مند ہیں۔بہر حال جو لوگ اللہ تعالی کے راستے میں خرچ کرتے ہیں اس کا اجر اللہ تعالی کے پاس ہے.... اس کے مقابلے میں اللہ تعالی نے سود کے بارے میں بتایا کہ اگر کسی نے آپ سے پیسے

قرض لیے ہیں۔تو اس کو معاف کر دو۔تو یہ تو بہت ہی بہتر ہے.. ورنہ صرف اپنی اصل رقم لے لو.. یا اس کے لیے مدت بڑھا دو تا کہ وہ آسانی سے اپنے پیسے دے سکے۔اور جو لوگ اللہ تعالیٰ کی بات کو نہیں مانیں گے تو یہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے جنگ کرنے والی بات ہے۔۔۔۔

خواتین حضرات

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے دوسرے لوگوں کی مدد پر کس قدر زور دیا. اور اس کے بارے میں تفصیل کے ساتھ بات چیت کی. جب کہ سود کے بارے میں فرمایا کہ یہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ جنگ ہے۔کیونکہ سود وہ چیز ہے جس سے دوسرا انسان تنگ ہوتا ہے۔اور اللہ تعالیٰ کو یہ سخت ناپسند ہے۔کہ کسی کو تکلیف پہنچے یا ازیت میں رہے۔۔۔۔

اللہ تعالیٰ نے جتنی بھی گفتگو کی۔آخر میں اسے سارا حاصل کلام اس ایت میں سمو کر تحریر کا مرکزی خیال بیان کر دیا۔یعنی کوزے کو سمندر میں بند کر دیا۔۔۔ جو لوگ ایمان لائے، اور صالح عمل کیے، نماز قائم کی اور زکوٰۃ دی، ان کے لیے ان کے رب کے پاس اجر ہے۔

آیت 39

وَمَآ اٰتَيْتُمْ مِّنْ رِّبًا لِّيَرْبُوَا۟ فِىٓ اَمْوَالِ النَّاسِ فَلَا يَرْبُوْا عِنْدَ اللّٰهِ ۚ وَمَآ اٰتَيْتُمْ مِّنْ زَكٰوةٍ تُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُضْعِفُوْنَ

ترجمہ:

اور جو سود تم دیتے ہو تا کہ وہ لوگوں کے مال میں بڑھ جائے، وہ اللہ کے ہاں نہیں بڑھتا۔اور جو زکوٰۃ تم اللہ کی رضا چاہتے ہوئے دیتے ہو تو ایسے ہی لوگ (اپنا مال) کئی گنا بڑھانے والے ہیں۔

ان چار آیات میں کامیابی کا مکمل پیکج بیان کر دیا ہے. مگر یاد رہے کہ جیسے ہی آپ نے قرآن پاک کے بعد لوگوں کی لکھی گئی رسول ﷺ کے نام جھوٹی کتابوں پر عمل شروع کیا تو آپ کا شمار اس پیکج سے نکل جائے گا۔۔۔اور آپ کا نام ان پانچ آیات سے نکل کر چھٹی آیات سے شروع ہونے والی آیات میں ہو گا۔۔۔۔جن کو اندھا بہرہ اور دل پر مہر لگنے والوں میں شمار ہو گا۔

سورہ البقرہ آیات 2 سے 5

یہ وہ کتاب ہے جس میں کوئی شک نہیں، ہدایت ہے پرہیز گاروں کے لیے۔

جو غیب پر ایمان لاتے ہیں، نماز قائم کرتے ہیں، اور جو کچھ ہم نے انہیں دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔

اور جو ایمان لاتے ہیں اس پر جو آپ پر نازل کیا گیا اور جو آپ سے پہلے نازل کیا گیا، اور آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔

یہی لوگ اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر ہیں، اور یہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں۔

خواتین حضرات

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ یہ وہ کتاب ہے جس میں کوئی شک نہیں، ہدایت ہے پرہیز گاروں کے لیے۔جو غیب پر ایمان لاتے ہیں، نماز قائم کرتے ہیں، اور جو کچھ ہم نے انہیں دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔اور جو ایمان لاتے ہیں اس پر جو آپ پر نازل کیا گیا اور جو آپ سے پہلے نازل کیا گیا، اور آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔یہی لوگ اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر ہیں، اور یہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں۔

خواتین حضرات

ان چار آیات میں اللہ تعالیٰ نے کامیابی کا مکمل پیکج بیان کر دیا ہے۔۔۔اور پورے قرآن پاک میں اسی پیکج پر تفصیل کے ساتھ بات کی گئی ہے۔ ان کو ایمان والا۔کامیاب اور پرہیز گار صالح اعمال والا اللہ تعالیٰ کی آیات پر ایمان لانے والا اور مسلم کہا گیا ہے۔اور جو اس پیکج سے نکلتے ہیں۔ان کو کافر مشرک مرتد. ظالم اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلانے والا جہنمی کہا گیا ہے۔

اس دین کو غور سے دیکھیں۔۔۔۔

درست دین بس اتنا سا ہی ہے۔یعنی سورۃ البیّنہ میں موجود ہے۔۔۔۔اور انہیں اس کے سوا کوئی حکم نہیں دیا گیا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی بندگی کریں، اسی کے لیے دین کو خالص رکھتے ہوئے، یکسو ہو کر، اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں، اور یہی درست دین ہے۔

درست دین بس اتنا سا ہی ہے۔یعنی ان سورۃ البیّنہ میں موجود ہے۔۔۔یہ مکمل دین کی تفصیل ہے۔

سورۃ البیّنہ — آیت نمبر 5

وَمَا أُمِرُ وا إِلَّا لِيَعْبُدُ وا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ حُنَفَاءَ وَيُقِيمُوا الصَّلَاةَ وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ وَذَٰلِكَ دِينُ الْقَيِّمَةِ

اُردو ترجمہ:

اور انہیں اس کے سوا کوئی حکم نہیں دیا گیا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی بندگی یعنی غلامی کریں، اسی کے لیے دین کو خالص رکھتے ہوئے، یکسو یعنی حنیفا ہو کر، اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں، اور یہ درست دین ہے۔

درست دین کو سورہ روم کی ان تین آیات میں غور سے دیکھیں۔۔۔جبکہ فرقے بنانے والے مشرک ہیں۔۔۔۔

سورۃ الروم — آیت 30

أَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّينِ حَنِيفًا فِطْرَتَ اللَّهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لَا تَبْدِيلَ لِخَلْقِ اللَّهِ ذَٰلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ

ترجمہ:

پس یکسو ہو کر اپنا چہرہ اس دین کی طرف قائم رکھو، اللہ کی اس فطرت کے مطابق جس پر اس نے لوگوں کو پیدا کیا ہے۔اللہ کی بنائی ہوئی ساخت میں کوئی تبدیلی نہیں۔یہی درست دین ہے، لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔

آیت 31

مُنِيبِينَ إِلَيْهِ وَاتَّقُوهُ وَأَقِيمُوا الصَّلَوٰةَ وَلَا تَكُونُوا مِنَ الْمُشْرِكِينَ

ترجمہ:

اسی کی طرف رجوع کیے رہو، اس سے ڈرو، نماز قائم کرو اور مشرکوں میں سے نہ ہو جانا۔۔۔

سورہ روم آیت 32

مِنَ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ وَكَانُوا شِيَعًا كُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُونَ

ترجمہ:

ان لوگوں میں سے جنہوں نے اپنے دین کو فرقوں میں بانٹ لیا اور گروہ گروہ بن گئے، ہر گروہ اپنے پاس کی چیز پر خوش ہے۔

خواتین حضرات

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں دین حنیفا یعنی یکسو دین پر قائم ہونے کا حکم دیا۔اس دین کو اللہ تعالیٰ ہرگز تبدیل نہیں کریں گے۔۔یہ درست دین ہے۔جبکہ فرقے بنانے سے اللہ تعالیٰ نے منع کر دیا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کے دین کے مقابلے میں فرقے بنانے سے انسان مشرک بن جاتا ہے۔یاد رہے جو دین حنیفا پر نہیں ہوں گے۔وہ تمام لوگ مشرک ہیں۔۔۔۔۔۔ان کا شمار یہود و نصاریٰ کے پیروکاوں میں ہوگا۔۔۔کیونکہ یہود و نصاریٰ بھی دین حنیفا کے منکر تھے۔

یہودیوں اور نصرانیوں نے کہا کہ یہودی یا نصرانی بن جاؤ تو ہدایت پا جاؤ گے۔۔۔تو ان کے جواب میں رسول ﷺ نے جواب دیا۔نہیں بلکہ ہدایت تو صرف ابراہیمؑ کی ملت کی اطاعت سے ملے گی۔جو یکسو تھے،اور وہ مشرکوں میں سے نہ تھے۔

سورہ البقرہ— آیت نمبر 135

وَقَالُوا كُونُوا هُودًا أَوْ نَصَارَىٰ تَهْتَدُوا؟ قُلْ بَلْ مِلَّةَ إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا؟ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ

اردو ترجمہ

اور وہ کہتے ہیں کہ یہودی یا نصرانی بن جاؤ تو ہدایت پا جاؤ گے۔کہہ دو: بلکہ ہم تو ابراہیمؑ ک ی ملت جو یکسو تھے،اور وہ مشرکوں میں سے نہ تھے۔۔۔۔۔

رسول ﷺ نے اعلان کر دیا ہے۔کہ بے شک اللہ ہی کی ہدایت اصل ہدایت ہے۔اور اگر اس علم کے آ جانے کے بعد آپ نے ان کی خواہشات کی اطاعت کی تو اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں نہ کوئی آپ کا مددگار ہوگا اور نہ ہی کوئی بچانے والا۔

:سورۃ البقرہ— آیت نمبر 120

وَلَنْ تَرْضَىٰ عَنْكَ الْيَهُودُ وَلَا النَّصَارَىٰ حَتَّىٰ تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ ؟ قُلْ إِنَّ هُدَى اللَّهِ هُوَ الْهُدَىٰ ؟ وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ أَهْوَاءَهُمْ بَعْدَ الَّذِي جَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ؟ مَا لَكَ مِنَ اللَّهِ مِنْ وَلِيٍّ وَلَا نَصِيرٍ

اردو ترجمہ

اور یہود و نصاریٰ آپ سے ہرگز راضی نہ ہوں گے جب تک آپ ان کے ملت کی اطاعت نہ کریں۔کہہ دیجیے: بے شک اللہ ہی کی ہدایت اصل ہدایت ہے۔اور اگر اس علم کے آ جانے کے بعد آپ نے ان کی خواہشات کی اطاعت کی تو اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں نہ کوئی آپ کا مددگار ہوگا اور نہ ہی کوئی بچانے والا۔

اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ کرنا اور اللہ تعالیٰ کے راستے سے روکنے میں کیا فرق ہے۔۔۔

خواتین وحضرات!

اوپر میں نے اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ کرنے کی مکمل تفصیل بتا دی ہے۔۔اب میں ان لوگوں کے بارے میں بتاؤں گی۔جو اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے روکتے ہیں۔اور اس کے لیے خرچ کرتے ہیں۔اللہ کا راستہ قرآن پاک کا ایک صفاتی نام ہے۔اس کی مکمل تفصیل دیکھنے کے لیے میری کتاب نمبر 16 دیکھیں۔۔۔۔۔۔۔

اللہ تعالیٰ فرقے بنانے والے لوگوں کی بات کر رہے ہیں۔جو دین حنیفا سے مرتد ہیں۔یعنی فرقوں پر ہیں یعنی مشرک ہیں۔جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے دین کے مقابلے میں فرقے بنا رکھے ہیں۔اور اس طرح اللہ تعالیٰ کے شریک بنا رکھے ہیں۔اور ان لوگوں کی بات بھی کر رہے ہیں۔جو ایمان والے ہیں۔۔۔۔

سورہ ابراہیم۔آیات 30 تا 31۔پارہ 13

اور انہوں نے اللہ تعالیٰ کے شریک بنائے تا کہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے راستے سے گمراہ کر دیں آپ ﷺ کہہ دیں۔کہ کچھ فائدہ اُٹھا لو۔پھر بیشک تمہارا لوٹنا تو جہنم کی طرف ہے۔آپ ﷺ کہہ دیں میرے غلاموں سے جو ایمان لائے ہیں۔کہ وہ نماز قائم کریں اور جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے اس میں چھپا کر اور ظاہری طور پر خرچ کریں اس سے پہلے کہ وہ دن آ جائے جس میں نہ کوئی خرید و فروخت ہوگی اور نہ دوستی کام آئے گی۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ دوقسم کے لوگوں سے بات کر رہا ہے یعنی مشرکوں سے اور ایمان والوں سے خطاب کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ مشرکوں یعنی فرقہ پرستوں کے بارے میں کہہ رہے ہیں۔اور انہوں نے اللہ تعالیٰ کے شریک بنائے تا کہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے گمراہ کر دیں۔ایسے لوگوں سے رسول ﷺ فرمار ہے ہیں ۔کہ کچھ فائدہ اُٹھالو۔پھر بیشک تمھارا لوٹنا تو جہنم کی طرف ہی ہے۔
پھر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔کہ میرے غلاموں سے کہہ دیجئے جو ایمان لاتے ہیں۔آپ ﷺ کہہ دیجئے کہ نماز قائم کریں اور ظاہری طور پر اور چھپ کر اللہ تعالیٰ کے دیے ہوئے میں سے خرچ کریں۔اس سے پہلے کہ وہ دن آجائے جس میں نہ کوئی خرید و فروخت ہوگی اور نہ دوستی کام آئے گی۔

سورہ آل عمران کی ایت نمبر سو میں فرقے بنانے والے کو کافر کہا گیا ہے۔۔۔۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تم ان فرقے بنانے والوں سے لڑتے رہو۔یہاں تک کہ فتنہ باقی نہ رہے۔اور دین صرف اللہ تعالیٰ کیلئے باقی رہے۔یعنی دین اسلام باقی رہے۔

سورہ انفال آیت 36 تا 40 پارہ 9

بے شک جو لوگ کافر ہیں۔اور وہ اپنا مال اس لیے خرچ کرتے ہیں تا کہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے روکیں۔وہ عنقریب خرچ کریں گے۔پھر انہیں حسرت ہوگی۔پھر وہ مغلوب کر دیے جائیں گے۔اور جو لوگ کافر ہیں۔وہ جہنم کی طرف اکھٹے کیے جائیں گے۔تا کہ اللہ تعالیٰ خبیث کو پاک سے الگ کر دے پھر خبیثوں کو ایک دوسرے پر رکھ کر ان سب کو ایک ڈھیر بنا دیگا۔اس ڈھیر کو جہنم میں ڈال دیگا۔یہی لوگ نقصان اُٹھانے والے ہیں۔
کہہ دو جو کافر ہیں کہ اگر وہ باز آجائیں۔تو ان کے پچھلے گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔اور اگر پھر وہ ایسا ہی کریں۔جو پہلے لوگوں کے حالات گزر چکے ہیں۔تم ان سے لڑتے رہو۔یہاں تک کہ فتنہ باقی نہ رہے۔اور دین صرف اللہ تعالیٰ کیلئے باقی رہے۔اگر وہ باز آجائیں تو بیشک االلہ تعالیٰ ان کو دیکھ رہا ہے۔اور اگر وہ منہ موڑ لیں تو جان لو۔کہ اللہ تعالیٰ تمھارا مالک ہے۔وہ کیا ہی اچھا مالک ہے۔اور کیا ہی اچھا مددگار ہے۔
خواتین وحضرات
آج کل ہر طرف فرقوں کا فساد گرم ہے۔اور لوگ قرآن پاک کے نافرمان بنے ہوئے ہیں ۔یہ آیات ان لوگوں کے لیے ہیں۔کیونکہ رسول ﷺ کا فرقہ والوں سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ان آیات کا مطلب ہے کہ سارے فرقے ختم ہو جائیں۔اور دین صرا للہ تعالیٰ کے لیے باقی رہ جائے۔یعنی دین حنیفا کا راج ہو۔
ان آیات میں فرقہ پرستوں کے بارے میں تفصیل سے بات چیت کی گئی ہے۔
کافر یعنی فرقہ پرست اپنا مال اسلیے خرچ کرتے ہیں۔تا کہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے روکیں۔
تمام فرقہ پرستوں نے ایسی ایسی تعلیمات اپنے اپنے نام نہاد مفسروں کی کے نام سے ایجاد کر رکھی ہیں۔جن کا نام منطق ہے۔فقہ ہے۔ساری توجہ ان کو دی جاتی ہے۔اور طرح طرح سے قرآن پاک سے دور رکھا جاتا ہے۔اور قرآن پاک کی اصل عبارت جسے اللہ تعالیٰ اپنی حکم کہتے ہیں۔اس کی کوئی اہمیت ہی نہیں ہوتی۔فرقہ پرستی کا یہ حال ہے۔کہ جو ان کا نام نہاد مفسر قرآن پاک کا غلط مطلب بتا دے۔وہی ان کا ایمان بن جاتا ہے۔مثلاً قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے ابرہیمؑ کے والد کا نام آزر بنایا ہے۔مگر نام نہاد مفسرین کہتے ہیں۔کہ ان کے والد کا نام آزر نہیں تھا۔بلکہ یہ ان کے چچا کا نام تھا گو یا انہوں نے اپنے مفسرین کو سچا سمجھا اور اللہ تعالیٰ کو جھٹلا دیا۔حالانکہ اللہ تعالیٰ سے بہتر کون جانتا ہے۔حقیقت تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی جانتے ہیں۔اور کوئی بھی نہیں جانتا اس طرح جب ہم اللہ تعالیٰ کو جھٹلا کر نام نہاد مفسر کو سچا سمجھتے ہیں۔تو ہم گمراہ ہیں ہمارا نام نہاد مفسر بھی گمراہ ہے اللہ تعالیٰ ہم سب قرآن پاک کے سچ کو سمجھنے کی توفیق عطاء فرمائے۔آمین یارب العامین۔
اگر کوئی کہہ دے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں کہا ہے کہ رسول ﷺ کے پاس غیب کا علم نہیں تھا۔تو سب قرآن کے خلاف اُٹھ کھڑے ہوتے ہیں۔کوئی کہہ دے کہ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے معجزوں کے بارے میں کہا ہے کہ رسول ﷺ کو معجزے نہیں دیے۔تو یہ فرقہ پرست قرآن پاک کے خلاف اُٹھ کھڑے ہوتے ہیں۔اور معجزے ثابت کرتے ہیں۔یہ فرقے قرآن پاک کے خلاف کام کرتے ہیں۔اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلاتے ہیں۔
ایسے لوگوں کے خلاف رسول ﷺ کو لڑنے کا حکم دیا گیا۔یہ ناپاک لوگ ہیں یعنی خبیث لوگ ہیں اللہ تعالیٰ اپنے ان دشمنوں کو قیامت والے دن ایک دوسرے پر رکھ کر ایک ڈھیر بنا دے گا۔اور جہنم میں ڈال دے گا۔اگر یہ باز آجائیں تو اللہ تعالیٰ ان کے گناہ معاف کر دے گا۔اور اگر باز نہ آئیں۔تو ان سے لڑنے کا حکم ہے۔
اگر فرقہ پرستوں سے کہہ دیا جائے۔کہ قرآن پاک میں فرقہ بنانے سے منع کیا گیا ہے تو اپنے مفسروں کی کتابیں قرآن پاک کے مقابلے میں لے آئیں گے۔یعنی سچے اللہ تعالیٰ اور اس کے سچے رسول ﷺ کی کتاب کے مقابلے میں اپنے نام نہاد مفسر کی کتاب لے آئیں گے۔

جو لوگ فضول احادیث خریدتے ہیں۔تا کہ جن لوگوں کے پاس قرآن پاک کا علم نہ ہو۔ان لوگوں کو قرآن پاک سے گمراہ کریں۔ایسے لوگوں کیلئے دردناک عذاب کی خوشخبری ہے۔۔۔۔یہ وہ لوگ ہیں جو فضول احادیث کی وجہ سے قرآن پاک کا مذاق اڑاتے ہیں۔۔۔۔۔

سورہ لقمان۔آیات 2 تا 9۔ پارہ 21
یہ حکمت والی کتاب کی آیات ہیں جو احسان کرنے والوں کے لئے ہدایت اور رحمت ہے ان لوگوں کے لئے جو نماز پڑھتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور آخرت پر یقین رکھتے ہیں یہی لوگ اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر ہیں اور یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں اور لوگوں میں وہ بھی ہیں جو اللہ تعالیٰ سے غافل کرنے والی فضول حدیث خریدتا ہے۔ تا کہ لوگوں کو بغیر علم کے اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے گمراہ کردے اور اس کا مذاق اڑائے جن کیلئے قیامت میں ذلت کا عذاب ہوگا اور جب اس کو ہماری آیات پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو وہ منہ پھیر کر تکبر کرتا ہوا ایسے چل دیتا ہے گویا کہ جیسے اس نے سنا ہی نہیں گویا کہ اس کے دونوں کانوں میں بہرہ پن ہے پس اس کو دردناک عذاب کی خوشخبری سنادیجئے۔ بے شک جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے صالح عمل کئے ان کیلئے نعمتوں والے باغ ہیں جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے یہ اللہ کا سچا وعدہ ہے اور وہ زبردست حکمت والا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے دو قسم کے لوگوں کو دکھایا ہے۔۔ایک قسم ان لوگوں کی ہے جو ہدایت پر ہیں اور جو کامیاب ہوں گے۔۔وہ صرف یہ کام کرتے ہیں۔ یہ حکمت والی کتاب کی آیات ہیں جو احسان کرنے والوں کے لئے ہدایت اور رحمت ہے ان لوگوں کے لئے جو نماز پڑھتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور آخرت پر یقین رکھتے ہیں یہی لوگ اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر ہیں اور یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔۔۔اور دوسری قسم کے لوگ احادیث والے ہیں جو بے ہودہ احادیث کے زریعے لوگوں کو قرآن پاک سے گمراہ کرتے ہیں۔ وراس کا مذاق اڑائے ان کیلئے قیامت میں ذلت کا عذاب ہوگا۔ اللہ تعالیٰ بہرہ اس شخص کو کہہ رہے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی آیات سن کر اکڑ کر منہ پھیر کر چل دیتا ہے ایسے شخص کے لئے دردناک عذاب کی خوشخبری ہے یہ وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے گمراہ کرتے ہیں اور مذاق اڑاتے ہیں جو اللہ تعالیٰ سے غافل کرنے والے قصے کہانیاں سناتے ہیں تا کہ بغیر علم کے لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے گمراہ کردیں ایسے لوگوں کیلئے دردناک عذاب کی خوشخبری ہے بے شک وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے صالح عمل کئے ان کے لئے نعمتوں والے باغ ہوں گے جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے یہ اللہ کا سچا وعدہ ہے یہ وعدہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں سے کر رہے ہیں جنھوں نے حکمت والی کتاب کی آیات کے مطابق عمل کیا ہوگا جو احسان کرنے والوں کیلئے ہدایت اور رحمت ہے ان لوگوں کیلئے جو نماز پڑھتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور آخرت پر یقین رکھتے ہیں یہ لوگ اپنے رب کیطرف سے ہدایت پر ہیں اور یہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں یعنی اللہ تعالیٰ کی باتوں کو ماننے والے جنت میں جائیں گے یہ اللہ تعالیٰ کا سچا وعدہ ہے۔

تمام فرقوں کے مولوی شیطان ہیں۔ جو لوگوں کو قرآن پاک سمجھنے سے روکتے ہیں کہتے ہیں کہ قرآن پاک خود سمجھو گے۔ تو گمراہ ہو جاؤ گے۔۔۔ جو کوئی قرآن پاک سے یعنی اللہ تعالیٰ کی نصیحت یعنی قرآن پاک سے غفلت اختیار کرتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایک شیطان مقرر کر دیتے ہیں۔ وہ ہر وقت اس کے ساتھ رہتا ہے اور بلا شبہ وہ ان کو اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن سے روکتے ہیں اور یہ خیال کرتے ہیں کہ وہ سیدھے راستے پر ہیں۔

خواتین وحضرات!

جس طرح ہم لوگوں نے قرآن پاک سے غفلت اختیار کی۔ تو ہم لوگوں کے ساتھ مولوی یعنی شیطان یعنی اللہ تعالیٰ کے نافرمان ہم پر مسلط ہو چکے ہیں۔ جو ہمیں قرآن پاک سے مختلف بہانوں کے زریعے روکتے ہیں۔ یاد رہے کہ شیطان نے بھی ادم کو سجدہ نہ کر کے نافرمان بنا تھا۔ اسی طرح مولوی بھی اللہ تعالیٰ کا نافرمان ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کے منع کرنے کے باوجود فرقے بناتا ہے۔

سورہ زخرف۔ آیات 36 تا 44۔ پارہ 25
اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کی نصیحت یعنی قرآن پاک سے غفلت اختیار کرتا ہے۔ تو ہم اس کے لیے ایک شیطان مقرر کر دیتے ہیں۔ وہ ہر وقت اس کے ساتھ رہتا ہے اور بلا شبہ وہ ان کو اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن سے روکتے ہیں اور یہ خیال کرتے ہیں کہ وہ سیدھے راستے پر ہیں۔ یہاں تک کہ جب وہ ہمارے پاس آئے گا تو کہے گا۔ اے کاش میرے اور تمہارے درمیان مشرق اور مغرب کا فاصلہ ہوتا۔ تو کتنا برا ساتھی ہے اور جب تم دنیا میں ظلم کر رہے تھے تو آج تم کو اس سے کچھ حاصل نہیں کہ تم سب عذاب میں برابر کے شریک ہو۔ بھلا کیا آپ ﷺ بہروں کو سنائیں گے۔ یا اندھوں کو یا ان کو جو کھلی گمراہی میں پڑے ہوئے ہیں۔ پھر اگر ہم آپ کو دنیا سے لے گئے تو ہم ان سے ضرور بدلہ لیں گے۔ یا ہم آپ کو وہ عذاب دکھا دیں۔ جس کا ہم نے ان سے وعدہ کر رکھا ہے۔ تو بے شک ہم ان پر ہر طرح سے قادر ہیں۔ آپؐ اس کو مضبوطی سے تھامے رکھیے۔ جو آپ کی طرف وحی کیا گیا ہے۔ بے شک آپ سیدھے راستے پر ہیں اور بے شک یہ قرآن آپ کے لیے اور آپ کی قوم کے لیے نصیحت ہے اور عنقریب تم لوگوں سے اس کے بارے میں پوچھا جائے گا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ بہرہ اور اندھا اس کو کہہ رہے ہیں جو کوئی رحمٰن یعنی اللہ کی نصیحت یعنی قرآن پاک سے غفلت اختیار کرتا ہے تو ایسے بہروں اور ندھوں کیلئے اللہ تعالیٰ شیطان مقرر کردیتے ہیں جو ہر وقت ان کیساتھ رہتے ہیں اور وہ ان کو راستے یعنی قرآن پاک سے روکتے ہیں اور وہ لوگ سمجھتے ہیں کہ ہم سیدھے راستے پر ہیں جب یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے پاس آئیں گے تو کہیں گے کاش اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے روکنے والے اور میرے درمیان مشرق اور مغرب کا فاصلہ ہوتا یہ وہ لوگ کہیں گے جو دنیا میں رحمٰن کی نصیحت یعنی قرآن پاک سے غفلت اختیار کئے ہوئے تھے۔ اللہ تعالیٰ پچھتانے والے لوگوں سے کہے گا کہ آج تمہیں ان باتوں سے کیا حاصل ہونے والا ہے تم سب عذاب میں برابر کے شریک ہو پھر اللہ تعالیٰ نبی کریم ﷺ سے مخاطب ہو کر فرماتے ہیں بس آپؐ اسکو مضبوطی سے تھامے رکھیے جو آپ کی طرف وحی کیا گیا ہے یعنی قرآن پاک بے شک آپ ﷺ سیدھے راستے پر ہیں اور بے شک یہ قرآن آپ کیلئے اور آپ کی قوم کیلئے نصیحت ہے اور عنقریب ہم سب لوگوں سے قرآن پاک کے بارے میں پوچھا جائے گا۔

خواتین وحضرات!

کیا جب اللہ تعالیٰ آپ سے قرآن پاک کے بارے میں پوچھیں گے یعنی اپنی نصیحت کے بارے میں پوچھیں گے تو آپ کیا جواب دیں گے؟

فرقے بنانے والے کہتے ہیں کہ قرآن پاک میں مختلف باتوں کی وضاحت نہیں ہے۔ ان لوگوں پر قیامت والے دن رسول ﷺ گواہی دیں گے۔ کہ قرآن پاک میں ہر بات کی وضاحت موجود تھی۔ اور ہدایت اور رحمت اور خوشخبری ہے۔ ان لوگوں کے لئے جنہوں نے فرمانبرداری اختیار کرلی۔ کیا فرقہ پرست یعنی اللہ تعالیٰ کے نافرمان جس طرح آج بکواس کرتے ہیں۔ کیا قیامت والے دن رسول ﷺ کے سامنے کہہ سکیں گے۔ کہ قرآن پاک میں ہر بات کی وضاحت نہیں تھی۔ اس لیے ہم نے احادیث کی کتابیں تھام رکھیں تھیں۔

سورہ نحل آیات 88 تا 89 پارہ 14

جن لوگوں نے کفر کیا اور دوسروں کو اللہ تعالیٰ کے راستے سے روکا۔ انہیں ہم عذاب پر عذاب دیں گے۔ اس فساد کے بدلہ جو وہ دنیا میں کرتے رہے۔ اور جس دن ہم ہر امت میں سے گواہ کھڑا کریں گے اور ان پر آپ کو گواہ لائیں گے۔ اور ہم نے پر ایسی کتاب نازل کی ہے۔ جس میں ہر بات کی وضاحت موجود ہے۔ اور ہدایت اور رحمت اور خوشخبری ہے۔ ان لوگوں کے لئے جنہوں نے فرمانبرداری اختیار کرلی ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کہہ رہے ہیں۔

جن لوگوں نے کفر کیا یعنی فرقے بنائے اور دوسروں کو اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے روکا۔ انہیں ہم عذاب پر عذاب دیں گے۔ اس فساد کے بدلہ جو وہ دنیا میں کرتے رہے۔

کہ اللہ تعالیٰ کہہ رہے ہیں کہ قرآن پاک میں ہر بات کی وضاحت موجود ہے۔ اور ہدایت اور رحمت اور خوشخبری ہے۔ ان لوگوں کے لئے جنہوں نے فرمانبرداری اختیار کرلی۔ جن لوگوں نے کفر کیا یعنی فرقے بنائے اور دوسروں کو اللہ تعالیٰ کے راستے سے روکا۔ انہیں ہم عذاب پر عذاب دیں گے۔ اس فساد کے بدلہ جو وہ دنیا میں کرتے رہے۔

فرقے بنانے والے کہتے ہیں کہ قرآن پاک میں مختلف باتوں کی وضاحت نہیں ہے۔ ان لوگوں پر قیامت والے دن رسول ﷺ گواہی دیں گے۔ کہ میں ہر بات کی وضاحت موجود ہے۔ اور ہدایت اور رحمت اور خوشخبری ہے۔ ان لوگوں کے لئے جنہوں نے فرمانبرداری اختیار کرلی۔

رسول ﷺ نے صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی طرف بلایا۔ یہ رسول ﷺ کا راستہ ہے۔۔۔ اور رسول ﷺ کی اطاعت کرنے والے پوری سمجھ سے اس راستے پر ہیں۔ اکثر لوگ اللہ تعالیٰ پر ایمان لاتے ہیں۔ مگر ساتھ شرک بھی کرتے ہیں۔۔۔

سورہ یوسف۔ آیات 103 تا 108۔ پارہ 13

اگر چہ تم کتنا ہی چاہو اکثر لوگ ایمان لانے والے نہیں ہیں اور تم ان سے اس تبلیغ پر کوئی اجر نہیں مانگتے یہ قرآن تو سارے جہان والوں کے لیے نصیحت ہے اور زمین میں ہمارے بہت سے معجزے ہیں وہ ان پر گزرتے ہیں اور وہ ان سے منہ موڑے ہوئے ہیں اکثر اللہ تعالیٰ پر ایمان لاتے ہیں مگر شرک بھی کرتے ہیں کیا یہ اس بات سے بے خوف ہو گئے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا ان پر عذاب چھا جائے یا ایک دم آ جائے اور انہیں کچھ خبر نہ ہو آپ ﷺ کہہ دیجئے کہ یہ میرا راستہ ہے اللہ تعالیٰ کی طرف بلاتا ہوں میں اور میرے اطاعت گزار پوری سمجھ سے اس راستے پر ہیں اور اللہ تعالیٰ پاک ہے اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کہہ رہے ہیں کہ اکثر لوگ اللہ تعالیٰ پر ایمان لاتے ہیں مگر ساتھ شرک بھی کرتے ہیں ایمان کا مطلب ہے قرآن پاک کو سچ سمجھنا اور اس کی اطاعت کرنا۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ یہ قرآن پاک کو بھی مانتے ہیں مگر ساتھ شرک بھی کرتے ہیں تمام فرقوں والوں کا یہی کہنا ہے کہ ہم اپنے فرقے کے ساتھ قرآن کو بھی مانتے ہیں حالانکہ یہ شرک ہے اللہ تعالیٰ قرآن پاک کی چار دیواری سے نکلنے کی اجازت ہی نہیں دیتے نبی کریم ﷺ فرما رہے ہیں کہ یہ میرا راستہ ہے یعنی قرآن پاک۔ میں اور میرے اطاعت گزار اس راستے کو پوری سمجھ سے دیکھ رہے ہیں اور میں شرک کرنے والوں میں سے نہیں ہوں۔ یعنی قرآن پاک کیساتھ کسی اور اطاعت ہمیں مشرک بناتی ہے۔

رسول ﷺ نے فرمایا کہ یہ قرآن پاک ان اُن لوگوں کے لیے ہے۔ جو میرے ساتھ ہیں۔ اور اُنکی نصیحت تھا۔ جو مجھ سے پہلے تھے۔

سورہ انبیاء آیات 24 تا 25 پارہ 17

کیا انہوں نے اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر اور معبود بنا رکھے ہیں۔ کہہ دو۔ کہ تم اپنی دلیل تو لاؤ۔ یہ نصیحت یعنی قرآن اُن لوگوں کے لیے ہے۔ جو میرے ساتھ ہیں۔ اور اُنکی نصیحت تھا۔ جو مجھ سے پہلے تھے۔ بلکہ ان میں اکثر سچ کو جانتے ہی نہیں۔ اس لیے وہ اس سے منہ موڑے ہوئے ہیں۔ اور آپ ﷺ سے پہلے کوئی رسول ایسا نہیں بھیجا مگر یہ کہ اس کو یہی وحی کی کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں۔ صرف میری بندگی یعنی غلامی کرو۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ رسول ﷺ کہہ رہے ہیں۔ یہ قرآن پاک اُن لوگوں کے لیے ہے۔ جو میرے ساتھ ہیں۔ اور یہی قرآن پاک اُن لوگوں کے لیے بھی تھا جو مجھ سے پہلے تھے۔ یعنی قرآن پاک کی تعلیمات ہی ہر دور میں آئیں۔ اور ہر دور میں اللہ تعالیٰ کی غلامی کا حکم ہر رسول کے زریعے دیا گیا۔

اللہ تعالیٰ نے لوگوں کے بہانے ختم کرنے کے لیے قرآن پاک دیا ہے۔ تا کہ کوئی اللہ تعالیٰ کو یہ نہ کہہ سکے۔۔۔ کہ پہلے لوگوں کے پاس تو کتاب تھی اگر ہمیں بھی کتاب ملتی۔ تو ہم نے ہدایت میں نمبر ون ہونا تھا۔ اس کتاب سے منہ موڑنے کی وجہ سے بڑی سخت سزا ملے گی۔ پھر اللہ تعالیٰ پوچھتے ہیں کہ جب قیامت کے آثار نظر آئیں گے تو تب اس پر ایمان لاؤ گے۔ اللہ تعالیٰ نے دین میں فرقے بنانے والوں کے ساتھ رسول ﷺ کا تعلق ختم کر دیا ہے۔

سورہ انعام۔ آیات 153 تا 159۔ پارہ 8

اور بے شک یہ میرا راستہ ہے جو سیدھا ہے یعنی قرآن پاک پس تم اس کی اطاعت کرو اور دوسرے راستوں کی اطاعت نہ کرو کہ یہ راستے تم کو اُس کے یعنی اللہ تعالیٰ کے راستے سے الگ کر دیں گے یہ وہ بات ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے تم کو حکم دیا ہے تا کہ تم پرہیز گاری اختیار کرو پھر ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو ایسی کتاب دی تا کہ نیک لوگوں پر اپنی نعمت پوری کر دیں اور اس میں ہر بات کی تفصیل تھی اور ہدایت اور رحمت تھی تا کہ وہ اپنے رب کی ملاقات پر ایمان لے آئیں اور یہ ایک کتاب ہے یعنی قرآن پاک۔ جس کو ہم نے نازل کیا ہے بڑی بابرکت ہے بس اس کی اطاعت کرو اور پرہیز گاری اختیار کرو تا کہ تم پر رحمت ہو۔ اور یہ کتاب اس لئے نازل کی ہے اب تم یہ نہیں کہہ سکتے کہ دراصل کتاب تو ہم سے پہلے دو گروہوں پر نازل ہوئی تھی اور ہم ان کے پڑھنے پڑھانے سے بے خبر تھے یا یہ تم کہنے لگو کہ اگر کتاب ہم پر نازل کی جاتی تو یقیناً ہم ان سے زیادہ ہدایت یافتہ ہوتے بس اب تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے تم پر واضح دلیل ہدایت اور رحمت آ چکی ہے اب اس سے بڑا ظالم کون ہو گا جو اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلائے اور ان سے منہ موڑ لے ہم ان لوگوں کو جلد سزا دیں گے جو ہماری آیات سے منہ موڑتے ہیں ان کو بدترین عذاب دیں گے اس لئے کہ وہ منہ موڑتے تھے کیا یہ لوگ صرف اس بات کے انتظار میں ہیں کہ ان کے پاس فرشتے آ جائیں یا آپ کا رب آ جائے یا آپ کے رب کا کوئی معجزہ آ جائے جس دن کوئی خاص معجزہ آپ کے رب کی طرف سے آ پہنچے گا اس وقت ایمان لانا کسی کے کام نہ آئے گا جو پہلے سے ایمان نہ رکھتا ہو یا اس نے اپنے ایمان کی حالت میں کوئی نیک کام نہ کیا ہو آپ ﷺ کہہ دیجئے کہ تم بھی انتظار کرو بے شک ہم بھی انتظار کر رہے ہیں بے شک وہ لوگ جنہوں نے اپنے دین میں فرقے بنا لئے اور مختلف فرقے بن گئے آپ ﷺ کا ان سے کوئی تعلق نہیں ان کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد ہے پھر وہ ان کو خود بتائے گا جو کچھ وہ کیا کرتے تھے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ نبی کریم ﷺ نے قرآن پاک کو اپنا راستہ کہا اور اسی راستے کی اطاعت کا حکم دیا کیونکہ دوسرے راستے اللہ تعالیٰ سے الگ کر دیتے ہیں اللہ تعالیٰ کے راستے پر چلانے کے لئے ہی کتاب نازل کی جاتی ہے جیسا کہ موسیٰ علیہ السلام پر نازل کی گئی اور ہمارے لئے قرآن پاک نازل کیا گیا تا کہ ہم کوئی بہانہ نہ کر سکیں کہ اگر ہمارے پاس کتاب ہوتی تو ہم بہت اچھے ہوتے ان آیات میں ہمارے اس طرح کے بہانوں کو بیان کیا گیا ہے۔ اور ہمیں اللہ تعالیٰ نے بتا دیا ہے۔ کہ عذاب کے وقت ایمان لانے کا کوئی فائدہ نہیں ہے یعنی اگر کوئی عذاب دیکھ کر کہے۔ کہ میں قرآن پاک کو سچ مانتا ہوں اور اس کی اطاعت کرتا ہوں۔ اس طرح کہنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ جب تک ایمان کی حالت میں اعمال نہ کیے ہوں کیونکہ قرآن پاک کی روشنی میں کیے جانے والے اعمال نیک اعمال ہیں۔ اور ہمیں فرقہ بنانے

سے منع کیا گیا ہے۔ جو لوگ اللہ تعالیٰ کی آیات سن کر منہ موڑ لیتے ہیں۔ تو اس منہ موڑنے کی وجہ سے انہیں بدترین عذاب دیا جائے گا۔ گر ہم اللہ تعالیٰ کی آیات سے منہ موڑ کر فرقے بناتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کے عذاب کا انتظار کرنا چاہیے اور نبی ﷺ کا فرقہ بنانے والے لوگوں سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

سورہ یونس۔آیات 35 تا 44۔ پارہ 11

آپ ﷺ کہہ دو کہ کیا تمہارے ٹھہرائے ہوئے شریکوں میں کوئی ایسا ہے جو سچ کی طرف ہدایت کر سکے۔ آپ ﷺ کہیے کہ اللہ تعالیٰ ہی سچ کی طرف ہدایت کرتا ہے بھلا وہ جو سچ کی طرف ہدایت کرتا ہے وہ اطاعت کا زیادہ حقدار ہے یا وہ جو خود بھی راستہ نہیں پاتا یہاں تک کہ اسے راستہ بتایا جائے پھر تمہیں کیا ہو گیا ہے تم کیسے فیصلے کرتے ہو ان میں سے اکثر لوگ گمان کی اطاعت کرتے ہیں حالانکہ گمان سچ کے مقابلے میں کسی کام نہیں آسکتا بلاشبہ اللہ تعالیٰ جانتے ہیں جو کچھ کر رہے ہیں ۔قرآن پاک ایسی چیز نہیں ہے۔ جسے اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی بنا سکے بلکہ یہ تو اپنے سے پہلے کتابوں کی تصدیق کرتی ہے اور پہلی کتابوں کی تفصیل ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ رب العالمین کی طرف سے ہے۔ کیا وہ یہ کہتے ہیں کہ اس نے یہ قرآن خود ہی بنا لیا ہے تو تم بھی اس جیسی کوئی ایک سورت بنا لاؤ اور اللہ تعالیٰ کے سوا جس جس کو مدد کیلئے بلا سکو بلا لو۔ حقیقت یہ ہے کہ انہوں نے ان باتوں کو جھٹلایا ہے جو ان کے علم کی گرفت میں نہیں آئیں اور ابھی ان کی حقیقت بھی ان کے سامنے نہیں آئی اسی طرح جھٹلایا تھا ان لوگوں نے جو ان سے پہلے گزر چکے ہیں سو دیکھ لو کہ ظلم کرنے والوں کا انجام کیا ہوا۔ ان لوگوں میں سے کچھ ایسے ہیں جو اس قرآن پر ایمان لاتے ہیں اور کچھ نہیں لاتے اور آپ کا رب ان فسادیوں کو خوب جانتا ہے۔

اگر یہ تجھے جھٹلاتے ہیں تو کہہ دیجئے کہ تمہارے لیے تمہارا عمل ہے اور میرے لیے میرا عمل ہے جو کچھ میں کرتا ہوں اس کی ذمہ داری سے تم بری ہو اور اس سے میں بری ہوں جو کچھ تم کرتے ہو ان میں سے بہت لوگ ہیں جو تیری باتوں کو سنتے ہیں مگر کیا تو بہروں کو سنائے گا خواہ وہ کچھ نہ سمجھتے ہوں ان میں بہت سے لوگ ہیں جو تجھے دیکھتے ہیں مگر کیا تو اندھوں کو راستہ بتائیگا۔ اور انہیں خواہ کچھ نہ سوجھتا ہو حقیقت یہ ہے اللہ تعالیٰ لوگوں پر ظلم نہیں کرتا بلکہ وہ لوگ خود ہی اپنے اوپر ظلم کر رہے ہیں۔

خواتین وحضرات!

ان آیات میں مشرکوں یعنی فرقہ پرستوں کے بارے میں تفصیل سے بات چیت ہو رہی ہے۔

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ ایک مکمل خطاب کرتے ہیں جس میں اللہ تعالیٰ نبی کریم ﷺ کے ذریعے خطاب کرتے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ کہ آخر سچ کیا ہے سچ کی حقیقت کیا ہے اس کے بارے میں صرف میں جانتا ہوں جو سچ کی حقیقت کو جانتا ہے وہ اطاعت کا زیادہ حقدار ہے یا وہ اطاعت کا زیادہ حقدار ہے جسے اللہ تعالیٰ راستہ بتاتے ہیں اگر اللہ تعالیٰ انہیں راستہ نہ بتائے تو وہ خود راستہ نہیں پا سکتے جب تک کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو راستہ نہ بتائے وہ راستہ نہیں پا سکتے کیا لوگوں کی سمجھ میں اتنی سی بات نہیں آتی انہیں کیا ہو گیا ہے وہ لوگ کیسے فیصلے کرتے ہیں وہ لوگ صرف اس لئے اس طرح کے فیصلے کرتے ہیں کہ قرآن پاک کی باتیں ان کے علم کی گرفت میں نہیں آتیں اس لئے وہ قرآن پاک کو جھٹلا دیتے ہیں اللہ تعالیٰ ایسے فسادیوں کو خوب جانتا ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ قرآن پاک میں پہلی کتابوں کی تفصیل موجود ہے یہ اللہ رب العالمین کی طرف سے بنایا ہوا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں رسول ﷺ ایک مکمل خطاب کرتے ہیں جس میں رسول ﷺ فرماتے ہیں۔ کہ جن کو تم اللہ تعالیٰ کے سوا شریک بناتے ہو۔ کیا وہ سچ کی طرف تمھاری ہدایت کر سکتے ہیں ۔ بھلا اللہ تعالیٰ جو سچ ک طرف ہدایت کرتا ہے۔ وہ اطاعت کا زیادہ حقدار ہے یا وہ جو خود بھی راستہ نہیں پاتا۔ جب تک کہ اللہ تعالیٰ اُسے راستہ نہ بتائے۔ پھر تمہیں کیا ہو گیا ہے تم کیسے فیصلے کرتے ہو اور تم میں سے لوگ گمان کی اطاعت کرتے ہیں حالانکہ گمان سچ کے مقابلے میں کسی کام نہیں آسکتا ۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ جانتے ہیں جو کچھ لوگ کر رہے ہیں۔ قرآن پاک ایسی چیز نہیں ہے جسے اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی بنا سکے بلکہ یہ تو اپنے سے پہلے کتابوں کی تصدیق کرتی ہے اور پہلی کتابوں کی تفصیل ہے اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ رب العالمین کی طرف سے ہے۔ کیا وہ یہ کہتے ہیں کہ یہ قرآن رسول ﷺ نے خود ہی بنا لیا ہے تو تم بھی اس جیسی کوئی ایک سورت بنا لاؤ اور اللہ تعالیٰ کے سوا جس جس کو مدد کیلئے بلا سکو بلا لو۔ حقیقت یہ ہے کہ انہوں نے ان باتوں کو جھٹلایا ہے جو ان کے علم کی گرفت میں نہیں آئیں اور ابھی ان کی حقیقت بھی ان کے سامنے نہیں آئی اسی طرح جھٹلایا تھا ان لوگوں نے جو ان سے پہلے گزر چکے ہیں سو دیکھ لو کہ ظلم کرنے والوں کا انجام کیا ہوا۔ ان لوگوں میں سے کچھ ایسے ہیں جو اس قرآن پر ایمان لاتے ہیں اور کچھ نہیں لاتے اور آپ کا رب ان فسادیوں کو خوب جانتا ہے۔

ان آیات میں مشرکوں کی بات ہو رہی ہے۔ یعنی فرقہ پرستوں کی بات ہو رہی ہے۔ جنہوں نے اپنے مفسروں کو اللہ تعالیٰ کا شریک بنا رکھا ہے۔ جو گمان کی اطاعت کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی آیات کے خلاف اپنی کاروائی کرتے رہتے ہیں۔ لوگ ان کی اطاعت کرتے ہیں۔ کیا وہ سچ بتا سکتے ہیں یا اللہ تعالیٰ۔ حقیقت یہ ہے کہ انہوں نے ان باتوں کو جھٹلایا ہے جو ان کے علم کی گرفت میں نہیں آئیں۔ اور ابھی ان کی حقیقت بھی ان کے سامنے نہیں آئی اسی طرح جھٹلایا تھا ان لوگوں نے جو ان سے پہلے گزر چکے ہیں سو دیکھ لو کہ ظلم کرنے والوں کا انجام کیا ہوا۔ ان لوگوں میں سے کچھ ایسے ہیں جو اس قرآن پر ایمان لاتے ہیں اور کچھ نہیں لاتے اور آپ کا رب ان

فسادیوں کو خوب جانتا ہے۔

ان آیات میں دو قسم کے لوگ دکھائے گئے ہیں۔ایک وہ ہیں۔جن کو اللہ تعالیٰ راستہ بتاتے ہیں۔یعنی رسول۔جن کو اللہ تعالیٰ راستہ بتاتے ہیں۔اور وہ یہ اللہ تعالیٰ کا پیغام لوگوں تک پہنچاتے ہیں۔اگر اللہ تعالیٰ ان کو بھی راستہ نہ بتائے۔تو وہ راستہ نہیں پا سکتے تھے۔دوسری قسم ان لوگوں کی ہے۔جو گمان کی اطاعت کرنے والے ہیں۔اور قرآن پاک کی باتیں جنہیں سمجھ نہیں آتیں۔اس طرح وہ قرآن پاک کو جھٹلا دیتے ہیں۔یعنی فرقہ پرست لوگ جو قرآن پاک پر ایمان نہیں لاتے۔اللہ تعالیٰ ان فسادیوں کو خوب جانتا ہے۔

اگر یہ تجھے جھٹلاتے ہیں تو کہہ دیجئے کہ تمہارے لیے تمہارا عمل ہے اور میرے لیے میرا عمل ہے جو کچھ میں کرتا ہوں اس کی ذمہ داری سے تم بری ہو اور اس سے میں بری ہوں جو کچھ تم کرتے ہو ان میں سے بہت لوگ ہیں جو تیری باتوں کو سنتے ہیں مگر کیا تو بہروں کو سنائے گا خواہ وہ کچھ نہ سمجھتے ہوں ان میں بہت سے لوگ ہیں جو تجھے دیکھتے ہیں مگر کیا تو اندھوں کو راستہ بتائیگا۔اور انہیں خواہ کچھ نہ سوجھتا ہو حقیقت یہ ہے اللہ تعالیٰ لوگوں پر ظلم نہیں کرتا بلکہ وہ لوگ خود ہی اپنے اوپر ظلم کر رہے ہیں۔

منافق لوگوں نے رسول ﷺ کے ساتھ کیا سلوک کیا۔۔۔

سورہ نساء آیات 141 تا 143 پارہ 5

جو تمھارے متعلق انتظار میں رہتے ہیں۔کہ اگر تمھیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے فتح حاصل ہو تو کہتے ہیں کہ کیا ہم تمھارے ساتھ نہ تھے۔اور اگر کافروں کو کچھ حصہ مل جائے۔تو کہتے ہیں کہ کیا ہم تم پر غالب نہیں ہو رہے تھے۔اور تمھیں مومنوں سے نہیں بچایا تھا۔پھر تمھارے درمیان اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فیصلہ کرے گا۔اور اللہ تعالیٰ ہرگز کافروں کو ایمان والوں کے مقابلے پر راستہ نہیں دے گا۔

بے شک منافق اللہ تعالیٰ کو دھوکہ دیتے ہیں۔حالانکہ اُس نے ان کو دھوکے میں ڈال رکھا ہے۔اور جب وہ نماز کے لیے کھڑے ہوتے ہیں۔تو سستی کے ساتھ لوگوں کو دکھانے کے لیے۔اور اللہ تعالیٰ کو بہت تھوڑا سا یاد کرتے ہیں۔وہ حیرت کے درمیان میں پڑے رہتے ہیں۔نہ ادھر کے اور نہ ادھر کے۔اور جس کو اللہ تعالیٰ گمراہی میں ڈال دے۔تم اس کے لیے ہرگز کوئی راستہ نہ پاؤ گے۔

خواتین وحضرات!

ان آیات میں اللہ تعالیٰ منافق لوگوں کو دکھا رہے ہیں۔ان کا رسول ﷺ کے ساتھ یہ سلوک تھا۔اللہ تعالیٰ رسول ﷺ سے فرماتے ہیں۔جو تمھارے متعلق انتظار میں رہتے ہیں۔کہ اگر تمھیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے فتح حاصل ہو۔تو کہتے ہیں کہ کیا ہم تمھارے ساتھ نہ تھے۔اور اگر کافروں کو کچھ حصہ مل جائے۔تو کہتے ہیں کہ کیا ہم تم پر غالب نہیں ہو رہے تھے۔اور تمھیں مومنوں سے نہیں بچایا تھا۔پھر تمھارے درمیان اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فیصلہ کرے گا۔اور اللہ تعالیٰ ہرگز کافروں کو ایمان والوں کے مقابلے پر راستہ نہیں دے گا۔

بے شک منافق اللہ تعالیٰ کو دھوکہ دیتے ہیں۔حالانکہ اُس نے ان کو دھوکے میں ڈال رکھا ہے۔اور جب وہ نماز کے لیے کھڑے ہوتے ہیں۔تو سستی کے ساتھ لوگوں کو دکھانے کے لیے۔اور اللہ تعالیٰ کو بہت تھوڑا سا یاد کرتے ہیں۔

وہ حیرت کے درمیان میں پڑے رہتے ہیں۔نہ ادھر کے اور نہ ادھر کے۔اور جس کو اللہ تعالیٰ گمراہی میں ڈال دے۔تم اس کے لیے ہرگز کوئی راستہ نہ پاؤ گے۔

جس کے پاس قرآن پاک کا سچا علم ہے وہ آنکھوں والا ہے۔اور جس کے پاس قرآن پاک کا سچا علم نہیں ہے وہ اندھا ہے۔

سورہ رعد۔آیت 19۔پارہ 13

کیا وہ جو علم رکھتا ہے۔کہ جو کچھ آپ ﷺ پر آپ کے رب کی طرف سے نازل ہوا ہے۔وہ سچ ہے۔اس انسان کی طرح ہے۔جو اندھا ہے۔بے شک عقل مند ہی نصیحت حاصل کرتے ہیں۔

رسول ﷺ کے لیے اللہ تعالیٰ کی اور اس انسان کی گواہی کافی ہے۔جس کے پاس قرآن پاک کا علم ہو۔

سورہ رعد آیت 43 پارہ 13

اور جو کافر ہیں وہ کہتے ہیں کہ آپؐ اللہ تعالیٰ کے رسول نہیں ہیں۔آپ ﷺ کہہ دیجیے کہ میرے اور تمہارے درمیان اللہ تعالیٰ کی گواہی کافی ہے۔اور اُس کی گواہی کافی ہے۔جس کے پاس کتاب یعنی قرآن پاک کا علم ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نبی ﷺ کی گواہی کے لیے اس انسان کا انتخاب کر رہے ہیں۔جس کے پاس قرآن پاک کا علم ہے۔رسول ﷺ کے زمانے میں ہر اُس

انسان کو کافر کہا جائے گا۔ جو مختلف فرقوں پر تھے۔ ان تمام لوگوں میں سے صرف اُس انسان کی گواہی کو منتخب کیا گیا ہے جس کے پاس قرآن پاک کا علم ہے
گواہی کا یہ معیار قیامت تک کے لیے ہے۔ اس آیت میں رسول ﷺ کا خطاب قیامت تک آنیوالوں کے نام ہے۔ جو رسول ﷺ کو بطور رسول قبول نہیں کرتے۔ رسول ﷺ فرماتے ہیں۔ کہ میرے لیے اللہ تعالیٰ کی گواہی کافی ہے۔۔ اور اُس انسان کی گواہی کافی ہے۔ جس کے پاس کتاب یعنی قرآن پاک کا علم ہے۔

قرآن پاک سے روکنے والے لوگ جو رسول ﷺ کے لیے قسمیں کھاتے اور گواہیاں دیتے ہیں۔ ان کو اللہ تعالیٰ نے جھوٹا کہا۔ منافق کہا اور ایمان لانے کے بعد کفر کرنے والا کہا۔ اور فرمایا کہ ان کے کام بہت برے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں پر مہر لگا دی ہے۔ اب وہ کچھ نہیں سمجھتے۔

سورہ منافقون آیات 1 تا 3 پارہ 28

جب آپ ﷺ کے پاس منافق آتے ہیں۔ تو کہتے ہیں کہ ہم گواہی دیتے ہیں۔ کہ آپ ؐ بے شک اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ اور بیشک اللہ تعالیٰ علم رکھتا ہے۔ کہ بیشک آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ گواہی دیتے ہیں۔ کہ بیشک یہ منافق جھوٹے ہیں۔ انہوں نے اپنی قسموں کو ڈھال بنا رکھا ہے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے لوگوں کو روکتے ہیں۔ بلاشبہ ان کے یہ کام بہت برے ہیں جو وہ کرتے ہیں۔ یہ اس لیے کہ یہ لوگ ایمان لائے اور پھر کافر ہو گئے۔ تو اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں پر مہر لگا دی اب وہ کچھ نہیں سمجھتے۔

خواتین و حضرات!

آپ نے دیکھا کہ قرآن پاک سے روکنے والے اور رسول ؐ کے لیے گواہیاں دینے والوں کو اللہ تعالیٰ نے منافق کہا ہے۔ کیونکہ وہ ایمان لائے پھر کافر ہو گئے۔ یعنی انہوں نے پہلے قرآن پاک کو سچ سمجھا اور اس کی اطاعت کی۔ مگر بعد میں کافر ہو گئے۔ یعنی فرقے بنا لیے اور قرآن پاک سے روکنے لگے۔ یعنی ایمان لانے کے بعد کفر کر لیا۔ اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کے دلوں پر مہر لگا دی۔ اب انہیں کچھ بھی سمجھ نہیں آتی۔ ان آیات میں قیامت تک آنے والے منافقوں کی شکل دکھائی گئی ہے۔ جو رسول ﷺ کے لیے تو گواہیاں دیں گے اور قرآن پاک سے روکنے والے ہوں گے۔

زکات صدقات خیرات پر مبنی سورہ توبہ دیکھیں۔

زکات صدقات خیرات پر مبنی سورہ توبہ دیکھیں۔

دوسرا حصہ

سورہ توبہ کا مرکزی خیال

کیا آپ نے کبھی سورہ توبہ کا ترجمہ پڑھا ہے۔۔۔۔۔۔۔ یقیناً نہیں پڑھا ہوگا۔۔۔۔۔۔۔

خواتین حضرات۔

سورہ توبہ میں استعمال ہونے والے مشکل الفاظ کا مطلب آخر میں دیکھیں تا کہ آپ پر سورہ توبہ واضح ہو جائے۔۔۔۔

خواتین حضرات.

سورہ توبہ میں انسانوں کے کردار اور اعمال کو دکھایا گیا ہے۔۔جس بنا پر وہ ایمان والا بنتا ہے منافق بنتا ہے مرتد بنتا ہے۔

آج ہم کردار کی بات کریں گے۔۔آپ کے سامنے دس انسان بیٹھے ہیں۔ایک چور ہے۔ایک مزدور ہے۔ایک بزنس مین ہے۔ایک ملامت پیشہ بندہ ہے۔ایک بندہ قیدی ہے۔یعنی مجرم ہے۔یہ تمام لوگ معاشرے میں اپنا کردار ادا کر رہے ہیں۔ہم ان کو ان کے اعمال اور کردار کی وجہ سے جانتے ہیں۔۔باقی اصل حقیقت جاننے والا تو اللہ تعالیٰ کی زات ہے۔مگر جو ظاہر میں نظر آتا ہے۔وہ ان کا حلیہ ہے۔ان کا رنگ قد بت شکل وصورت جس کی بدولت ہم اکثر دھوکہ کھا جاتے ہیں۔۔جیسا کہ تمام فرقوں کے مزہبی رہنما یعنی مولوی طبقہ ہے۔یہ سارے دیکھنے میں اللہ تعالیٰ کے فرمابردار نظر آتے ہیں۔۔کیونکہ انہوں نے اپنے حلیے کے بارے میں لوگوں کو یقین دلا رکھا ہوتا ہے۔مگر دراصل یہ وہ لوگ ہیں۔جو اپنے اپنے بزرگوں اور اپنے اپنے اماموں کے مشن کو چلا رہے ہوتے ہیں۔اور اللہ تعالیٰ نے جو ہمارا امام ابراہیم علیہ السلام کو بنایا ہے۔جنہوں نے ہمیں قرآن پاک میں دین اسلام کی تعلیمات سکھائی ہیں۔اور یہ پیغام رسول ﷺ کے زریعے ہم تک پہنچایا گیا ہے۔اس سے اندھے بن کر اپنے فرقوں کی تعلیمات حلیے کی آڑ میں لوگوں تک پہنچا رہے ہیں۔اس۔۔طرح اللہ تعالیٰ کی آیات کو بیچ رہے ہیں۔۔اس طرح یہ رسول ﷺ کی اطاعت نہیں کر رہے۔بلکہ مخالفت کر رہے ہیں۔یہ ایمان والے نہیں ہیں۔۔۔

اور نہ ہی یہ مسلم ہیں۔

خواتین حضرات.

آج میں قرآن پاک سے آپ کو سورہ توبہ دکھانے لگی ہوں.۔اس میں ان تمام لوگوں کا زکر ہے۔جو رسول ﷺ کے ساتھ میٹھے میٹھے بنے ہوئے تھے۔ایسے لوگ آج بھی آپ کو جا بجا نظر آئیں گے۔جن کو مولوی کہتے ہیں۔یہ قرآن پاک پر اعتراض کرنے والے لوگ ہیں۔یہی وہ لوگ ہیں۔جو اللہ تعالیٰ کی آیات بیچنے کا کام کرتے ہیں۔جو لوگوں کو قرآن پاک سمجھنے سے روکتے ہیں۔اور لوگوں کو قرآن پاک رٹنے پر لگا رکھا ہے۔اور مرنے کے بعد ثواب پہنچانے کا زریعہ بنا دیا ہے۔۔۔

خواتین حضرات.

اگر آپ نے سورہ توبہ کی چند معلومات بھی حاصل کر لیں۔تو آپ کو سارے قرآن پاک کی سمجھ آجائے گی۔کہ اس وقت کس کردار کے لوگ تھے۔ جن کو اللہ تعالیٰ نے مشرک کہا۔کافر کہا۔منافق کہا۔یعنی ان سب کو اعمال کی بدولت دیکھیں گے ۔کہ کون مشرک ہے اور کون کافر اور کون منافق اور کون ایمان والے۔اور آخر میں پوری کہانی کا خلاصہ بیان کروں گی۔تا کہ آپ کو دوٹوک سمجھ آجائے کہ اسلام کسی مذاق کا نام نہیں ہے بلکہ اسلام کی تعلیمات سچائی ایمان داری۔اپنے وعدوں کی پاسداری سکھاتا ہے۔۔یاد رہے کہ جب آپ سورہ توبہ کے لوگوں کے کردار کو دیکھیں گے۔تو اسی تناظر میں آج کے مولویوں یا مدرسہ کے تعلیمی کورس اور کردار کو بھی مدنظر رکھیں۔شکریہ ۔۔۔تا کہ آپ کو اسلام اور کفر کا فرق واضح ہو جائے۔۔

خواتین حضرات.

مشرک وہ گروہ جنہوں نے رسول ﷺ کے لائے ہوئے سچے دین کی مخالفت کی۔یہ واضح مخالف تھے۔یعنی جو دین اسلام کو نہیں ماننے والے تھے۔یعنی جو ڈنکے کی چوٹ پر مخالف تھے۔یعنی وہ مشرک جن کے ساتھ رسول ﷺ نے معاہدے کیے۔جو دشمنی میں پیش پیش اور مخالفت کی سرتوڑ کوششوں کی بدولت اپنے کیے ہوئے معاہدوں کا بھی پاس نہیں رکھتے تھے۔اور معاہدوں کی خلاف ورزی کرتے تھے،،،اور معاہدے توڑ دیتے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اسی طرح کثیر تعداد میں منافق تھے۔ جو سامنے رسول ﷺ کی حمایت کرتے تھے۔ مگر درپردہ وہ یہود و نصاریٰ کے جاسوس تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان مناقوں کی آزمایش ایسے کی۔۔ کہ ان منافقوں کو مشرکوں کے ساتھ جہاد کا حکم دیا۔۔۔ اور اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ کرنے کا حکم دیا۔ اور اس طرح سچے اور جھوٹوں کو الگ الگ کیا۔۔ آج ہم بھی اس سورت کی بدولت اُن کو بھی دیکھیں گے۔ اور خود کو بھی دیکھیں گے کہ ہم میں سے کون منافق ہے، کون کافر ہے۔ اور کون مشرک ہے۔۔۔ اور کون ایمان والے یعنی ایمان والے صرف وہی ہوں گے۔۔۔ جنہوں نے رسول ﷺ کے لائے ہوئے سچے دین کو قبول کیا ہوگا۔ جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے حکم کو مانا ہوگا جہاد کیا ہوگا اور اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ کیا ہوگا۔۔۔

خواتین وحضرات

سوال صرف اتنا ہے کہ کیا آج ہم اس سچے دین کو مانتے ہیں۔ یا ہمارا حال بھی ان منافقوں اور مشرکوں والا ہے، سورہ توبہ کے لوگوں کی حقیقت جاننے کے لیے پہلے درست دین کو جاننا ضروری ہے۔ تا کہ ان کو اور خود کو اس دین پر پرکھا جاسکے یا جانچا جا سکے۔۔۔۔

یہودیوں اور نصرانیوں نے کہا کہ یہودی یا نصرانی بن جاؤ تو ہدایت پا جاؤ گے۔۔۔ تو ان کے جواب میں رسول ﷺ نے جواب دیا۔ نہیں بلکہ ہدایت تو صرف ابراہیمؑ کی ملت کی اطاعت سے ملے گی۔ جو یکسو تھے، اور وہ مشرکوں میں سے نہ تھے۔

سورہ البقرہ — آیت نمبر 135

وَقَالُوا كُونُوا هُودًا أَوْ نَصَارَىٰ تَهْتَدُوا ؟ قُلْ بَلْ مِلَّةَ إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ

اردو ترجمہ

اور وہ کہتے ہیں کہ یہودی یا نصرانی بن جاؤ تو ہدایت پا جاؤ گے۔ آپ ﷺ کہہ دو: بلکہ ابراہیمؑ کی ملت جو یکسو یعنی حنیفا تھے، اور وہ مشرکوں میں سے نہ تھے۔۔۔۔۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔ کہ یہود و نصارہ نے ہدایت کا زریعہ یہ بتایا۔ کہ یہودی یا نصرانی بن جاؤ تو ہدایت پا جاؤ گے۔ ان کے مقابلے پر رسول ﷺ نے ابراہیمؑ کی ملت کا اعلان کر دیا۔ اور فرمایا۔ کہ بے شک اللہ تعالیٰ ہی کی ہدایت اصل ہدایت ہے۔

سورۃ البقرہ — آیت نمبر 120:

وَلَنْ تَرْضَىٰ عَنْكَ الْيَهُودُ وَلَا النَّصَارَىٰ حَتَّىٰ تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ ؟ قُلْ إِنَّ هُدَى اللَّهِ هُوَ الْهُدَىٰ ؟ وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ أَهْوَاءَهُمْ بَعْدَ الَّذِي جَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ؟ مَا لَكَ مِنَ اللَّهِ مِنْ وَلِيٍّ وَلَا نَصِيرٍ

اردو ترجمہ

اور یہود و نصاریٰ آپ سے ہرگز راضی نہ ہوں گے جب تک آپ ان کے ملت کی اطاعت نہ کریں۔ آپ ﷺ کہہ دیجیے: بے شک اللہ ہی کی ہدایت اصل ہدایت ہے۔ اور اگر اس علم کے آجانے کے بعد آپ نے ان کی خواہشات کی اطاعت کی تو اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں نہ کوئی آپ کا مددگار رہوگا اور نہ ہی کوئی بچانے والا۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔ کہ یہود و نصارہ کے مقابلے پر ابراہیمؑ کے ملت کا اعلان ہوا۔۔ ابراہیمؑ کی ملت کی تعلیمات کو ہدایت کہا گیا۔ اس کا علم آنے کے بعد اگر ہم نے کسی اور کے خواہشات کی اطاعت کی۔ تو اللہ تعالیٰ سے بچانے والا ہمیں کوئی نہیں ملے گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آپ کے سامنے میں نے درست دین رکھ دیا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ یاد رہے کہ تب یہ دو فرقے ہی تھے،

ان دو آیات کو غور سے پڑھیں۔ اور اب میں آپ سے اسی بارے میں بات کرنے لگی ہوں کہ یہ وہ دین تھا۔ جو رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے

ہم تک پہنچایا تھا۔اور اسی دین کو اپنے قریبی لوگوں کو پہنچایا تھا۔جو رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔۔وہ تمام لوگ جن کو اللہ تعالی نے سورہ توبہ میں بیان کیا ہے۔اور اپ حیران ہوں گے کہ جو رسول ﷺ پر ایمان لائے۔وہ کم تھے۔اور باقی سب نے کس کس طرح رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دھوکے بازی کی۔خیانت کی۔وہ اس سورۃ توبہ میں مکمل موجود ہے۔انہوں نے کس طرح مسجد ضرار بنائی ۔اور انہوں نے کہا ہم نے نماز کے لیے بنائی ہے۔بھلائی کے لیے ہی بنائی ہے۔مگر اللہ تعالی نے ان سب باتوں کو نہیں دیکھا۔اللہ تعالی نے صرف ان لوگوں کو ہی پرہیز گار کہا جو رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایمان لائے تھے.

خواتین وحضرات

آپ دیکھیں گے۔کہ سورہ توبہ میں اللہ تعالی نے ہمیں بتایا کہ کس طرح لوگوں کی جانچ پڑتال کی گئی تھی یعنی ازمائش کی گئی۔وہ جہاد کے زریعے اور زکوۃ کے ذریعے کی گئی یعنی اللہ تعالی کے راستے میں وہ کتنا خرچ کرتے ہیں۔اس بات سے اللہ تعالی نے ان کو جانچا.جب وہ اللہ تعالی کی ازمائش پہ پورے نہیں اترے۔تو اللہ تعالی نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو منع کر دیا کہ آپ نے ان سے نہ صدقہ لینا ہے کچھ بھی نہیں لینا اور نہ ان کو اپنے ساتھ جہاد پر لے کر چلنا ہے۔نہ ان کو معاف کرنا ہے. سوائے ان لوگوں کے جن کے بارے میں اللہ تعالی نے حکم دیا کہ ان کو معاف کرنا ہے. اللہ تعالی نے ان منافقوں کے کے لیے دعا کرنے سے بھی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو منع کر دیا. ان کی قبر پر بھی کھڑے ہونے سے منع کر دیا اور اللہ تعالی نے ان کو بتایا کہ جو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے باپ کے لیے دعا کی تھی تو وہ ایک وعدے کی بنا پر کیا تھا۔اور اس لیے بھی کہ وہ بڑے رحم دل تھے۔اور جب اس کو پتہ چل گیا۔کہ اس کا باپ مشرک تھا اور اللہ تعالی کا دشمن تھا تو وہ پھر بیزار ہو گئے...

درست دین کو سورہ روم کی ان تین آیات میں غور سے دیکھیں۔اس دین کی مخالفت سورہ توبہ میں کی گئی۔۔جبکہ فرقے بنانے والے مشرک ہیں۔جنہوں نے مسجد ضرار بنائی۔۔۔آپ دیکھیں گے کہ آج بھی تمام فرقے اس دین کو نہیں مانتے۔۔۔اس طرح تمام فرقے مرتد ہیں۔اور تمام مسجدیں ضرار ہیں۔

سورۃ الروم— آیات 30 تا 32

ترجمہ:

پس یکسو ہو کر اپنا چہرہ اس دین کی طرف قائم رکھو، اللہ کی اس فطرت کے مطابق جس پر اس نے لوگوں کو پیدا کیا ہے۔اللہ کی بنائی ہوئی ساخت میں کوئی تبدیلی نہیں۔یہی درست دین ہے، لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔

اسی کی طرف رجوع کیے رہو، اس سے ڈرو، نماز قائم کرو اور مشرکوں میں سے نہ ہو جانا۔۔۔

ان لوگوں میں سے جنہوں نے اپنے دین کو فرقوں میں بانٹ لیا اور گروہ گروہ بن گئے، ہر گروہ اپنے پاس کی چیز پر خوش ہے۔

درست دین بس اتنا سا ہی ہے۔یعنی سورۃ البینہ میں موجود ہے۔۔۔اور انہیں اس کے سوا کوئی حکم نہیں دیا گیا کہ وہ اللہ تعالی کی بندگی کریں، اسی کے لیے دین کو خالص رکھتے ہوئے، یکسو ہو کر، اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں، اور یہی درست دین ہے۔

درست دین بس اتنا سا ہی ہے۔یعنی ان سورۃ البیّنہ میں موجود ہے۔۔۔یہ مکمل دین کی تفصیل ہے۔

سورۃ البیّنہ —— آیت نمبر 5

اُردو ترجمہ:

اور انہیں اس کے سوا کوئی حکم نہیں دیا گیا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی بندگی یعنی غلامی کریں، اسی کے لیے دین کو خالص رکھتے ہوئے، یکسو یعنی حنیفا ہو

کر، اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں، اور یہ درست دین ہے۔

خواتین حضرات

یہ وہ دین اسلام ہے۔۔جس کا پیغام رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ساتھیوں کو دیا تو انہوں نے ان کے ساتھ کیا سلوک کیا اور پھر اپ دیکھیں کہ اج ہم اس دین کے ساتھ کیا سلوک کر رہے ہیں ہم میں اور ان لوگوں میں کوئی فرق نہیں ہے جو سورۃ توبہ میں بیان ہوئے ہیں۔ دین اسلام کو نہ ماننے والے سورۃ توبہ والے لوگ ہیں۔جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے اغاز ہی اس طرح کیا ہے۔کہ اس سورت کے اغاز میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نہیں پائی جاتی... یہ وہ تمام لوگ ہیں جنھوں نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے دین جو یکسو دین تھا حنیفا دین تھا اور جو اللہ تعالیٰ نے اپنے فطرت پر بنایا تھا۔۔اس کو قبول نہیں کیا تھا۔تو سورہ توبہ میں ان تمام لوگوں کا ذکر ہے۔اور اج میں سورۃ توبہ پوری بیان کر رہی ہوں اور میں کوشش کروں گی کہ جہاں سے بھی مشکل ہو تو میں اپ کو وہاں سے قرآنی دلائل سے اہیلپ کر سکوں۔

اس دین کی مخالفت سورہ توبہ میں کی گئی۔۔جبکہ فرقے بنانے والے مشرک ہیں۔جنہوں نے مسجد ضرار بنائی۔۔۔آپ دیکھیں گے کہ آج بھی تمام فرقے اس دین کو نہیں مانتے۔۔۔اس طرح تمام فرقے مرتد اور مشرک ہیں۔یاد رہے کہ سورہ توبہ میں لوگوں کی آزمائش جہاد اور زکات کے زریعے کی گئی۔

خواتین حضرات

میں سورہ توبہ کو چند چند آیات کے زریعے پیش کروں گی۔۔تاکہ کوئی غلط فہمی نہ رہے۔یاد رہے کہ اس سورت میں اللہ تعالیٰ نے رسول ﷺ کے ساتھیوں کو کبھی مشرک کہا کبھی منافق کہا کبھی کافر کہا۔سورہ توبہ میں میں چند مختلف قسم کے لوگ ہیں۔مومن مشرک منافق اور کافر بظاہر یہ سب رسول ﷺ کے ساتھ ہیں۔مگر ان کا رویہ ان کا کردار ان کے اعمال ان کو مومن بھی بناتا ہے۔ مشرک بھی بناتا ہے۔

سب سے پہلے میں رسول ﷺ کا تعارف کرانا چاہوں گی۔۔جب پس منظر آپ کے سامنے ہوگا۔تو آیات کو سمجھنے میں آسانی ہوگی،،

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کر رہی ہوں۔ان آیات میں ابراہیمؑ کی دعا ہے۔ابراہیمؑ مسلم تھے۔اور ایک مسلم امت کی دعا مانگی۔اور رسول ﷺ کی دعا مانگی۔جو لوگوں کی اصلاح آیات کے زریعے کرے۔یعنی پاک کرے۔تاکہ وہ مسلم امت بن جائیں۔یعنی ابراہیمؑ کی امت شمار ہو۔۔

سورہ البقرہ۔آیات 128 تا 129۔پارہ 1

اے ہمارے رب ہم دونوں کو اپنا مسلم بنا اور ہماری اولاد میں سے ایک امت ہو جو مسلم ہو۔اور ہم کو طریقے دکھا۔اور ہماری توبہ قبول فرما بے شک تو توبہ قبول کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

اے ہمارے رب ان لوگوں میں خود انہی میں سے ایک رسول بھیج، جو انہیں تیری آیات پڑھ کر سنائے۔اور ان کو کتاب اور حکمت کی تعلیم دے اور ان کو پاک کرے۔ بے شک تو بڑا زبردست حکمت والا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں حضرت ابراہیمؑ اللہ تعالیٰ سے دعا مانگ رہے ہیں۔کہتے ہیں اے ہمارے رب ہم دونوں کو مسلم یعنی اپنا فرمابردار بنا اور ہماری اولاد میں سے ایک امت ہو جو مسلم ہو یعنی تیری فرمابردار ہو اور ہم کو عبادت کے طریقے بتا۔اور ہماری توبہ قبول فرما۔بے شک تو توبہ قبول کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ سے حضرت ابراہیمؑ دعا کے زریعے رسول ﷺ کو مانگ رہے ہیں۔کہ اس مسلم امت کے لوگوں میں سے انہی میں سے رسول بھیج۔جو انہیں تیری آیات پڑھ کر سنائے اور ان کو کتاب اور حکمت کی تعلیم دے اور ان کو پاک کرے یعنی گمراہی سے نکالے بے شک تو بڑا زبردست حکمت والا ہے۔

خواتین وحضرات!

اگر ہم قرآن پاک کے زریعے گمراہی سے نکلے اور اپنی اصلاح کر لی۔اور اللہ تعالیٰ کے فرمابردار بن گئے۔تو ہم ایک مسلم امت ہوں گے۔وہی جسے رسول ﷺ نے آیات کے زریعے پاک کیا۔قرآن پاک کی حکمت بھری تعلیم سکھائی۔جس کی دعا ابراہیمؑ نے مانگی تھی۔

خواتین وحضرات۔

اللہ تعالیٰ نے ہم پر احسان کیا تھا۔کہ رسول ﷺ کو ہماری طرف حکمت والی آیات دے کر بھیجا۔مگر ہم نے اس احسان کی قدر ہی نہیں کی۔اور چودہ سو سال گزرنے کے بعد بھی

قرآن پاک کو بغیر سمجھے اور بغیر سیکھے پڑھا جا رہا ہے۔اور اس طرح ہم لوگ گمراہی سے نکلے ہی نہیں۔جب ہم قرآن پاک کی حکمت بھری تعلیم حاصل کریں گے۔تو گمراہی سے نکل آئیں گے۔آئیں اللہ تعالیٰ کا احسان دیکھتے ہیں۔

۷ ۞ سورہ آل عمران آیت 164 پارہ 4

یقیناً اللہ تعالیٰ نے مومنوں پر بڑا احسان کیا ہے ۔کہ جب اُن میں اُنہیں میں سے ایک رسول ﷺ بھیجا۔جو اُنہیں اللہ تعالیٰ کی آیات پڑھ کر سناتا ہے۔اور ان کو پاک کرتا ہے۔اور اُنہیں کتاب اور حکمت سکھاتا ہے۔اگر چہ اس سے پہلے وہ یقیناً واضح گمراہی میں تھے۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا۔کہ قرآن پاک سے پہلے لوگ گمراہ تھے۔ اللہ تعالیٰ کا یہ احسان تھا۔کہ جب اُنہیں میں سے ایک رسول ﷺ کو بھیجا۔اور لوگ قرآن پاک کی تعلیم سیکھنے کی وجہ سے گمراہی سے نکلے۔کیا ہم لوگ گمراہی سے نکلنے کے لیے قرآن کھولتے ہیں یا بغیر سمجھے پڑھ رہے ہیں۔اللہ تعالیٰ قرآن پاک کو حکمت کہہ رہے ہیں۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا۔کہ اللہ تعالیٰ نے مومنوں پر احسان کیا۔یعنی رسول ﷺ کا تعلق جس گھرانے سے تھا۔یا جن لوگوں کے ساتھ تھا وہ مومن تھے۔یعنی ابراہیم علیہ السلام کی امت میں پیدا ہوئے۔۔۔

درست دین کو سورہ روم کی ان تین آیات میں غور سے دیکھیں۔اس دین کی مخالفت سورہ توبہ میں کی گئی۔۔جبکہ فرقے بنانے والے مشرک ہیں۔جنھوں نے مسجد ضرار بنائی۔۔۔آپ دیکھیں گے کہ آج بھی تمام فرقے اس دین کو نہیں مانتے۔۔۔اس طرح تمام فرقے مرتد ہیں۔اور تمام مسجدیں ضرار ہیں۔

سورۃ الروم۔۔ آیات 30 تا 32

ترجمہ:

پس یکسو ہو کر اپنا چہرہ اس دین کی طرف قائم رکھو،اللہ کی اس فطرت کے مطابق جس پر اس نے لوگوں کو پیدا کیا ہے۔اللہ کی بنائی ہوئی ساخت میں کوئی تبدیلی نہیں۔یہی درست دین ہے،لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔

اسی کی طرف رجوع کیے رہو،اس سے ڈرو،نماز قائم کرو اور مشرکوں میں سے نہ ہو جانا۔۔۔

ان لوگوں میں سے جنھوں نے اپنے دین کو فرقوں میں بانٹ لیا اور گروہ گروہ بن گئے،ہر گروہ اپنے پاس کی چیز پر خوش ہے۔

درست دین بس اتنا سا ہی ہے۔یعنی سورۃ البیّنہ میں موجود ہے۔۔۔۔اور انہیں اس کے سوا کوئی حکم نہیں دیا گیا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی بندگی کریں،اسی کے لیے دین کو خالص رکھتے ہوئے،یکسو ہو کر،اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں،اور یہی درست دین ہے۔

درست دین بس اتنا سا ہی ہے۔یعنی ان سورۃ البیّنہ میں موجود ہے۔۔۔یہ مکمل دین کی تفصیل ہے۔

سورۃ البیّنہ —— آیت نمبر 5

اُردو ترجمہ:

اور انہیں اس کے سوا کوئی حکم نہیں دیا گیا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی بندگی یعنی غلامی کریں،اسی کے لیے دین کو خالص رکھتے ہوئے،یکسو یعنی حنیفا ہو کر،اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں،اور یہ درست دین ہے۔

اس دین کی مخالفت سورہ توبہ میں کی گئی۔۔جبکہ فرقے بنانے والے مشرک ہیں۔جنھوں نے مسجد ضرار بنائی۔۔۔آپ دیکھیں گے کہ آج بھی تمام فرقے اس دین کو نہیں مانتے۔۔۔اس طرح تمام فرقے مرتد ہیں۔یاد رہے کہ سورہ توبہ میں لوگوں کی آزمائش جہاد اور زکات کے زریعے کی گئی۔

خواتین حضرات

میں سورہ توبہ کو چند چند آیات کے زریعے پیش کروں گی۔۔تا کہ کوئی غلط فہمی نہ رہے۔یاد رہے کہ اس سورت میں اللہ تعالیٰ نے رسول ﷺ کے ساتھیوں کو کبھی مشرک کہا کبھی منافق کہا کبھی کافر کہا۔سورہ توبہ میں میں چند مختلف قسم کے لوگ ہیں۔مومن مشرک منافق اور کافر بظاہر یہ سب رسول ﷺ کے ساتھ ہیں۔مگر ان کا رویہ ان کو مومن بھی بناتا ہے۔ان کا رویہ ان کو مشرک بھی بناتا ہے۔ان کا رویہ ان کو مرتد بھی بناتا ہے۔ان کا رویہ ان کو کافر بھی بناتا ہے۔ان کا رویہ ان کو منافق بھی بناتا ہے۔۔۔میں دلائل کا فر مشرک دین اسلام کے لیے ساتھ ساتھ مختصر دلائل بھی دوں گی۔تا کہ آیات سمجھنے میں رکاوٹ نہ ہو۔۔۔البتہ سورت کے ختم ہونے کے بعد زرا تفصیل کے ساتھ دلائل دوں گی۔تا کہ کوئی شکوک وشبہات نہ رہے۔۔۔۔

سورہ توبہ

آیت1:

اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے دست برداری کا اعلان ہے۔ان مشرکوں کے لیے(1) جن سے تم نے معاہدہ کیا تھا۔

آیت2:

پس تم زمین میں چار مہینے تک چل پھر لو۔اور جان لو کہ تم اللہ کو عاجز نہیں کر سکتے ،اور یہ کہ اللہ کافروں(2) کو رسوا کرنے والا ہے۔

آیت3:

اور اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے بڑے حج کے دن لوگوں کو خبر دی جاتی ہے۔یعنی اعلان کیا جاتا ہے۔کہ اللہ اور اس کا رسول مشرکوں سے دست بردار ہیں۔پس اگر تم توبہ کر لو تو یہ تمہارے لیے بہتر ہے،اور اگر تم پھر جاتے ہو۔ تو جان لو کہ تم اللہ کو عاجز نہیں کر سکتے۔اور کافروں کو دردناک عذاب کی خوشخبری سنا دو۔

آیت4:

سوائے ان مشرکوں کے جن سے تم نے معاہدہ کیا تھا، پھر انہوں نے تمہارے ساتھ ایفائے عہد میں کوئی کمی نہیں کی اور نہ تمہارے خلاف کسی کی مدد کی،تو ان کا معاہدہ ان کی مدت تک پورا کرو۔بے شک اللہ پرہیز گاروں کو پسند کرتا ہے۔

آیت5:

پھر جب حرمت والے مہینے گزر جائیں تو مشرکوں کو جہاں پاؤ قتل کرو اور انہیں پکڑو اور گھیر لو اور ہر گھات کی جگہ ان کی تاک میں بیٹھو۔پھر اگر وہ توبہ کر لیں اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیں تو ان کی راہ چھوڑ دو۔بے شک اللہ بہت بخشنے والا،نہایت رحم والا ہے۔

آیت6:

اور اگر مشرکوں میں سے کوئی تم سے پناہ مانگے تو اسے پناہ دے دو، یہاں تک کہ وہ اللہ کا کلام سن لے، پھر اسے اس کے امن کی جگہ تک پہنچا دو۔یہ اس لیے کہ وہ لوگ علم نہیں رکھتے۔

آیت7:

مشرکوں کے لیے اللہ اور اس کے رسول کے نزدیک کوئی عہد کیسے ہوسکتا ہے؟ سوائے ان لوگوں کے جن سے تم نے مسجدِ حرام کے پاس معاہدہ کیا تھا۔جب تک وہ تمہارے ساتھ عہد پر قائم رہیں رہیں،تو تم بھی ان کے ساتھ قائم رہو۔بے شک اللہ پرہیز گاروں کو پسند کرتا

ہے۔

آیت 8:

کیسے ؟ اگر وہ تم پر غالب آجائیں تو نہ تمہارے بارے میں کسی رشتہ کا لحاظ کریں گے نہ کسی عہد کا۔ وہ اپنے منہ سے تمہیں خوش کرتے ہیں، مگران کے دل انکار کرتے ہیں، اوران میں سے اکثر نافرمان ہیں۔

آیت 9:

<u>انہوں نے اللہ کی آیات کے بدلے تھوڑی سی قیمت لے لی، پھر لوگوں کو اس کے راستے سے روک دیا۔ بے شک وہ بہت ہی برا کام کر رہے تھے۔(3)</u>

آیت 10:

وہ کسی مومن کے بارے میں نہ کسی رشتہ کا لحاظ کرتے ہیں نہ کسی عہد کا، اور یہی لوگ حد سے بڑھنے والے ہیں۔۔۔۔

آیت 11:

پھر اگر وہ توبہ کرلیں، نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیں تو وہ دین میں تمہارے بھائی ہیں، اور ہم نے علم رکھنے والوں کے لیے آیات تفصیل سے بیان کرتے ہیں۔

تشریح

خواتین حضرات

آپ نے سورہ توبہ کی گیارہ آیات کا ترجمہ دیکھا۔۔ اس سورت کے آغاز میں بسم اللہ نہیں ہے۔ یعنی یہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی پر مبنی سورت ہے۔۔ ان آیات میں مشرکوں کا زکر کیا گیا ہے۔۔ ان لوگوں کو مشرک اس لیے کہا گیا کہ جس دین حنیفا کی رسول ﷺ نے تبلیغ کی ۔ وہ در پردہ اس دین کے خلاف تھے۔۔ یہ مشرک رسول ﷺ کو صرف زبانی کلامی خوش کرنا چاہتے تھے۔ یہ وہ لوگ تھے جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی آیات کو بیچا۔۔ وہ ان لوگوں کے ساتھ زرا بھی مخلص نہیں تھے۔ جو ایمان لائے تھے۔ وہ ان ایمان لانے والوں کے ساتھ عہد توڑنے میں منٹ نہیں لگاتے تھے۔ اور نہ کسی رشتے کا لحاظ کرتے تھے۔۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ

پھر اگر وہ توبہ کرلیں، نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیں تو وہ دین میں تمہارے بھائی ہیں، اور ہم نے علم رکھنے والوں کے لیے آیات تفصیل سے بیان کرتے ہیں۔ یاد رہے کہ اللہ تعالیٰ نے مشرکوں کے بارے میں تاکید کی ۔ کہ

سوائے ان مشرکوں کے جن سے تم نے معاہدہ کیا تھا، پھر انہوں نے تمہارے ساتھ ایفائے عہد میں کوئی کمی نہیں کی اور نہ تمہارے خلاف کسی کی مدد کی، تو ان کا معاہدہ ان کی مدت تک پورا کرو۔ بے شک اللہ پرہیزگاروں کو پسند کرتا ہے۔

اور اگر مشرکوں میں سے کوئی تم سے پناہ مانگے تو اسے پناہ دے دو، یہاں تک کہ وہ اللہ کا کلام سن لے، پھر اسے اس کے امن کی جگہ تک پہنچا دو۔ یہ اس لیے کہ وہ لوگ علم نہیں رکھتے۔۔۔۔

<u>مشرک کسے کہتے ہیں۔</u>

ان آیات میں اللہ تعالیٰ کی بس ایک ہی وصیت ہے۔ کہ فرقہ نہ بنانا۔ اور یہ وصیت اللہ تعالیٰ نے سب رسولوں کو کی۔ جس کی طرف رسول ﷺ نے بھی بلایا۔ جو فرقہ پرستوں کو بہت ناگوار ہے۔ یعنی مشرکوں کو بہت ناگوار ہے۔

سورہ شوریٰ۔ آیت 13۔ پارہ نمبر 25

اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے دین کا وہی طریقہ یعنی شرع مقرر کی ہے جس کی وصیت اُس نے نوحؑ کو کی تھی۔ اور جو ہم نے آپ ﷺ کو وحی کیا ہے۔ اور جس کی وصیت ہم نے ابراہیمؑ موسیٰؑ اور عیسیٰؑ کو کی تھی۔ کہ تم دین کو قائم رکھنا اور اس میں فرقے نہ بنانا۔ یہی بات ان مشرکین کو ناگوار ہے۔ جس کی طرف آپ ﷺ بلاتے

ہیں۔اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے منتخب فرماتا ہے۔اور جو اُس کی طرف رجوع کرتا ہے۔اس کو اپنی طرف آنے کی ہدایت کر دیتا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں دین میں فرقہ بنانے والوں کو مشرک کہا گیا ہے۔ان آیات میں بتایا گیا ہے کہ جو دین کا طریقہ رسول ﷺ کی طرف وحی کیا گیا ہے۔یہی دوسرے رسولوں کی طرف بھی وحی کیا گیا۔اللہ تعالیٰ نے دوسرے رسولوں کو یہی وصیت کی۔کہ دین میں فرقے نہ بنانا۔اس بات کی طرف رسول ﷺ نے بلایا۔مگر مشرکوں کو یہی بات ناگوار ہے۔اور وہ دین میں فرقے بنالیتے ہیں۔اور اس طرح مشرک بن جاتے ہیں۔اس لیے ان کو مشرک کہا گیا ہے۔کیونکہ وہ رسول کی بات نہیں مانتے۔اور فرقے بنالیتے ہیں۔

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کی وصیت یہ تھی۔کہ فرقے نہیں بنانے۔ اور ایک اللہ تعالیٰ کی طرف آجانا۔ایسے لوگ جو اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرتے ہیں۔اللہ تعالیٰ ان کو اپنی طرف آنے کی ہدایت کر دیتا ہے۔اور ایسے لوگوں کو ہی اللہ تعالیٰ منتخب کرتا ہے۔

فرقے بنانے سے دین قائم نہیں رہتا۔بلکہ فرقے بنانے سے انسان اللہ تعالیٰ کے علاوہ اپنے فرقے کی غلامی کرتا ہے۔ اسطرح مشرک بن جاتا ہے۔جبکہ اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے منتخب فرماتا ہے۔اور جو اُس کی طرف رجوع کرتا ہے۔اس کو اپنی طرف آنے کی ہدایت کر دیتا ہے۔اگر ہم نے اللہ تعالیٰ سے رجوع نہ کیا۔یعنی قرآن پاک سے رجوع نہ کیا۔تو ہم ہدایت حاصل نہ کرسکیں گے۔اور مشرک مریں گے۔نام نہاد مفسروں نے اللہ تعالیٰ کی وصیت میں تبدیلی کر کے فرقے بنالیے۔اور اس طرح مشرک بنے۔

کافر کسے کہتے ہیں۔وضاحت سورہ توبہ کے آخر میں دیکھیں۔

مثال نمبر 1

سورہ البقرہ ۔آیت 34۔پارہ 1

اور جب ہم نے فرشتوں سے کہا تھا کہ آدمؑ کو سجدہ کرو تو سب نے سجدہ کیا۔سوائے ابلیس کے اس نے بات نہ مانی اور کافروں میں سے ہو گیا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کی بات کو نہ ماننا کفر ہے جب شیطان نے اللہ تعالیٰ کی بات نہیں مانی تو کافروں یعنی نافرمانوں میں سے ہو گیا۔کافر یعنی نافرمان۔اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کو کفر کہتے ہیں۔

ایمان لانے کے بعد کافر بننے والے لوگ کون ہیں۔

فرقے بنانے والے ایمان لانے کے بعد کفر کرنے والے لوگ ہیں۔

آئیں قرآن پاک کا ایک اور فیصلہ دیکھتے ہیں۔کہ فرقے بنانے والے کافر ہیں۔کیونکہ یہ ایمان لانے کے بعد پھر کافر بن جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کسی فرقے کی اطاعت کرنے والوں سے کہتے ہیں۔کہ تم کس طرح کفر یعنی میری نافرمانی کرسکتے ہو۔

سورہ آل عمران آیات 100 تا 103 کا پہلا حصہ پارہ نمبر 4

اے ایمان والو! اگر تم کسی فرقے کی اطاعت کرو گے۔اُن لوگوں میں سے جنہیں کتاب یعنی قرآن پاک دیا گیا ہے۔تو یہ تمہارے ایمان لانے کے بعد تمہیں دوبارہ کفر میں پھیر دیں گے۔یعنی تمھیں پھر کافر بنادیں گے۔اور تم کفر کر بھی کیسے سکتے ہو۔جبکہ تم پر اللہ کی آیات پڑھی جاتی ہیں۔اور اللہ کا رسول ﷺ تمہارے درمیان ہے۔اور جو اللہ تعالیٰ کو مضبوطی سے تھام لے گا۔وہ ضرور سیدھے راستے کی ہدایت پالے گا ۔اے ایمان والو اللہ تعالیٰ سے ایسے ڈرو جیسے اُس سے ڈرنے کا حق ہے۔اور مرتے دم تک مسلم رہنا یعنی تمہیں فرمابرداری کی حالت میں موت آنی چاہیے ۔اور اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو۔اور فرقے نہ بنانا۔

خواتین وحضرات

آپ نے قرآن پاک کا فیصلہ سنا۔کہ ایمان والا انسان فرقہ بنانے سے کافر بن جاتا ہے۔یعنی ایمان لانے کے بعد پھر کفر ہو جائے گا۔۔یعنی اللہ تعالیٰ کا نافرمان بن جائے گا جس طرح شیطان اللہ تعالیٰ کا نافرمان بنا تھا۔

خواتین حضرات

درست دین کو سورہ روم کی ان تین آیات میں غور سے دیکھیں۔اس دین کی مخالفت سورہ توبہ میں کی گئی۔۔جبکہ فرقے بنانے والے مشرک ہیں۔جنہوں نے مسجد ضرار بنائی۔۔آپ دیکھیں گے کہ آج بھی تمام فرقے اس دین کو نہیں مانتے۔۔اس طرح تمام

فرقے مشرک اور مرتد ہیں۔۔

سورۃ الروم۔ آیات 30 تا 32

ترجمہ:

پس یکسو ہو کر اپنا چہرہ اس دین کی طرف قائم رکھو، اللہ کی اس فطرت کے مطابق جس پر اس نے لوگوں کو پیدا کیا ہے۔ اللہ کی بنائی ہوئی ساخت میں کوئی تبدیلی نہیں۔ یہی درست دین ہے، لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔

اسی کی طرف رجوع کیے رہو، اس سے ڈرو، نماز قائم کرو اور مشرکوں میں سے نہ ہو جانا۔ ان لوگوں میں سے جنہوں نے اپنے دین کو فرقوں میں بانٹ لیا اور گروہ گروہ بن گئے، ہر گروہ اپنے پاس کی چیز پر خوش ہے۔

درست دین بس اتنا سا ہی ہے۔ یعنی سورۃ البینہ میں موجود ہے۔۔۔ اور انہیں اس کے سوا کوئی حکم نہیں دیا گیا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی بندگی کریں، اسی کے لیے دین کو خالص رکھتے ہوئے، یکسو ہو کر، اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں، اور یہی درست دین ہے۔

درست دین بس اتنا سا ہی ہے۔ یعنی ان سورۃ البیّنہ میں موجود ہے۔۔۔ یہ مکمل دین کی تفصیل ہے۔

سورۃ البیّنہ — آیت نمبر 5

اُردو ترجمہ:

اور انہیں اس کے سوا کوئی حکم نہیں دیا گیا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی بندگی یعنی غلامی کریں، اسی کے لیے دین کو خالص رکھتے ہوئے، یکسو یعنی حنیفا ہو کر، اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں، اور یہ درست دین ہے۔

خواتین حضرات

آپ نے درست دین دیکھا۔ اس دین کی در پردہ مخالفت جاری تھی۔۔۔۔۔۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ کہ

انہوں نے اللہ کی آیات کے بدلے تھوڑی سی قیمت لے لی، پھر لوگوں کو اس کے راستے سے روک دیا۔ بے شک وہ بہت ہی برا کام کر رہے تھے۔

خواتین حضرات

اللہ تعالیٰ کی آیات بیچنے کا کیا مطلب ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے راستے سے روکنے کا کیا مطلب ہے۔ ان کے لیے دلیل قرآن پاک سے دیکھتے ہیں۔۔۔

سورہ البقرہ آیات 77 تا 79 پارہ 1

کیا وہ علم نہیں رکھتے۔ کہ اللہ تعالیٰ کو علم ہے جو وہ چھپاتے ہیں اور وہ جو ظاہر کرتے ہیں۔ اور ان میں سے بعض اُمی بھی ہیں۔ جو کتاب کا علم نہیں رکھتے۔ اور وہ صرف جھوٹے گمان رکھتے ہیں۔ بس ہلاکت ہے۔ ان لوگوں کے لیے جو اپنے ہاتھ سے تحریر لکھتے ہیں۔ پھر کہتے ہیں۔ کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ تاکہ اس کے عوض وہ تھوڑا سا اس کے بدلے میں لیں۔ وہ ان کے لیے ہلاکت ہے۔ بس انکے جو ہاتھوں نے لکھ رکھا ہے۔ اور ان کے لیے ہلاکت ہے۔ اس میں وہ جو کچھ اس میں کماتے ہیں۔

خواتین حضرات

تمام احادیث لوگوں نے اپنے ہاتھوں سے لکھیں ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ کہ یہ چھپی ہوئی وحی ہے۔ ان تمام لوگوں کے لیے تباہی ہے۔ اس کا مقصد صرف اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے روکنا ہے۔۔۔ اس کے لیے میں مثال دینا چاہوں گی۔۔۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں حکم دیا۔ فرقے نہیں بنانے اور اللہ تعالیٰ کی رسی یعنی قرآن پاک کو مظبوطی سے پکڑنا ہے۔۔ تو لوگ اپنے فرقے کی خاطر تہتر فرقوں والی حدیث کی ڈھال کے طور پر پیش کرتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کر کے

فرقہ بنا لیتے ہیں، اس طرح اللہ تعالیٰ کی آیت کو بیچ کر لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے روک دیتے ہیں۔۔۔ بے شک لوگوں کے یہ کام بہت برے ہیں۔ یعنی آپ کہہ سکتے ہیں۔ تہتر فرقوں والی حدیث پر سب کا اایمان ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے حکم پر کسی کا ایمان نہیں۔۔ یعنی ہر فرقہ اس حدیث کے بدلے میں اللہ تعالیٰ کے حکم کو بیچتا ہے۔ اور اس کے بدلے میں تھوڑا سا کماتا ہے۔ وہ ان کے لیے ہلاکت ہے۔ بس انکے جو ہاتھوں نے لکھ رکھا ہے۔ اور ان کے لیے ہلاکت ہے۔ اس بدلے میں وہ جو کچھ کماتے ہیں۔

سورہ البقرہ— آیت 41
وَآمِنُوا بِمَا أَنْزَلْتُ مُصَدِّقًا لِمَا مَعَكُمْ وَلَا تَكُونُوا أَوَّلَ كَافِرٍ بِهِ وَلَا تَشْتَرُوا بِآيَاتِي ثَمَنًا قَلِيلًا وَإِيَّايَ فَاتَّقُونِ

اردو ترجمہ:

اور جو (کتاب) میں نے نازل کی ہے اس پر ایمان لاؤ جو تمہارے پاس موجود (کتاب) کی تصدیق کرنے والی ہے، اور اس کے پہلے منکر نہ بنو، اور میری آیات کو تھوڑی قیمت کے بدلے نہ بیچو، اور مجھ ہی سے ڈرتے رہو۔

3) سورہ البقرہ— آیت 174
إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ مِنَ الْكِتَابِ وَيَشْتَرُونَ بِهِ ثَمَنًا قَلِيلًا أُولَٰئِكَ مَا يَأْكُلُونَ فِي بُطُونِهِمْ إِلَّا النَّارَ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ

اردو ترجمہ:

بے شک جو لوگ اللہ کی نازل کردہ کتاب کو چھپاتے ہیں اور اس کے بدلے تھوڑی قیمت لیتے ہیں، وہ اپنے پیٹوں میں آگ ہی بھرتے ہیں، اور قیامت کے دن اللہ نہ ان سے کلام کرے گا، نہ انہیں پاک کرے گا، اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔

4) سورہ آلِ عمران— آیت 77
إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا أُولَٰئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ

اردو ترجمہ:

بے شک جو لوگ اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے بدلے تھوڑی قیمت لے لیتے ہیں، ان کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں، اور قیامت کے دن اللہ نہ ان سے بات کرے گا، نہ ان کی طرف دیکھے گا، نہ انہیں پاک کرے گا، اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔

5) سورہ المائدہ— آیت 44
وَلَا تَشْتَرُوا بِآيَاتِي ثَمَنًا قَلِيلًا ? وَمَنْ لَمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ

اردو ترجمہ:

اور میری آیات کو تھوڑی قیمت کے بدلے نہ بیچو، اور جو اللہ کے نازل کردہ کے مطابق فیصلہ نہ کرے وہی کافر ہیں۔

خواتین حضرات

جن اماموں نے اللہ تعالیٰ نے اللہ تعالیٰ کے مقابلے ہمارے دین کو بدلا یعنی اللہ تعالیٰ نے ہمیں حکم دیا۔ کہ فرقے نہیں بنانے اور اللہ تعالیٰ کی رسی یعنی قرآن پاک کو مظبوطی سے پکڑنا ہے۔۔ تو جو لوگ اپنے فرقے کی خاطر تہتر فرقوں والی حدیث کو دلیل کے طور پر پیش کرتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کر کے فرقہ بنا لیتے ہیں، اس طرح اللہ تعالیٰ کی آیت کو بیچ کر لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے روک دیتے ہیں۔۔۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق فیصلہ نہیں کیا۔ لہذا وہ کافر ہیں۔

6) سورہ المائدہ— آیت 45
وَمَنْ لَمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ

اردو ترجمہ

اور جو اللہ کے نازل کردہ کے مطابق فیصلہ نہ کرے، وہی ظالم ہیں۔

خواتین حضرات

جن اماموں نے اللہ تعالیٰ نے اللہ تعالیٰ کے مقابلے ہمارے دین کو بدلا یعنی اللہ تعالیٰ نے ہمیں حکم دیا۔ کہ فرقے نہیں بنانے اور اللہ تعالیٰ کی رسی یعنی قرآن پاک کو مظبوطی سے پکڑنا ہے۔۔ تو جو لوگ اپنے فرقے کی خاطر تہتر فرقوں والی حدیث کو دلیل کے طور پر پیش کرتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کر کے فرقہ بنا لیتے ہیں، اس طرح اللہ تعالیٰ کی آیت کو بیچ کر لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے روک دیتے ہیں۔۔۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق

فیصلہ نہیں کیا۔لہذا وہ ظالم ہیں۔

7) سورہ المائدہ— آیت 47

عربی متن:

وَمَن لَّمْ يَحْكُم بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ

اردو ترجمہ:

اور جو اللہ کے نازل کردہ کے مطابق فیصلہ نہ کرے، وہی فاسق ہیں۔

خواتین حضرات

جن اماموں نے اللہ تعالیٰ نے اللہ تعالیٰ کے مقابلے ہمارے دین کو بدلا یعنی اللہ تعالیٰ نے ہمیں حکم دیا۔کہ فرقے نہیں بنانے اور اللہ تعالیٰ کی رسی یعنی قرآن پاک کو مظبوطی سے پکڑنا ہے۔تو جو لوگ اپنے فرقے کی خاطر تہتر فرقوں والی حدیث کو دلیل کے طور پر پیش کرتے ہیں۔اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کر کے فرقہ بنا لیتے ہیں ،اس طرح اللہ تعالیٰ کی آیت کو بیچ کر لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے روک دیتے ہیں۔۔۔یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق فیصلہ نہیں کیا۔لہذا وہ فاسق ہیں۔

قرآن پاک کا ایک صفاتی نام اللہ کا راستہ ہے۔

سورہ مزمل آیت نمبر 19 پارہ 29

''بے شک یہ قرآن تو ایک نصیحت ہے جو کوئی چاہے اپنے رب کی طرف جانے والا راستہ بنالے۔''

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کو اللہ تعالیٰ کی طرف جانے والا راستہ کہہ رہے ہیں۔یعنی قرآن پاک اللہ تعالیٰ کا راستہ ہے۔

آئیں قرآن پاک سے پھر اللہ تعالیٰ کے راستے کا جواب تلاش کرتے ہیں۔اللہ تعالیٰ سورہ ٔ دہر'' آیت نمبر 29 پارہ نمبر 29 میں جواب دیتے ہیں:

''بے شک یہ قرآن تو نصیحت ہے بس جو کوئی چاہے اپنے رب کی طرف جانے والا راستہ بنالے۔''

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کو اللہ تعالیٰ کا راستہ کہہ رہے ہیں۔

سورہ نحل آیات 88 تا 89 پارہ 14

جن لوگوں نے کفر کیا اور دوسروں کو اللہ تعالیٰ کے راستے سے روکا۔انہیں ہم عذاب پر عذاب دیں گے۔اس فساد کے بدلہ جو وہ دنیا میں کرتے رہے۔اور جس دن ہم ہر امت میں سے گواہ کھڑا کریں گے اور ان پر آپ کو گواہ لائیں گے۔اور ہم نے پر ایسی کتاب نازل کی ہے۔جس میں ہر بات کی وضاحت موجود ہے۔اور ہدایت اور رحمت اور خوشخبری ہے۔ان لوگوں کے لئے جنہوں نے فرمانبرداری اختیار کر لی ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کہہ رہے ہیں۔

جن لوگوں نے کفر کیا اور دوسروں کو اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے روکا۔انہیں ہم عذاب پر عذاب دیں گے۔اس فساد کے بدلہ جو وہ دنیا میں کرتے رہے۔اس فساد کے بدلہ جو وہ دنیا میں کرتے رہے۔

کہ اللہ تعالیٰ کہہ رہے ہیں کہ قرآن پاک میں ہر بات کی وضاحت موجود ہے۔اور ہدایت اور رحمت اور خوشخبری ہے۔ان لوگوں کے لئے جنہوں نے فرمانبرداری ی اختیار کر لی۔۔رسول ﷺ قیامت والے دن قرآن پاک کے لیے گواہی دیں گے۔کہ قرآن پاک میں ہر بات کی وضاحت موجود تھی۔اور ہدایت اور رحمت اور خوشخبری تھی۔ان لوگوں کے لئے جنہوں نے فرمانبرداری اختیار کر لی تھی۔

خواتین وحضرات!

یادرہے کہ تمام فرقہ پرست کہتے ہیں ۔کہ قرآن پاک میں ہر بات کی وضاحت نہیں ہے ۔اس اعتراض کے لیے وہ دلائل کے طور پر نماز روزہ حج زکات کا نام لیتے ہیں ۔اورالحمدللہ میں نے ان موضوعات کوقرآن پاک سے دکھایا ہے ۔کہ فرقہ پرستوں کا یہ الزام بیہودہ ہے ۔۔۔قیامت والے دن جب رسول ﷺ ان کے خلاف گواہی دیں گے کہ قرآن پاک میں ہر بات کی وضاحت تھی ۔تو یہ رسول ﷺ کو کیا جواب دیں گے ۔۔۔۔

سورہ محمد ۔آیات 1 تا 3 پارہ 26

جن لوگوں نے کفر کیا اور دوسروں کو اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے روکا اللہ تعالیٰ نے ان کے اعمال ضائع کر دیے ۔اور جو لوگ ایمان لائے اور صالح عمل کئے اور جو کچھ محمد ﷺ پر نازل ہوا ہے اس پر ایمان لائے وہی ان کے رب کی طرف سے سچ ہے اللہ تعالیٰ ان کی برائیاں دور کر دے گا اور ان کا حال درست کر دے گا یہ اس لئے کہ کافروں نے تو جھوٹ کی اطاعت کی اور ایمان والوں نے اُس سچ کی اطاعت کی جو ان کے پروردگار کی طرف سے نازل ہوا اس طرح اللہ تعالیٰ لوگوں سے ان کی مثالیں بیان کرتا ہے ۔۔۔۔

خواتین وحضرات !

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں کفر اور ایمان کی مکمل تشریح کی گئی ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جن لوگوں نے کفر کیا اور دوسروں کو اللہ تعالیٰ کے راستے سے روکا اللہ تعالیٰ نے ان کے اعمال ضائع کر دیے یعنی جن لوگوں نے قرآن پاک جیسے سچ کی اطاعت نہیں کی یعنی نافرمانی کی اور دوسروں کو بھی قرآن پاک سے روکا اللہ تعالیٰ ان کے اعمال ضائع کر دیں گے اور جو لوگ ایمان لائے یعنی جنھوں نے محمد ﷺ پر نازل ہونے والے سچ یعنی قرآن کی اطاعت کی اللہ تعالیٰ ان کے گناہوں کو مٹا دے گا اور ان کی حالت درست کر دے گا اس کی وجہ اللہ تعالیٰ یہ بیان کرتے ہیں کہ کافروں نے تو جھوٹ کی اطاعت کی اور ایمان والوں نے اس سچ یعنی قرآن پاک کی اطاعت کی ۔ جو ان کے پروردگار کی طرف سے نازل ہوا ۔ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے دونوں کی حالت کو مثالوں کے زریعے ٹھیک ٹھیک بیان کر دیا تا کہ کوئی وہم یا شک نہ رہے ۔۔

خواتین وحضرات !

یادرہے کہ تمام فرقہ پرست قرآن پاک سے روکنے والے کافر ہیں ،جبکہ قرآن پاک کی سچائی کو ماننے والے ایمان والے ہیں ۔

ایک سے گیارہ آیات تک کا مختصر خلاصہ

آپ نے دیکھا کہ ان ایات میں اللہ تعالی نے مشرک اور کافر اُن لوگوں کو کہا. جنہوں نے دین حنیفا کو تسلیم نہیں کیا تھا

خواتین وحضرات !

زہن میں رکھیں ۔کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کے مطابق رسول ﷺ کو مومنوں میں بھیجا تھا ۔جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی امت تھی ۔جس میں رسول ﷺ بھی پید ہوئے ۔

ان مشرکوں اور کافروں نے معاہدے توڑے .. انہوں نے اللہ تعالی کی ایات کو اس طرح بھیجا کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم انہیں جو بتاتے تھے وہ اس کے بجائے اپنی طرف سے کوئی تحریر لکھ کر پیش کر دیتے تھے. کہ یہ اللہ تعالیٰ کی آیات ہیں .. اس طرح لوگوں کو قرآن پاک سے روک دیا جاتا تھا .۔۔ اس کام کے بدلے میں پیسے وصول کرتے تھے ... اس طرح یہ اللہ تعالی کی ایات کو بیچ کر گھناونا کام کرتے تھے. اللہ تعالی فرماتے ہیں کہ اگر یہ توبہ کر لیں. یعنی اپنے کام سے توبہ کر لیں یعنی اللہ تعالی کی ایات کو بیان کرنے لگ جائیں اور. ہیرا پھیری نہ کریں.. تو.. یہ تمہارے دینی بھائی ہیں ۔۔

خواتین وحضرات !

زہن میں رکھیں ۔کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کے مطابق رسول ﷺ کو مومنوں میں بھیجا تھا ۔جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی امت تھی ۔جس میں رسول ﷺ بھی پید ہوئے ۔۔

سورہ توبہ کی اگلی چند آیات۔۔

آیت11:
پھر اگر وہ توبہ کر لیں، نماز قائم کریں اور زکٰوۃ دیں تو وہ دین میں تمہارے بھائی ہیں، اور ہم نے علم رکھنے والوں کے لیے آیات تفصیل سے بیان کرتے ہیں۔

آیت12:
اور اگر وہ عہد کرنے کے بعد اپنی قسمیں توڑ دیں اور تمہارے دین یعنی دینِ ابراہیمی میں طعنہ دیں۔تو کفر کے اماموں سے جنگ کرو، بے شک ان کی قسموں کی کوئی حیثیت نہیں، تاکہ وہ باز آجائیں۔

آیت13:
کیا تم ایسے لوگوں سے نہیں لڑو گے۔جنہوں نے اپنی قسمیں توڑیں اور رسول ﷺ کو نکالنے کا ارادہ کیا، اور انہوں نے ہی تم سے پہلی بار لڑائی شروع کی؟ کیا تم ان سے ڈرتے ہو؟ پس اللہ زیادہ حق رکھتا ہے۔کہ تم اس سے ڈرو، اگر تم مومن ہو۔

آیت14:
ان سے جنگ کرو، اللہ تمہارے ہاتھوں سے انہیں عذاب دے گا، انہیں ذلیل کرے گا، تمہیں ان پر فتح عطا فرمائے گا، او مومنوں کے دلوں کو ٹھنڈک پہنچائے گا۔

آیت15:
اور ان کے دلوں کے غصہ دور کر دے گا، اور اللہ جس کی چاہے توبہ قبول کرتا ہے، اور اللہ خوب جاننے والا، حکمت والا ہے۔

آیت16:
کیا تم نے یہ سمجھ رکھا ہے۔کہ تم یوں ہی چھوڑ دیے جاؤ گے، حالانکہ اللہ نے ابھی یہ معلوم نہیں کیا کہ تم میں سے کون وہ لوگ ہیں۔جنہوں نے جہاد کیا۔اور اللہ، اس کے رسول اور مومنوں کے سوا کسی کو دلی دوست نہیں بنایا؟ اور اللہ تمہارے اعمال سے خوب باخبر ہے۔

آیت17:
مشرکوں کے لیے یہ نہیں کہ وہ اللہ کی مسجدوں کو آباد کریں، حالانکہ وہ خود اپنے آپ پر کفر کی گواہی دے رہے ہیں۔ان کے اعمال ضائع ہو گئے اور وہ آگ میں ہمیشہ رہیں گے۔

آیت18:
بیشک اللہ کی مسجدوں کو وہی لوگ آباد کرتے ہیں۔جو اللہ اور یومِ آخرت پر ایمان رکھتے ہیں، نماز قائم کرتے ہیں، زکٰوۃ دیتے ہیں اور اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے۔امید ہے کہ یہی لوگ ہدایت یافتہ ہوں گے۔

خواتین حضرات

آپ نے سورہ توبہ کی چند آیات کا ترجمہ دیکھا۔۔۔یہ مسجدیں بنانے والے لوگوں کے تمام اعمال ضائع ہیں۔کیونکہ یہ دین حنیفا میں طعنے دینے والے تھے۔اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو ان کیخلاف ایکشن لینے کو کہا۔اور کفر کے ان اماموں سے جنگ کرنے کو کہا یاد رہے کہ اسلام کے امام سورہ البقرہ کی ایت نمبر 124 کے مطابق ابراہیم علیہ السلام ہیں۔

ایسے موقع شناس لوگوں کی ساری حقیقت اللہ تعالیٰ نے کھول کر رکھ دی۔۔ان تمام لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے جہاد کے زریعے آزمائش کی

۔کیونکہ یہ وہ لوگ تھے۔جنہوں نے رسول ﷺ کو نکالنے کا ارادہ کیا۔اورانہوں نے پہلے لڑائی کا اغاز کیا۔۔
اللہ تعالی نے فرمایا کہ اگر وہ عہد کرنے کے بعد اپنی قسمیں توڑ دیں اورتمہارے دین حنیفا میں طعنہ دیں. توان کے ساتھ جنگ کرو... بیشک ان کے قسموں کی کوئی حیثیت نہیں. انہوں نے اپنی قسمیں توڑیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو نکالنے کا ارادہ کیا. اس طرح ان لوگوں نے لڑائی میں پہل کی.. یعنی آغاز کیا۔۔اللہ تعالی نے فرمایا کہ کیا تم ان سے ڈرتے ہو بلکہ اللہ تعالی حق رکھتا ہے کہ تم اس سے ڈرو... اگر تم ایمان والے ہوں۔تم ان کے ساتھ جنگ کرو... اللہ تعالیٰ تمہارے ہاتھوں انہیں عذاب دے گا اور ذلیل کرے گا۔اوران پر فتح دے گا۔اور مومنوں کے دلوں کو ٹھنڈا کرے گا. ان کے دلوں کا غصہ دور کر دے گا۔

خواتین حضرات

جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی امت تھی۔جس میں رسول ﷺ بھی پید ہوئے. پھر اللہ تعالیٰ ان کی آزمائش اس لیے کی۔کہ ان میں ایمان والے اور منافقوں کو الگ الگ کر دیا جائے۔تاکہ پتہ چلے کہ رسول ﷺ کے لائے ہوئے دین حنیفا پر ایمان لانے والے اوراس کی مخالفت کرنے والے کافر اور مشرکوں کو الگ الگ کر دیا جائے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔
اللہ تعالی فرماتے ہیں کہ کیا تم نے یہ سمجھ لیا ہے کہ تم یونہی چھوڑ دیے جاؤ گے۔حالانکہ اللہ تعالی نے ابھی معلوم ہی نہیں کیا کہ تم میں سے کون لوگ ہیں۔ جنہوں نے جہاد کیا اور اللہ اوراس کے رسول اور مومنوں کے سوا کسی کو دوست نہیں بنایا۔۔اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال جانتا ہے.. اللہ تعالی فرماتے ہیں کہ مشرکوں کو یہ حق نہیں کہ وہ اللہ تعالی کی مسجدوں کو آباد کریں یعنی وہ لوگ جنہوں نے دین حنیفا کو قبول نہیں کیا۔ ان کو یہ حق نہیں ہے کہ وہ اللہ تعالی کی مسجدوں کو آباد کریں. حالانکہ وہ خود اپنے اوپر گواہی دیتے ہیں.

. خواتین حضرات

یاد رہے کہ صرف دین حنیفا والے لوگ ہی وہ لوگ ہیں جو مشرک نہیں تھے۔جنہوں نے اس دین کو ماننے سے انکار کیا۔یعنی جو دین حنیفا کو نہیں مانتا تو انہوں نے تو خود ہی اپنے اوپر گواہی دے دی کہ وہ مشرک ہیں اور وہ پھر کس طرح اللہ تعالی کی مسجدوں کو آباد کرتے ہیں. اللہ تعالی فرماتے ہیں کہ مسجدوں کو آباد کرنے کا حق ان لوگوں کا ہے جو اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں نماز قائم کرتے ہیں زکوۃ دیتے ہیں اور اللہ تعالی کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے. امید ہے کہ یہی لوگ کامیاب ہوں گے.۔۔۔
رسول ﷺ نے یہود ونصاریٰ کے مقابلے میں اس دین کی تبلیغ کی ۔۔۔
یہودیوں اور نصرانیوں نے کہا کہ یہودی یا نصرانی بن جاؤ توہدایت پا جاؤ گے۔۔۔تو ان کے جواب میں رسول ﷺ نے جواب دیا۔نہیں بلکہ ہدایت تو صرف ابراہیمؑ کی ملت کی اطاعت سے ملے گی۔ جو یکسو تھے،اور وہ مشرکوں میں سے نہ تھے۔

سورہ البقرہ— آیت نمبر 135

وَقَالُوا کُونُوا ہُودًا اَوْ نَصَارَیٰ تَہۡتَدُوا؟ قُلْ بَلْ مِلَّۃَ اِبۡرَاہِیمَ حَنِیفًا؟ وَمَا کَانَ مِنَ الۡمُشۡرِکِینَ

اردو ترجمہ

اور وہ کہتے ہیں کہ یہودی یا نصرانی بن جاؤ تو ہدایت پا جاؤ گے۔ کہہ دو: بلکہ ہم تو ابراہیمؑ کی ملت جو یکسو تھے،اور وہ مشرکوں میں سے نہ تھے۔۔۔
رسول ﷺ نے اعلان کر دیا ہے۔کہ بے شک اللہ ہی کی ہدایت اصل ہدایت ہے۔اور اگر اس علم کے آجانے کے بعد آپ نے ان کی خواہشات کی اطاعت کی تو اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں نہ کوئی آپ کا مددگار ہوگا اور نہ ہی کوئی بچانے والا۔

:سورۃالبقرہ— آیت نمبر 120

وَلَنۡ تَرۡضَیٰ عَنۡکَ الۡیَہُودُ وَلَا النَّصَارَیٰ حَتَّیٰ تَتَّبِعَ مِلَّتَہُمۡ قُلۡ إِنَّ ہُدَی اللَّہِ ہُوَ الۡہُدَیٰ وَلَئِنِ اتَّبَعۡتَ أَہۡوَاءَہُمۡ بَعۡدَ الَّذِی جَاءَکَ مِنَ الۡعِلۡمِ مَا لَکَ

مِنَ اللّٰہِ مِنۡ وَّلِیٍّ وَّلَا نَصِیۡرٍ ۔

اردو ترجمہ

اور یہود و نصاریٰ آپ سے ہرگز راضی نہ ہوں گے جب تک آپ ان کے ملت کی اطاعت نہ کریں۔ آپ ﷺ کہہ دیجیے: بے شک اللہ ہی کی ہدایت اصل ہدایت ہے۔ اور اگر اس علم کے آجانے کے بعد آپ نے ان کے خواہشات کی اطاعت کی تو اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں نہ کوئی آپ کا مددگار رہوگا اور نہ ہی کوئی بچانے والا۔

خواتین حضرات

آپ نے دیکھا۔ کہ رسول ﷺ نے قیامت تک آنے والے لوگوں کو دین حنیفا کے بارے میں بتایا۔ کہ بے شک اللہ ہی کی ہدایت اصل ہدایت ہے۔ اور اگر اس علم کے آجانے کے بعد آپ نے ان کے یعنی یہود و نصاریٰ کی خواہشات کی اطاعت کی تو اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں نہ کوئی آپ کا مددگار رہوگا اور نہ ہی کوئی بچانے والا۔

خواتین حضرات

آج تمام فرقہ پرست یہود و نصاریٰ ہیں۔ جو دین حنیفا کو نہیں مانتے۔۔۔۔۔ اا ور سنی بریلوی شعیہ میں ایمان رکھے ہوئے ہیں۔

سورہ توبہ کی اگلی چند آیات دیکھتے ہیں۔۔۔۔

آیت 19:

کیا تم نے حاجیوں کو پانی پلانے اور مسجدِ حرام کی خدمت کو اس شخص کے برابر ٹھہرا دیا ہے جو اللہ اور یومِ آخرت پر ایمان لایا اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا؟ یہ اللہ کے نزدیک برابر نہیں، اور اللہ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔

آیت 20:

جو لوگ ایمان لائے، اور ہجرت کی۔ اور اللہ کی راہ میں اپنے مالوں اور جانوں سے جہاد کیا، اللہ کے نزدیک ان کا درجہ بہت بڑا ہے، اور یہی لوگ کامیاب ہیں۔۔۔۔

.21 ان کا رب انہیں اپنی رحمت، رضامندی اور ایسی جنتوں کی خوشخبری دیتا ہے۔ جن میں ان کے لیے ہمیشہ کی نعمتیں ہیں۔

.22 وہ ان میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ بے شک اللہ کے پاس بہت بڑا اجر ہے۔

.23 اے ایمان والو! اپنے باپوں اور بھائیوں کو دوست نہ بناؤ اگر وہ ایمان پر کفر کو پسند کریں، اور جو تم میں سے انہیں دوست بنائے گا تو وہی لوگ ظالم ہیں۔

.24 کہہ دو: اگر تمہارے باپ، تمہارے بیٹے، تمہارے بھائی، تمہاری بیویاں، تمہارا خاندان، تمہارا کمایا ہوا مال، وہ تجارت۔ جس کے مندا ہونے کا تمہیں ڈر ہے، اور وہ گھر جو تمہیں پسند ہیں، تمہیں اللہ، اس کے رسول اور اس کی راہ میں جہاد سے زیادہ عزیز ہیں، تو انتظار کرو یہاں تک کہ اللہ اپنا حکم لے آئے، اور اللہ نافرمان قوم کو ہدایت نہیں دیتا۔

.25 بے شک اللہ نے تمہیں بہت سے مواقع پر مدد دی، اور حنین کے دن بھی، جب تمہیں تمھاری کثرت نے تعجب میں ڈال دیا، مگر وہ تمہارے کچھ کام نہ آئی، اور زمین اپنی وسعت کے باوجود تم پر تنگ ہوگئی، پھر تم پیٹھ پھیر کر بھاگے۔

.26 پھر اللہ نے اپنے رسول اور مومنوں پر اپنی طرف سے سکون نازل کیا، اور ایسے لشکر اتارے جو تم نے نہ دیکھے، اور کافروں کو عذاب دیا، اور یہی کافروں کی سزا ہے۔

.27 پھر اس کے بعد اللہ جس کی چاہے توبہ قبول کرتا ہے، اور اللہ بہت بخشنے والا، مہربان ہے۔

28 اے ایمان والو! مشرک ناپاک ہیں، پس اس سال کے بعد وہ مسجدِ حرام کے قریب نہ آئیں، اور اگر تمہیں تنگی کا ڈر ہو تو اللہ چاہے تو تمہیں جلد ہی اپنے فضل سے غنی کر دے گا۔ بے شک اللہ سب جاننے والا، حکمت والا ہے۔

خواتین حضرات

آپ نے سورہ توبہ کی ان آیات کا ترجمہ دیکھا۔

اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرنے کا مطلب ہے۔ قرآن پاک کے لیے جہاد کرنا۔ یاد رہے کہ اللہ کا راستہ قرآن پاک کا ایک صفاتی نام ہے۔۔ جس کو ایت کے زریعے دکھایا جا رہا ہے جبکہ تفصیل سورہ توبہ کے آخر میں دیکھیں۔

قرآن پاک کا ایک صفاتی نام اللہ کا راستہ ہے۔

سورہ مزمل آیت نمبر 19 پارہ 29

''بے شک یہ قرآن تو ایک نصیحت ہے جو کوئی چاہے اپنے رب کی طرف جانے والا راستہ بنا لے۔''

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کو اللہ تعالیٰ کی طرف جانے والا راستہ کہہ رہے ہیں۔ یعنی قرآن پاک اللہ تعالیٰ کا راستہ ہے۔

آئیں قرآن پاک سے پھر اللہ تعالیٰ کے راستے کا جواب تلاش کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سورہ ''دہر'' آیت نمبر 29 پارہ نمبر 29 میں جواب دیتے ہیں:

''بے شک یہ قرآن تو نصیحت ہے بس جو کوئی چاہے اپنے رب کی طرف جانے والا راستہ بنا لے۔''

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کو اللہ تعالیٰ کا راستہ کہہ رہے ہیں۔

سورہ ابراہیم۔ آیت 1 تا 3 پارہ 13

الف لام را۔ یہ ایک کتاب ہے جس کو ہم نے تمہاری طرف نازل کیا ہے تاکہ تم لوگوں کو اندھیروں سے نکال کر روشنی میں لاؤ ان کے رب کی اجازت سے۔ اس اللہ کے راستے پر لاؤ جو زبردست قابلِ تعریف ہے اور زمین اور آسمانوں کی تمام چیزوں کا مالک ہے اور سخت عذاب کی وجہ سے کافروں کیلئے تباہی ہے جو دنیا کی زندگی کو آخرت پر ترجیح دیتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے راستے سے لوگوں کو روکتے ہیں اور اس میں عیب تلاش کرتے ہیں یہ لوگ گمراہی میں بہت دور نکل گئے ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں دو دفعہ قرآن پاک کو اللہ تعالیٰ کا راستہ کہا گیا ہے ان آیات میں اللہ تعالیٰ رسول ﷺ فرماتے ہیں کہ اس قرآن پاک کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی اجازت سے لوگوں کو اندھیروں سے نکال کر روشنی میں لائیں اللہ تعالیٰ کے راستے پر لائیں جو زبردست خوبیوں والا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ۔ کافر یعنی فرقہ پرست اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے لوگوں کو روکتے ہیں۔ اور اس میں عیب تلاش کرتے ہیں وہ ایسے کافر اور گمراہ ہیں۔ کہ ان کیلئے سخت تباہی ہے اور وہ گمراہی میں بڑی دور نکل گئے ہیں۔

خواتین وحضرات!

فرقہ پرست لوگوں کو قرآن پاک سے منع بھی کرتے ہیں اور طرح طرح کے بہانے بنا کر روکتے ہیں مگر خود کو نہ گمراہ تسلیم کرتے ہیں اور نہ کافر۔ یہی ہمارا المیہ ہے یہی افسوسناک پہلو ہے۔

ایمان کسے کہتے ہیں۔۔۔

آئیں قرآن پاک سے تین ایک جیسی مثالوں سے ایمان کو سمجھتے ہیں۔یادر ہے کہ ہمارے لیے رسول سے مراد صرف رسول ﷺ ہیں۔کوئی محدث اگروحی کا دعویٰ کرتا ہے۔تو وہ رسول ﷺ کے مقابلے میں کوئی رسول نہیں نہ ہی اس کی کوئی حیثیت ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

مثال نمبر1:

سورہ انعام آیت نمبر 27 پارہ 7

کاش آپ انہیں دیکھیں۔جب انہیں جہنم کے کنارے کھڑا کیا جائے گا۔تو وہ کہیں گے۔کیا ہی اچھا ہوتا۔کہ ہمیں دنیا میں واپس بھیج دیا جائے۔اور ہم اپنے رب کی آیات کو کبھی نہ جھٹلائیں۔اور ایمان لانے والوں میں سے ہو جائیں۔

خواتین وحضرات:

آپ نے دیکھا کہ قرآن پاک کے مطابق قیامت والے دن جہنمی پچھتائیں گے۔کہ کیا ہی اچھا ہو۔کہ ہمیں دنیا میں واپس بھیج دیا جائے۔اور ہم اپنے رب کی آیات کو کبھی نہ جھٹلائیں۔اور ایمان لانے والوں میں سے ہو جائیں۔یعنی قرآن پاک کو سچ ماننے والوں اور اس کی اطاعت کرنے والوں میں شامل ہو جائیں۔

خواتین وحضرات:

ہم صرف اس صورت میں ایمان والے ہوں گے۔جب قرآن پاک کی اطاعت کریں گے۔۔یادر ہے کہ جو لوگ احادیث کو وحی مانتے اور اس کی اطاعت کریں گے۔انہوں رسول ﷺ کے ساتھ ان تمام محدثوں کو رسول بنالیا۔جن کی احادیث کو وحی مانتے ہیں۔۔اس طرح وہ ختم نبوت کے منکر ہیں۔

مثال نمبر2:

سورہ قصص آیت نمبر 47 پارہ 20

اگر ایسا نہ ہوتا۔کہ ان کے اعمال کی وجہ سے ان پر کوئی مصیبت نازل ہوتی۔پھر وہ کہتے۔اے ہمارے رب تو نے ہماری طرف کوئی رسول کیوں نہ بھیجا۔تا کہ ہم تیری آیات کی اطاعت کرتے۔اور ایمان لانے والوں میں شامل ہو جاتے۔

خواتین وحضرات:

آپ نے دیکھا کہ قرآن پاک کے مطابق قرآن پاک کی اطاعت کرنا ایمان کہلاتا ہے۔اور رسول کو بھیجنے کا مقصد لوگوں تک اللہ تعالیٰ کی آیات پہنچانا ہوتی ہیں۔تا کہ وہ ایمان والے بن جائیں۔

خواتین وحضرات:

ہم صرف اس صورت میں ایمان والے ہوں گے۔جب قرآن پاک کی اطاعت کریں گے۔۔یادر ہے کہ جو لوگ احادیث کو وحی مانتے اور اس کی اطاعت کریں گے۔انہوں رسول ﷺ کے ساتھ ان تمام محدثوں کو رسول بنالیا۔جن کی احادیث کو وحی مانتے ہیں۔۔۔

مثال نمبر3:

سورہ طٰہٰ آیت 134 پارہ 16

اور اگر ہم انہیں اس سے پہلے عذاب سے ہلاک کر دیتے تو وہ یہ کہہ سکتے تھے۔اے ہمارے رب تو نے ہمارے پاس رسول کیوں نہ بھیجا۔کہ ہم ذلیل وخوار ہونے سے پہلے تیری آیات کی اطاعت کر لیتے۔

خواتین وحضرات:

آپ نے دیکھا کہ قرآن پاک کے مطابق قرآن پاک کی اطاعت کرنا ایمان کہلاتا ہے۔اور رسول کو بھیجنے کا مقصد لوگوں تک اللہ تعالیٰ کی آیات پہنچانا ہوتی ہیں۔تا کہ ان آیات کی اطاعت کر کے قیامت والے دن وہ ذلیل وخوار ہونے سے بچ سکیں۔۔۔

خواتین وحضرات:

اگر ہم نے زلیل وخوار ہونے سے بچنا ہے۔تو ہمیں قرآن پاک کی اطاعت کرنا ہوگی۔

ایمان لانے کے بعد کفر کو پسند کرنے والے لوگ کون ہیں۔

فرقے بنانے والے ایمان لانے کے بعد کفر کرنے والے لوگ ہیں۔اور سنی شعیہ اس کفر پر بڑے خوش ہیں۔اور اسے بہت پسند کرتے ہیں۔اور اس کے لیے مرنے سے بھی دریغ نہیں کرتے۔

آئیں قرآن پاک کا ایک اور فیصلہ دیکھتے ہیں۔کہ فرقے بنانے والے کافر ہیں۔کیونکہ یہ ایمان لانے کے بعد پھر کافر بن جاتے ہیں۔
اللہ تعالیٰ کسی فرقے کی اطاعت کرنے والوں سے کہتے ہیں۔کہ تم کس طرح کفر یعنی میری نافرمانی کر سکتے ہو۔

سورہ آل عمران آیات 100 تا 103 کا پہلا حصہ پارہ نمبر 4

اے ایمان والو! اگر تم کسی فرقے کی اطاعت کرو گے۔اُن لوگوں میں سے جنہیں کتاب یعنی قرآن پاک دیا گیا ہے۔تو یہ تمہارے ایمان لانے کے بعد تمہیں دوباہ کفر میں پھیردیں گے۔یعنی تمھیں پھر کافر بنا دیں گے۔اور تم کفر کر بھی کیسے سکتے ہو۔جبکہ تم پر اللہ کی آیات پڑھی جاتی ہیں۔اور اللہ کا رسول ﷺ تمہارے درمیان ہے۔اور جو اللہ تعالیٰ کو مضبوطی سے تھام لے گا۔وہ ضرور سیدھے راستے کی ہدایت پالے گا ۔اے ایمان والو اللہ تعالیٰ سے ایسے ڈرو جیسے اُس سے ڈرنے کا حق ہے۔اور مرتے دم تک مسلم رہنا یعنی تمہیں فرمابرداری کی حالت میں موت آنی چاہیے ۔اور اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو۔اور فرقے نہ بنانا۔

خواتین وحضرات

آپ نے قرآن پاک کا فیصلہ سنا۔کہ فرقہ بنانے سے انسان کافر بن جاتا ہے۔یعنی ایمان لانے کے بعد پھر کفر ہو جائے گا۔
ان آیات میں اللہ تعالیٰ ایمان والوں سے خطاب کر رہے ہیں۔جنہیں کتاب یعنی قرآن پاک دیا گیا ہے۔یعنی ہم سے خطاب کر رہے ہیں۔یعنی قیامت تک آنے والے لوگوں سے خطاب کر رہے ہیں۔ایمان کا مطلب سورہ محمد کی آیات 2 تا 3 کے مطابق ہے۔قرآن پاک کو سچ ماننے والے اور اس کی اطاعت کرنے والے۔اللہ تعالیٰ ایسے ہی لوگوں سے خطاب کر رہے ہیں۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔قرآن پاک کو سچ ماننے والو اور اس کی اطاعت کرنے والو۔جن کو کتاب یعنی قرآن پاک دیا گیا ہے۔اگر تم کسی گروہ کی اطاعت کرو گے ۔تو وہ تمھیں ایمان لانے کے بعد دوبارہ کافر بنا دیں گے۔اور تم کسطرح کفر کر سکتے ہو۔جبکہ اللہ تعالیٰ کی آیات تم پر پڑھی جاتیں ہیں۔اور اللہ تعالیٰ کا رسول ﷺ بھی تمھارے درمیان موجود ہے۔اور جو اللہ تعالیٰ کو مضبوطی سے پکڑے گا۔وہ سیدھے راستے کی ہدایت پالے گا۔اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔اور اس طرح ڈرو جس طرح ڈرنے کا حق ہے۔اور تمھیں اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری یعنی مسلم کی حالت میں موت آنی چاہیے۔جس کا طریقہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لو۔اور فرقے نہ بنانا۔ یعنی اگر ہم فرقے کی حالت میں مرے تو کفر کی حالت میں موت آئے گی۔اور مسلم نہیں ہوں گے۔
ان آیات میں وہ لوگ شامل ہیں جو رسول ﷺ کے دور میں تھے۔اور وہ لوگ بھی شامل ہیں۔جو رسول ﷺ کے بعد قیامت تک آنے والے ہیں۔نہ رسول ﷺ کے زمانے میں فرقہ بنانے کی اجازت تھی۔اور نہ قیامت تک کسی کو ہے۔رسول ﷺ کے دور میں بھی اللہ تعالیٰ کی آیات کے زریعے اللہ تعالیٰ کو مضبوطی سے پکڑنے کا حکم تھا۔اور مرتے دم تک اللہ تعالیٰ کا فرمابردار رہنے کے لیے قرآن پاک کو مضبوطی سے پکڑنے کا حکم ہے۔اور اللہ تعالیٰ نے فرقہ بنانے سے منع کر دیا ہے۔کیونکہ فرقہ بنانے سے انسان دوبارہ کافر بن جاتا ہے ۔اور مسلم یعنی فرمابردار نہیں رہتا۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کا نافرمان یعنی کافر بن جاتا ہے۔
آیات کے الفاظ نوٹ کریں۔ایمان لانے کے بعد کسی گروہ کی اطاعت تمھیں دوبارہ کافر بنا دیگی۔یعنی ایمان لانے کے بعد پھر کفر ہو جائیگا۔
آپ نے قرآن پاک کا فیصلہ سنا۔کہ فرقہ بنانے سے انسان کافر بن جاتا ہے۔یعنی کفر کر لیتا ہے

خواتین وحضرات

شیطان نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی تھی۔اور آدمؑ کو سجدہ نہ کر کے کافر یعنی اللہ تعالیٰ کا نافرمان بن گیا تھا۔
تو نام نہاد مفسروں اور فرقہ پرستوں نے کونسی اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کی ہے۔اللہ تعالیٰ نے سورہ ال عمرآن کی آیات 102 تا 103 کے پہلے حصے میں حکم دیا ہے۔ اے ایمان والو اللہ تعالیٰ سے ڈرو ۔جیسا کہ ڈرنے کا حق ہے۔ مرتے دم تک مسلم رہنا۔یعنی میرا فرمابردار رہنا۔ سب مل کر اللہ تعالیٰ کی رسی یعنی قران پاک کو مظبوطی سے پکڑنا۔اور فرقے نہ بنانا۔

خواتین وحضرات

نام نہاد مفسروں اور فرقہ پرستوں نے جب فرقے بنا لیے۔تو مسلم نہ رہے۔یعنی اللہ تعالیٰ کے فرمابردار نہ رہے۔اسلام سے نکل گئے۔یعنی کافر بن گئے۔یعنی نافرمان بن گئے جس طرح شیطان نافرمان بنا تھا۔دونوں نے ایک ہی کام کیا ہے۔فرمابردار یعنی مسلم تو تب تھا۔کہ اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کر لیتا۔قرآن پاک کو مظبوطی سے پکڑ لیتا۔نام نہاد مفسروں نے شیطان کی فرمابرداری کی ہے۔شیطان کے قدموں کی اطاعت کی ہے۔اور فرقہ پرستوں نے اسی کو اپنا ولی یعنی مددگار بنا لیا۔ایسے ظالموں کے لیے بہت برا بدلہ

ہے۔انہوں نے قرآن پاک کے متضاد کام کر کے شیطان کو خوش کیا ہے۔اللہ تعالیٰ کا تو انہوں نے غضب ہی سمیٹا ہے۔

خواتین وحضرات

اللہ تعالیٰ نے کہا تھا۔کہ مجھ سے ڈرنا۔اور مرتے دم تک مسلم رہنا۔نام نہاد مفسر اللہ تعالیٰ سے بلکل نہیں ڈرے۔نہ صرف یہ کام خود کیا بلکہ اس کام کے لیے فرقے بنالیے اور نافرمان بن گئے۔نہ صرف خود یہ کام کیا بلکہ اس کو مشن بنالیا۔ تا کہ مرنے کے بعد بھی شیطان کا مشن جاری رہے۔اور شیطان کے قدموں کی اطاعت ہوتی رہے۔تو کیا آپ اللہ تعالیٰ کے دشمنوں کی اطاعت کریں گے۔نام نہاد مفسر فرقوں پر زندہ رہتے ہیں اور اسی پر مرتے ہیں۔اور رسول ﷺ کا لایا ہوا پیغام ان پر بے اثر ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ فرقہ پرست مسلم نہ بنے۔یعنی اسلام نہ لائے بلکہ کافر بن گئے۔یعنی مسلم نہ بنے اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کر کے کافر بن گئے۔حالانکہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے دونوں طریقے بتائے تھے۔مسلم بننے کا طریقہ اور کافر بننے کا طریقہ۔نام نہاد مفسروں نے کافر بننے کا طریقہ چن لیا۔

واضح دلائل قرآن پاک کا ایک صفاتی نام ہے فرقے بنانے والے ایمان لانے کے بعد کفر کرنے والے لوگ ہیں۔

سورہ آل عمران۔آیات 105 تا 108۔پارہ 4

اور تم ان لوگوں کی طرح نہ ہو جاؤ جو فرقوں میں بٹ گئے اور واضح دلائل یعنی قرآن آجانے کے بعد بھی ایک دوسرے سے اختلاف کرنے لگے اور ایسے ہی لوگوں کے لئے بہت بڑا عذاب ہے

جس دن بعض چہرے سفید ہونگے اور بعض چہرے سیاہ ہونگے تو وہ لوگ جن کے چہرے سیاہ ہوں گے۔کیا تم نے ایمان لانے کے بعد کفر کیا تھا۔

بس اپنے کفر کی وجہ سے عذاب کا مزہ چکھو اور وہ لوگ جن کے چہرے سفید ہونگے وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت میں ہوں گے اور اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

یہ اللہ تعالیٰ کی آیات ہیں جو ہم آپ کو سچائی کے ساتھ پڑھ کر سناتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق پر ظلم نہیں چاہتا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ تم ان لوگوں کی طرح نہ ہو جانا جنہوں نے قرآن پاک کو پانے کے باوجود آپس میں اختلاف کر کے فرقے بنائے۔فرقے بنانے والوں کے منہ قیامت والے دن کالے ہونگے کیونکہ انہوں نے ایمان لانے کے بعد کفر کیا ایمان یعنی اللہ تعالیٰ کی کتاب کو سچ ماننے اور اس کی اطاعت کا دعویٰ کرنے کے بعد فرقوں کی اطاعت اختیار کر لی اور اللہ تعالیٰ کی بات نا مان کر کفر کیا فرقہ بنانے والے لوگوں کے منہ قیامت والے دن کالے ہونگے اور یہ اپنے کفر کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کا عذاب چکھیں گے اور جن لوگوں کے منہ سفید ہونگے وہ ایمان والے یعنی اللہ تعالیٰ کی کتاب کو سچ ماننے اور اس کی اطاعت کرنے والے لوگ ہونگے وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت میں ہونگے اور ہمیشہ اس رحمت میں رہیں گے۔ یہ وہ لوگ ہوں گے جنہوں نے فرقے نہیں بنائے ہوں گے۔اور ایمان والی زندگی بسر کی ہوگی۔یہ اللہ تعالیٰ کی آیات ہیں جو آپ کو سچائی کے ساتھ پڑھ کر سنائیں جاتیں ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق پر ظلم کرنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتا اس لئے ہر بات ٹھیک ٹھیک بتاتا ہے۔

خواتین وحضرات

الفاظ نوٹ کریں۔ایمان لانے کے بعد کفر کیا۔بس اپنے کفر کی وجہ سے عذاب کا مزہ چکھو۔ یعنی فرقہ بنانے سے انسان دوبارہ کفر کر لیتا ہے۔یعنی دوبارہ کافر بن جاتا ہے۔

سورہ آل عمرآن آیت 149 پارہ 4

اے ایمان والو اگر تم اُن لوگوں کی اطاعت کرو گے۔جنہوں نے کفر کیا ہے۔تو وہ تمھیں الٹے پاؤں پھیر دیں گے۔پھر تم نقصان اُٹھانے والوں میں سے ہو جاؤ گے۔

خواتین وحضرات

اس آیت میں اللہ تعالیٰ ایمان والوں سے خطاب کر رہے ہیں۔ایمان کا مطلب سورہ محمد کی آیات 2 تا 3 کے مطابق ہے۔قرآن پاک کو سچ ماننے والے اور اس کی اطاعت کرنے والے۔اللہ تعالیٰ ایسے ہی لوگوں سے خطاب کر رہے ہیں۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔قرآن پاک کو سچ ماننے والو اور اس کی اطاعت کرنے والو۔اگر تم اُن لوگوں کی اطاعت کرو گے۔جنہوں نے کفر کیا ہے۔یعنی فرقے بنائے ہیں تو وہ تمھیں الٹے پاؤں پھیر دیں گے۔یعنی تمھیں دوبارہ کافر بنا دیں گے۔پھر تم نقصان اُٹھانے والوں میں سے ہو جاؤ گے۔

آیت نوٹ کریں۔کفر کرنے والے لوگ یعنی فرقے بنانے والے لوگ۔

سورہ آل عمرآن آیت 12 پارہ 3

آپ ﷺ کہہ دو۔ جنہوں نے کفر کیا ہے۔ عن قریب تم مغلوب کیے جاؤ گے۔اور جہنم کی طرف اکٹھے کیے جاؤ گے۔اور وہ بہت ہی بُرا ٹھکانہ ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔کہ ان آیات میں رسول ﷺ فرماتے ہیں۔جن لوگوں نے کفر کیا ہے۔یعنی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی ہے یعنی فرقے بنائے ہیں۔ عن قریب یہ لوگ مغلوب ہوں گے۔اور جہنم کی طرف اکٹھے کیے جائیں گے۔اور وہ بہت ہی بُرا ٹھکانہ ہے۔

--

29ان لوگوں سے لڑو جو نہ اللہ پر ایمان رکھتے ہیں نہ آخرت کے دن پر، نہ اللہ اور اس کے رسول کی حرام کی ہوئی چیزوں کو حرام سمجھتے ہیں، اور نہ سچے دین کو مانتے ہیں، ان لوگوں میں سے جنہیں کتاب یعنی قرآن پاک دیا گیا۔ یہاں تک کہ وہ اپنے ہاتھوں سے ذلت کے ساتھ جزیہ دیں۔

30. یہود کہتے ہیں عزیر اللہ کا بیٹا ہے، اور نصاریٰ کہتے ہیں مسیح اللہ کا بیٹا ہے۔ یہ ان کے منہ کی باتیں ہیں، وہ پہلے کافروں کی باتوں کی نقل کرتے ہیں۔ اللہ انہیں ہلاک کرے، کہاں بہکے جا رہے ہیں۔

31. انہوں نے اپنے علماء اور درویشوں کو اللہ کے سوا رب بنا لیا، اور مسیح ابنِ مریم کو بھی، حالانکہ انہیں حکم یہی دیا گیا تھا کہ ایک ہی معبود کی بندگی کریں۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ پاک ہے اس سے۔ جو وہ شریک بناتے ہیں۔

32. وہ چاہتے ہیں کہ اللہ کے نور کو اپنے منہ کی پھونکوں سے بجھا دیں، مگر اللہ اپنے نور کو پورا کر کے رہے گا، چاہے کافر ناپسند کریں۔

33. وہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا تاکہ اسے تمام دینوں پر غالب کرے، چاہے مشرک ناپسند کریں۔

خواتین حضرات

آپ نے سورہ توبہ کی چند آیات کا ترجمہ دیکھا۔ انڈر لائن جملوں کی وضاحت کی جا رہی ہے۔ اور ساتھ قرآن پاک سے دلائل دیے جا رہے ہیں۔۔۔ اور سورہ توبہ کے آخر میں تفصیل کے ساتھ دلائل دیے جائیں گے۔۔۔

یاد رہے کہ جو دین رسول ﷺ کو دیا گیا۔ وہی نوحؑ کو بھی دیا گیا۔ ۔ اور جس کی وصیت اللہ تعالیٰ نے ابراہیمؑ موسیٰؑ اور عیسیٰؑ کو کی تھی۔۔ اس حکم کے ساتھ۔۔ کہ تم اس دین کو قائم رکھنا اور اس میں تفرقہ نہ ڈالنا یعنی فرقے نہ بنانا۔

سورہ شوریٰ۔ آیت 13 کا پہلا حصہ۔ پارہ نمبر 25

اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے دین کی وہی شرع یعنی طریقہ مقرر کیا ہے۔ جس کی وصیت اُس نے نوحؑ کو کی تھی۔ اور جو ہم نے آپ ﷺ کو وحی کیا ہے۔ اور جس کی وصیت ہم نے ابراہیمؑ موسیٰؑ اور عیسیٰؑ کو کی تھی۔ کہ تم اس دین کو قائم رکھنا اور اس میں تفرقہ نہ ڈالنا یعنی فرقے نہ بنانا۔

آئیں سچے دین اور درست اور سیدھے دین کو دیکھتے ہیں، جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ رسول ﷺ کو بھیجا۔ اس دین کو سب دینوں پر غالب کرنا مقصود تھا۔۔۔۔ جبکہ فرقے بنانے والے مشرک ہیں۔

سورۃ الروم۔ آیات 30 تا 32

ترجمہ:

پس یکسو ہو کر اپنا چہرہ اس دین کی طرف قائم رکھو، اللہ کی اس فطرت کے مطابق جس پر اس نے لوگوں کو پیدا کیا ہے۔ اللہ کی بنائی ہوئی ساخت میں کوئی تبدیلی نہیں۔ یہی درست دین ہے، لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔

اسی کی طرف رجوع کیے رہو، اس سے ڈرو، نماز قائم کرو اور مشرکوں میں سے نہ ہو جانا۔۔۔

ان لوگوں میں سے جنہوں نے اپنے دین کو فرقوں میں بانٹ لیا اور گروہ گروہ بن گئے، ہر گروہ اپنے پاس کی چیز پر خوش ہے۔

درست دین بس اتنا سا ہی ہے۔ یعنی جو سورۃ البیّنہ میں موجود ہے۔۔۔۔ اور انہیں اس کے سوا کوئی حکم نہیں دیا گیا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی بندگی کریں، اسی کے لیے دین کو خالص رکھتے ہوئے، یکسو ہو کر، اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں، اور یہ درست دین ہے۔

نور یعنی روشنی قرآن پاک کا ایک صفاتی نام ہے۔

سورہ ابراہیم ۔آیت 1 پارہ 13

الر۔ یہ ایک کتاب ہے جس کو ہم نے تمہاری طرف نازل کیا ہے تا کہ تم لوگوں کو اندھیروں سے روشنی میں لاؤ ان کے رب کی اجازت سے۔ اس اللہ تعالیٰ کے راستے پر لاؤ۔ جو زبردست قابل تعریف ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کو روشنی کہہ رہے ہیں اور رسول ﷺ سے فرماتے ہیں کہ لوگوں کے رب کی اجازت سے لوگوں کو قرآن پاک ذریعے اندھیروں سے نکال کر روشنی میں لاؤ یعنی اللہ کے راستے پر لاؤ۔ جو زبردست قابل تعریف ہے۔

آپ نے دیکھا۔ کہ اللہ تعالیٰ نے رسول ﷺ کو صرف قرآن پاک کے ذریعے اجازت دی۔ کہ لوگوں کو اندھیروں سے نکال کر روشنی میں لاؤ یعنی اللہ کے راستے پر لاؤ۔ اس کے علاوہ کسی اور چیز کا نام نہیں لیا۔ اور نہ کسی اور چیز سے اجازت دی۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کو روشنی کہا۔

سورۃ تغابن ۔آیت 8 تا 10 ۔ پارہ نمبر 28

ترجمہ:۔ پس ایمان لاؤ اللہ پر اور اس کے رسول پر اور اس روشنی پر جو ہم نے نازل کی ہے جو کچھ تم کرتے ہو اللہ تعالیٰ اس سے باخبر ہے جس دن وہ تم کو جمع ہونے کے دن اکٹھا کرے گا اور جو کوئی اللہ پر ایمان لائے گا اور نیک کام کرے گا اس کی خطائیں دور کردے گا اور اس کو ایسے باغات میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے یہ بہت بڑی کامیابی ہے اور جنہوں نے کفر کیا۔ اور ہماری آیات کو جھٹلایا یہی لوگ جہنمی ہیں جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور وہ بہت برا ٹھکانہ ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کو روشنی کہہ رہے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اللہ کو مانو اور اس کے رسول کو مانو اور اس روشنی یعنی قرآن پاک کو مانو پھر اللہ اپنے علم کی طاقت اور قدرت بتاتے ہوئے فرماتے ہیں کہ تم لوگ جو کچھ بھی کر رہے ہو اللہ تعالیٰ سب جانتا ہے یہ ایک پیکج پر مبنی پیغام ہے جو انسان کے نام ہے۔ تا کہ وہ قیامت کے دن کی تیاری کرسکے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں یہ ہار جیت کا دن ہوگا۔ جیتنے والے لوگ وہ ہوں گے جو اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے ہونگے یعنی اللہ تعالیٰ کی آیات کو سچ مانا ہوگا۔ اور اسکی اطاعت کی ہوگی۔ اللہ تعالیٰ ان کے گناہ مٹا دے گا یعنی معاف کردے گا اور جنتوں میں داخل کرے گا یہ ہے جیت، یہ ہے کامیابی اور جنہوں نے کفر کیا ہوگا۔ اور اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلایا ہوگا یہی لوگ جہنم میں ہمیشہ رہنے والے ہیں یہ ہے ہار۔ یہ ہے ناکامی کیونکہ جہنم رہنے کا ایک بہت ہی برا ٹھکانہ ہے۔

تشریح

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ

ان لوگوں سے لڑو جو نہ اللہ پر ایمان رکھتے ہیں نہ آخرت کے دن پر، نہ اللہ اور اس کے رسول کی حرام کی ہوئی چیزوں کو حرام سمجھتے ہیں،

خواتین وحضرات!

تمام فرقہ پرست احادیث کے ذریعے چیزوں کو حلال کرتے ہیں اور حرام کرتے ہیں۔ آج کل دس بارہ اور سولہ سال کی شادی پر زور دے رہے ہیں۔ اور قانون توڑنے کی بات کرتے ہیں۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے کوئی اس طرح کا حکم لاگو نہیں کیا۔ مگر لوگوں نے اپنے اپنے رہنماوں کو رب بنا رکھا ہے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے اس طرح کی کوئی روک ٹوک نہیں لگائی۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اولی الامر یعنی حکومت والے قانون بنا سکتے ہیں۔ اور یہ اختیار اللہ تعالیٰ نے صرف حکومت کو دیا ہے۔ مگر ان کو بھی اپنی پالیسی میں نرمی اختیار کرنی چاہیے۔ کہ اگر لڑکا لڑکی سولہ سال میں شادی کرنا چاہیں۔ تو ان کی پسند کو بھی مدنظر رکھا جائے۔ زبردستی نہ دین میں جائز ہے۔ اور نہ نکاح میں ۔۔۔۔۔ ہر انسان کی اپنی فطرت پر ہے کہ وہ نکاح کرنا چاہتا ہے یا نہیں۔

اللہ تعالیٰ مزید فرماتے ہیں کہ اور نہ وہ سچے دین یعنی دین حنیفا کو مانتے ہیں، ان لوگوں میں سے جنہیں کتاب یعنی قرآن پاک دیا

گیا۔ یہاں تک کہ وہ اپنے ہاتھوں سے ذلت کے ساتھ جزیہ دیں۔ یہود کہتے ہیں عزیراللہ کا بیٹا ہے، اور نصاریٰ کہتے ہیں مسیح اللہ کا بیٹا ہے۔ یہ ان کے منہ کی باتیں ہیں، وہ پہلے کافروں یعنی اللہ تعالیٰ کے نافرمانوں کی باتوں کی نقل کرتے ہیں۔ اللہ انہیں ہلاک کرے، کہاں بھٹکے جارہے ہیں۔

انہوں نے اپنے علماء اور درویشوں کو اللہ کے سوا رب بنالیا، اور مسیح ابنِ مریم کو بھی، حالانکہ انہیں حکم یہی دیا گیا تھا کہ ایک ہی معبود کی بندگی کریں۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ پاک ہے اس سے۔ جو وہ شریک بناتے ہیں۔

وہ چاہتے ہیں کہ اللہ کے نور یعنی روشنی یعنی قرآن پاک کو اپنے منہ کی پھونکوں سے بجھادیں، مگر اللہ اپنے نور کو پورا کر کے رہے گا، چاہے کافر یعنی نافرمان ناپسند کریں۔

خواتین وحضرات!

تمام فرقہ پرست یعنی اللہ تعالیٰ کے نافرمان قرآن پاک کو جھٹلانے کے لیے احادیث کا استعمال کرتے ہیں۔ اس طرح قرآن پاک کو اپنی پھونکوں کے زریعے مٹانا چاہتے ہیں۔ مگر اللہ تعالیٰ دنیا کے کونے کونے میں اپنی روشنی یعنی قرآن پاک کو پہنچا کر رہے گا۔۔ چاہے کافروں یعنی فرقہ پرستوں کو کتنا ہی ناگوار کیوں نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ وہی ہے جس نے اپنے رسول یعنی محمد ﷺ کو ہدایت یعنی قرآن اور سچے دین یعنی دینِ حنیفا کے ساتھ بھیجا تاکہ اسے تمام دینوں پر غالب کرے، چاہے مشرکوں یعنی فرقہ پرستوں کو ناگوار ہی کیوں نہ ہو۔۔

خواتین وحضرات!

آئیں دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کی روشنی ہر مدرسے اور دنیا کے کونے کونے میں پہنچادے۔ اور دینِ حنیفا کو تمام سنی شعیہ فرقوں پر غالب کرے۔۔۔ آمین

سورہ توبہ

.34 اے ایمان والو! بے شک بہت سے علماء اور درویش لوگوں کا مال ناحق کھاتے ہیں۔ اور اللہ کے راستے سے روکتے ہیں، اور جو لوگ سونا چاندی جمع کرتے ہیں اور اسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے، انہیں دردناک عذاب کی خوش خبری دے دو۔

.35 جس دن اسے جہنم کی آگ میں تپایا جائے گا، پھر اس سے ان کی پیشانیاں، پہلو اور پیٹھیں داغی جائیں گی۔ یہ ہے وہ جو تم نے اپنے لیے جمع کیا تھا، اب اپنے جمع کیے ہوئے کا مزہ چکھو۔

.36 بے شک مہینوں کی گنتی اللہ کے نزدیک بارہ ہے، اللہ کی کتاب میں، جس دن اس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا۔ ان میں سے چار حرمت والے ہیں۔ یہی درست دین ہے، پس ان میں اپنے اوپر ظلم نہ کرو، اور مشرکوں سے سب مل کر لڑو جیسے وہ تم سے سب مل کر لڑتے ہیں، اور جان لو کہ اللہ پرہیزگاروں کے ساتھ ہے۔

.37 بے شک مہینوں کو آگے پیچھے کرنا کفر میں اضافہ ہے، اس سے کافر گمراہ کیے جاتے ہیں، ایک سال اسے حلال کر لیتے ہیں اور ایک سال حرام، تاکہ اللہ کی حرام کی ہوئی گنتی پوری کر لیں، اور اللہ کی حرام کی ہوئی چیز کو حلال کر لیں۔ ان کے برے اعمال انہیں اچھے لگتے ہیں، اور اللہ کافر قوم کو ہدایت نہیں دیتا۔

خواتین حضرات

آپ نے سورہ توبہ کی چند آیات کا ترجمہ دیکھا۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو مذہبی ٹھیکداروں کے بارے میں سمجھا رہے ہیں۔ان کی اوقات دکھا رہے ہیں۔ یہ رسول ﷺ کے دور میں بھی تھے اور آج بھی ہر طرف چھائے ہوئے ہیں۔اور یہ اسلام کا نام لیتے ہیں حالانکہ یہ دین حنیفا کے مرتد ہیں۔اور اپنے اپنے فرقوں کا علم بلند کرنے کو ہی حق سمجھتے ہیں۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ مولویوں کے بارے میں بات کر رہے ہیں۔جو مذہبی ٹھیکدار بنے ہوتے ہیں۔اللہ تعالیٰ ان کا کردار دکھا رہے ہیں۔۔کہ یہ لوگوں کا مال ناحق کھاتے ہیں۔اور اللہ کے راستے یعنی قرآن پاک سے روکتے ہیں،

خواتین حضرات

جتنے مدرسے ہیں۔یہ زکات صدقات قرآن پاک کی آڑ میں لوگوں سے لیتے ہیں۔مگر ان مدرسوں میں قرآن پاک کے خلاف پراپگنڈہ کیا جاتا ہے۔۔کہ اگر قرآن پاک خود سمجھو گے تو گمراہ ہو جاؤ گے۔یا یہ کہ قرآن پاک کا علم حاصل کرنے کے چودہ علوم کا حاصل کرنا ضروری ہیں۔اس کے علاوہ قرآن پاک پر بہت سارے اختلافات بیان کرتے ہیں۔زرا ان سے پوچھیں تو پتہ چل جائیگا۔

اور سب سے بڑا فساد فتنہ یہ ہے کہ قرآن پاک کی تشریح احادیث کریں گی۔اور پھر ہر فرقہ تشریح کی مد میں احادیث کو قرآن پاک پر حاکم بنا دیتا ہے۔جیسا کہ فرقے نہ بنانے والی ایت پر تہتر فرقوں والی حدیث کو حاکم بنا کر مذہبی ٹھکیداروں نے اپنے اپنے فرقوں کو مظبوطی سے تھام رکھا ہے۔اس طرح قرآن پاک پر حدیث کو حاکم بنا دیا گیا ہے۔جبکہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ وہ اپنے حکم میں کسی کو شامل نہیں کرتا۔اگر آپ ان سے احادیث کے متعلق بات کرنا چاہیں۔تو تمام فرقے ایسے انسان پر منکر حدیث اور مرتد کا فتویٰ لگا کر اس کے قتل کا مشترکہ فتویٰ دیتے ہیں،جبکہ اللہ تعالیٰ ان فرقے بنانے والوں کو مرتد کہتا ہے۔

اللہ تعالیٰ مذہبی ٹھکیداروں کے بارے میں فرماتے ہیں کہ اور جو لوگ سونا چاندی جمع کرتے ہیں اور اسے اللہ کی راہ یعنی قرآن پاک کے لیے خرچ نہیں کرتے،انہیں دردناک عذاب کی خوش خبری دے دو۔جس دن اسے جہنم کی آگ میں تپایا جائے گا،پھر اس سے ان کی پیشانیاں،پہلو اور پیٹھیں داغی جائیں گی۔یہ ہے وہ جو تم نے اپنے لیے جمع کیا تھا،اب اپنے جمع کیے ہوئے کا مزہ چکھو۔یہ سزا ہے ان مولویوں کی جو پیسہ جمع کرتے ہیں۔زرا ان نام نہاد مولویوں کے بینک بیلنس چیک کریں۔

اللہ تعالیٰ ان مذاہبی ٹھیکداروں کی پالیسیاں بیان کر رہے ہیں کہ یہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ مزید کیا رویہ رکھتے ہیں۔اللہ تعالیٰ مذہبی ٹھکیداروں کے بارے میں فرماتے ہیں کہ

بے شک مہینوں کی گنتی اللہ کے نزدیک بارہ ہے،اللہ کی کتاب میں،جس دن اس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا۔ ان میں سے چار حرمت والے ہیں۔یہ درست دین ہے،پس ان میں اپنے اوپر ظلم نہ کرو،اور مشرکوں سے سب مل کر لڑو جیسے وہ تم سے سب مل کر لڑتے ہیں،اور جان لو کہ اللہ پرہیزگاروں کے ساتھ ہے۔بے شک مہینوں کو آگے پیچھے کرنا کفر میں اضافہ ہے،اس سے کافر گمراہ کیے جاتے ہیں،ایک سال اسے حلال کر لیتے ہیں اور ایک سال حرام،تاکہ اللہ کی حرام کی ہوئی گنتی پوری کر لیں،اور اللہ کی حرام کی ہوئی چیز کو حلال کر لیں۔ان کے برے اعمال انہیں اچھے لگتے ہیں،اور اللہ کافر قوم کو ہدایت نہیں دیتا۔

سورہ توبہ کی اگلی چند آیات

.38اے ایمان والو!تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ جب تم سے کہا جاتا ہے اللہ کی راہ میں نکلو تو تم زمین سے چمٹ جاتے ہو؟ کیا تم آخرت کے بدلے دنیا کی زندگی پر راضی ہو گئے ہو؟ دنیا کی زندگی کا فائدہ آخرت کے مقابلے میں بہت تھوڑا ہے۔۔

39. اگر تم نہ نکلو گے۔ تو اللہ تمہیں دردناک عذاب دے گا، اور تمہاری جگہ دوسری قوم لے آئے گا، اور تم اسے کچھ نقصان نہ پہنچا سکو گے، اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

40. اگر تم اس کی مدد نہ کرو۔ تو اللہ نے اس کی مدد کی، جب کافروں نے اسے نکالا، دو میں سے دوسرا، جب وہ دونوں غار میں تھے، جب وہ اپنے ساتھی سے کہہ رہا تھا۔ غم نہ کر، بے شک اللہ ہمارے ساتھ ہے۔ پھر اللہ نے اس پر اپنا سکون نازل کیا، اور ایسے لشکروں سے مدد کی جو تم نے نہ دیکھے، اور کافروں کی بات کو نیچا کر دیا، اور اللہ ہی کی بات بلند ہے، اور اللہ غالب، حکمت والا ہے۔

41. نکلو، چاہے ہلکے ہو یا بوجھل، اور اللہ کی راہ میں اپنے مالوں اور جانوں سے جہاد کرو۔ یہی تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم جانتے ہو۔

42. اگر قریب کا فائدہ اور آسان سفر ہوتا۔ تو یہ تمہارے ساتھ چل پڑتے، مگر انہوں مسافت کو ہی دور خیال کیا۔ اور عن قریب وہ اللہ کی قسمیں کھائیں گے کہ اگر ہم طاقت رکھتے تو ضرور تمہارے ساتھ نکلتے۔ وہ خود کو ہلاک کر رہے ہیں، اور اللہ جانتا ہے کہ بے شک وہ جھوٹے ہیں۔۔۔

43. اللہ تمہیں معاف کرے، تم نے انہیں کیوں اجازت دی یہاں تک کہ تم پر سچے ظاہر ہو جاتے اور تم جھوٹوں کو جان لیتے؟

44. جو لوگ اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں وہ تم سے رخصت نہیں مانگتے کہ اپنے مالوں اور جانوں سے جہاد کریں، اور اللہ پرہیزگاروں کو جانتا ہے۔

45. بے شک رخصت وہی مانگتے ہیں جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان نہیں رکھتے، اور جن کے دل شک میں پڑے ہیں، پس وہ اپنے شک میں ڈگمگا رہے ہیں۔

46. اگر وہ نکلنے کا ارادہ رکھتے تو اس کے لیے تیاری کرتے، مگر اللہ کو ان کا اٹھنا پسند نہ آیا، پس بوجھل کر دیا، اور کہا گیا کہ بیٹھنے والوں کے ساتھ بیٹھے رہو۔

47. اگر وہ تمہارے ساتھ نکلتے تو تمہارے لیے فساد کے سوا کچھ اضافہ نہ کرتے، اور تمہارے درمیان فتنہ ڈالنے کے لیے دوڑتے، اور تم میں ان کے جاسوس بھی ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ ظالموں کو خوب جانتا ہے۔

48. بیشک یہ اس سے پہلے بھی فتنہ ڈال چکے ہیں اور تمہارے کام الٹ پلٹ کرتے رہے یہاں تک کہ حق آ گیا اور اللہ کا حکم غالب ہو گیا، اور وہ ناپسند کرتے رہے۔

خواتین حضرات

آپ نے سورہ توبہ کی چند آیات کا ترجمہ دیکھا۔

آپ نے دیکھا۔ ان آیات میں اللہ تعالیٰ ایمان والے لوگوں اور دوسرے ملے جلے لوگوں کے بارے میں بات کر رہے ہیں۔ یعنی مختلف قسم کے لوگوں کے کردار دکھا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔۔

اے ایمان والو! تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ جب تم سے کہا جاتا ہے اللہ کے راستے یعنی قرآن پاک کے لیے نکلو تو تم زمین سے چمٹ جاتے ہو؟ کیا تم آخرت کے بدلے دنیا کی زندگی پر راضی ہو گئے ہو؟ دنیا کی زندگی کا فائدہ آخرت کے مقابلے میں بہت تھوڑا ہے۔۔۔

اگر تم نہ نکلو گے۔ تو اللہ تمہیں دردناک عذاب دے گا، اور تمہاری جگہ دوسری قوم لے آئے گا، اور تم اسے کچھ نقصان نہ پہنچا سکو گے، اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اگر تم اس کی مدد نہ کرو۔ تو اللہ نے اس کی مدد کی، جب کافروں نے اسے نکالا، دو میں سے دوسرا، جب وہ دونوں غار میں تھے، جب وہ اپنے ساتھی سے کہہ رہا تھا۔ غم نہ کر، بے شک اللہ ہمارے ساتھ ہے۔ پھر اللہ نے اس پر اپنا سکون نازل کیا، اور ایسے لشکروں سے مدد کی جو تم نے نہ دیکھے، اور کافروں کی بات کو نیچا کر دیا، اور اللہ ہی کی بات بلند ہے، اور اللہ غالب، حکمت والا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔۔

نکلو، چاہے ہلکے ہو یا بوجھل، اور اللہ کی راہ میں اپنے مالوں اور جانوں سے جہاد کرو۔ یہی تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم جانتے ہو۔
پھر اللہ تعالیٰ منافقوں کے بارے میں بات کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔۔
کہ اگر قریب کا فائدہ اور آسان سفر ہوتا۔ تو یہ تمہارے ساتھ چل پڑتے، مگر انہوں مسافت کو ہی دور خیال کیا۔ اور عن قریب وہ اللہ کی قسمیں کھائیں گے کہ اگر ہم طاقت رکھتے تو ضرور تمہارے ساتھ نکلتے۔ وہ خود کو ہلاک کر رہے ہیں، اور اللہ جانتا ہے کہ بے شک وہ جھوٹے ہیں۔۔۔ اللہ آپ ﷺ کو معاف کرے، آپ نے انہیں کیوں اجازت دی یہاں تک کہ آپ ﷺ پر سچے ظاہر ہو جاتے اور جھوٹوں کو بھی جان لیتے ؟

خواتین حضرات

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔۔
اللہ آپ ﷺ کو معاف کرے، آپ نے انہیں کیوں اجازت دی یہاں تک کہ آپ ﷺ پر سچے ظاہر ہو جاتے اور جھوٹوں کو بھی جان لیتے ؟

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔۔
یعنی اس لڑائی میں جو رسول ﷺ کا ساتھ دیتا۔ تو وہ ایمان والا تھا۔ اور جو طرح طرح سے معذرتیں کر کے لڑائی سے جان چھڑانے کی باتیں کرتے۔ یہ منافق مشرک اور کافر تھے۔ یہ لوگوں کی آزمائش تھی۔ جس میں پورا اترنے والا ایمان والا اور پورا نہ اترنے والا دونوں شامل تھے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔۔
جو لوگ اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں وہ تم سے رخصت نہیں مانگتے کہ اپنے مالوں اور جانوں سے جہاد کریں، اور اللہ پرہیزگاروں کو جانتا ہے۔ بے شک رخصت وہی مانگتے ہیں جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان نہیں رکھتے، اور جن کے دل شک میں پڑے ہیں، پس وہ اپنے شک میں ڈگمگا رہے ہیں۔ اگر وہ نکلنے کا ارادہ رکھتے تو اس کے لیے تیاری کرتے، مگر اللہ کو ان کا اٹھنا پسند نہ آیا، پس بوجھل کر دیا، اور کہا گیا کہ بیٹھنے والوں کے ساتھ بیٹھے رہو۔ اگر وہ تمہارے ساتھ نکلتے تو تمہارے لیے فساد کے سوا کچھ اضافہ نہ کرتے، اور تمہارے درمیان فتنہ ڈالنے کے لیے دوڑتے؛ اور تم میں ان کے جاسوس بھی ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ ظالموں کو خوب جانتا ہے۔
بیشک یہ اس سے پہلے بھی فتنہ ڈال چکے ہیں اور تمہارے کام الٹ پلٹ کرتے رہے یہاں تک کہ حق آ گیا اور اللہ کا حکم غالب ہو گیا، اور وہ ناپسند کرتے رہے۔

---

49. ان میں سے کوئی کہتا ہے مجھے اجازت دے دو اور مجھے فتنے میں نہ ڈالو۔ خبردار! وہ فتنے میں پڑ چکے ہیں، اور بیشک جہنم کافروں کو گھیرے ہوئے ہے۔
50. اگر تمہیں کوئی بھلائی پہنچے تو انہیں برا لگتا ہے، اور اگر تم پر کوئی مصیبت آئے تو کہتے ہیں ہم نے پہلے ہی اپنا کام درست کر لیا تھا، اور خوش ہو کر پلٹ جاتے ہیں۔
51. کہہ دو ہمیں ہرگز کوئی چیز نہیں پہنچتی مگر وہ جو اللہ نے ہمارے لیے لکھ دی ہے۔ وہی ہمارا کارساز ہے، اور مومنوں کو اللہ ہی پر بھروسہ کرنا چاہیے۔

52. کہہ دو: تم ہمارے بارے میں دو بھلائیوں میں سے ایک ہی کا انتظار کرتے ہو، اور ہم تمہارے بارے میں انتظار کرتے ہیں کہ اللہ تمہیں اپنے پاس سے یا ہمارے ہاتھوں سے عذاب دے۔ پس انتظار کرو، ہم بھی تمہارے ساتھ انتظار کرنے والے ہیں۔

53. کہہ دو خرچ کرو خوشی سے یا ناخوشی سے، ہرگز قبول نہ کیا جائے گا، بے شک تم نافرمان لوگ ہو۔

54. اور ان کے صدقات قبول ہونے سے انہیں اسی بات نے روکا کہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول کا انکار کیا، اور نماز کو سستی سے ادا کرتے ہیں، اور خرچ بھی کرتے ہیں تو ناخوشی سے۔

55. پس تمہیں ان کے مال اور اولاد تعجب میں نہ ڈالیں، اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ ان سے دنیا کی زندگی میں عذاب دے اور ان کی جانیں کفر کی حالت میں نکلیں۔

56. اور وہ اللہ کی قسمیں کھاتے ہیں کہ وہ تم ہی میں سے ہیں، حالانکہ وہ تم میں سے نہیں، بلکہ وہ ڈرپوک لوگ ہیں۔

57. اگر وہ کوئی پناہ کی جگہ، یا غار، یا گھسنے کی جگہ پالیں تو اس کی طرف دوڑتے ہوئے پلٹ جائیں۔

خواتین حضرات

آپ نے سورہ توبہ کی چند آیات کا ترجمہ دیکھا۔ اللہ تعالیٰ منافقوں کے بارے میں بتا رہے ہیں۔ کہ ان میں سے کوئی کہتا ہے مجھے اجازت دے دو اور مجھے فتنے میں نہ ڈالو۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔۔

خبردار! وہ فتنے یعنی وہ آزمائش میں پڑ چکے ہیں، یعنی اگر وہ جنگ میں حصہ لیں تو موت کا خوف۔ اور نہ جائیں تو اللہ تعالیٰ کی آزمائش میں فیل۔۔۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔۔

اور بیشک جہنم کافروں کو گھیرے ہوئے ہے۔ یعنی وہ تمام لوگ جنہوں نے اپنی جان و مال کے بجائے بہانہ بازی سے کام لیا وہ کافر کہلائے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔۔

اگر تمہیں کوئی بھلائی پہنچے تو انہیں برا لگتا ہے، اور اگر تم پر کوئی مصیبت آئے تو کہتے ہیں ہم نے پہلے ہی اپنا کام درست کر لیا تھا، اور خوش ہو کر پلٹ جاتے ہیں۔ کہہ دو۔ ہمیں ہرگز کوئی چیز نہیں پہنچتی مگر وہ جو اللہ نے ہمارے لیے لکھ دی ہے۔ وہی ہمارا کارساز ہے، اور مومنوں کو اللہ ہی پر بھروسہ کرنا چاہیے۔ کہہ دو: تم ہمارے بارے میں دو بھلائیوں میں سے ایک ہی کا انتظار کرتے ہو، اور ہم تمہارے بارے میں انتظار کرتے ہیں کہ اللہ تمہیں اپنے پاس سے یا ہمارے ہاتھوں سے عذاب دے۔ پس انتظار کرو، ہم بھی تمہارے ساتھ انتظار کرنے والے ہیں۔

کہہ دو خرچ کرو خوشی سے یا ناخوشی سے، ہرگز قبول نہ کیا جائے گا، بے شک تم نافرمان لوگ ہو۔

اور ان کے صدقات قبول ہونے سے انہیں اسی بات نے روکا کہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول کا انکار کیا، اور نماز کو سستی سے ادا کرتے ہیں، اور خرچ بھی کرتے ہیں تو ناخوشی سے۔

پس تمہیں ان کے مال اور اولاد تعجب میں نہ ڈالیں، اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ ان سے دنیا کی زندگی میں عذاب دے اور ان کی جانیں کفر کی حالت میں نکلیں۔ اور وہ اللہ کی قسمیں کھاتے ہیں کہ وہ تم ہی میں سے ہیں، حالانکہ وہ تم میں سے نہیں، بلکہ وہ ڈرپوک لوگ ہیں۔ اگر وہ کوئی پناہ کی جگہ، یا غار، یا گھسنے کی جگہ پالیں تو اس کی طرف دوڑتے ہوئے پلٹ جائیں۔

سورہ توبہ کی اگلی آیات

.58اور ان میں سے کچھ تم پر صدقات کی تقسیم میں الزام کرتے ہیں، اگر انہیں مل جائے تو راضی ہوتے ہیں، اور اگر نہ ملے تو ناراض ہو جاتے ہیں۔

.59اور کیا ہی اچھا ہوتا۔ اگر وہ اس پر راضی ہو جاتے جو اللہ اور اس کے رسول نے انہیں دیا، اور کہتے ہمیں اللہ کافی ہے، اللہ ہمیں اپنے فضل سے دے گا اور اس کا رسول بھی، بیشک ہم اللہ ہی کی طرف رغبت رکھنے والے ہیں۔۔

.60بیشک صدقات تو صرف، محتاجوں، مسکینوں ان پر کام کرنے والوں یعنی کارکنوں، دل جوڑنے کے لیے، غلام آزاد کرانے میں، قرض داروں کے لیے، اللہ کی راہ میں، اور مسافر کے لیے ہیں۔ یہ اللہ کی طرف سے فرض ہے، اور اللہ جاننے والا، حکمت والا ہے۔

.61اور ان میں سے کچھ نبی کو ایذا دیتے ہیں اور کہتے ہیں یہ تو کان ہیں۔ کہہ دو وہ تمہارے بھلے کے لیے کان ہیں، اللہ پر ایمان رکھتے ہیں، مومنوں کی بات مانتے ہیں، اور ایمان والوں کے لیے رحمت ہیں، اور جو لوگ اللہ کے رسول کو ایذا دیتے ہیں ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔

.62وہ تمہارے سامنے اللہ کی قسمیں کھاتے ہیں تاکہ تمہیں راضی کریں، حالانکہ اللہ اور اس کا رسول زیادہ حقدار ہیں کہ وہ انہیں راضی کریں اگر وہ مومن ہوں۔

.63 کیا وہ نہیں جانتے کہ جو اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرے گا اس کے لیے جہنم کی آگ ہے، جس میں وہ ہمیشہ رہے گا۔ یہی بڑی رسوائی ہے۔

.64منافق ڈرتے ہیں کہ ان پر کوئی سورت نازل نہ ہو جائے جو انہیں ان کے دلوں کی خبر دے دے۔ کہہ دو مذاق کرتے رہو، اللہ اسے ظاہر کر دے گا جس سے تم ڈرتے ہو۔

.65اگر تم ان سے پوچھو تو کہیں گے ہم تو یونہی باتیں اور ہنسی مذاق کر رہے تھے۔ کہہ دو: کیا تم اللہ، اس کی آیات اور اس کے رسول سے مذاق کرتے ہو؟

.66بہانے نہ بناؤ، تم ایمان لانے کے بعد کافر ہو چکے ہو۔ اگر ہم تم میں سے ایک گروہ کو معاف کر دیں تو دوسرے گروہ کو عذاب دیں گے کیونکہ وہ مجرم ہیں۔

خواتین حضرات

آپ نے سورہ توبہ کی ان آیات کا ترجمہ دیکھا۔ ان آیات میں اللہ تعالیٰ منافقوں کی بات کر رہے ہیں۔

اور ان میں سے کچھ تم پر صدقات کی تقسیم میں الزام کرتے ہیں، اگر انہیں مل جائے تو راضی ہوتے ہیں، اور اگر نہ ملے تو ناراض ہو جاتے ہیں۔ اور کیا ہی اچھا ہوتا۔ اگر وہ اس پر راضی ہو جاتے جو اللہ اور اس کے رسول نے انہیں دیا، اور کہتے ہمیں اللہ کافی ہے، اللہ ہمیں اپنے فضل سے دے گا اور اس کا رسول بھی، بیشک ہم اللہ ہی کی طرف رغبت رکھنے والے ہیں۔۔

بیشک صدقات تو صرف، محتاجوں، مسکینوں ان پر کام کرنے والوں یعنی کارکنوں، دل جوڑنے کے لیے، غلام آزاد کرانے میں، قرض داروں کے لیے، اللہ کی راہ میں یعنی قرآن پاک کے لیے، اور مسافر کے لیے ہیں۔ یہ اللہ کی طرف سے فرض ہے، اور اللہ جاننے والا، حکمت والا ہے۔

اور ان میں سے کچھ نبی کو ایذا دیتے ہیں اور کہتے ہیں یہ تو کان ہیں۔ کہہ دو وہ تمہارے بھلے کے لیے کان ہیں، اللہ پر ایمان رکھتے ہیں، مومنوں کی بات مانتے ہیں، اور ایمان والوں کے لیے رحمت ہیں، اور جو لوگ اللہ کے رسول کو ایذا دیتے ہیں ان کے لیے دردناک عذاب

ہے۔

وہ تمہارے سامنے اللہ کی قسمیں کھاتے ہیں تا کہ تمہیں راضی کریں، حالانکہ اللہ اور اس کا رسول زیادہ حقدار ہیں کہ وہ انہیں راضی کریں اگر وہ

مومن ہوں۔

خواتین حضرات

یہ وہ لوگ تھے جنہوں نے دین حنیفا کو تسلیم نہیں کیا تھا۔ یہ رسول ﷺ کے سامنے قسمیں کھا رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

وہ تمہارے سامنے اللہ کی قسمیں کھاتے ہیں تا کہ تمہیں راضی کریں، حالانکہ اللہ اور اس کا رسول یعنی ابراہیم علیہ السلام زیادہ حقدار ہیں کہ وہ انہیں راضی کریں اگر وہ مومن ہوں۔

کیا وہ نہیں جانتے کہ جو اللہ اور اس کے رسول یعنی ابراہیم علیہ السلام کی مخالفت کرے گا اس کے لیے جہنم کی آگ ہے، جس میں وہ ہمیشہ رہے گا۔ یہی بڑی رسوائی ہے۔

منافق ڈرتے ہیں کہ ان پر کوئی سورت نازل نہ ہو جائے جو انہیں ان کے دلوں کی خبر دے دے۔ کہہ دو مذاق کرتے رہو، اللہ اسے ظاہر کر دے گا جس سے تم ڈرتے ہو۔

اگر تم ان سے پوچھو تو کہیں گے ہم تو یونہی باتیں اور ہنسی مذاق کر رہے تھے۔ کہہ دو: کیا تم اللہ، اس کی آیات اور اس کے رسول سے مذاق کرتے ہو؟

بہانے نہ بناؤ، تم ایمان لانے کے بعد کافر ہو چکے ہو۔ اگر ہم تم میں سے ایک گروہ کو معاف کر دیں تو دوسرے گروہ کو عذاب دیں گے کیونکہ وہ مجرم ہیں۔

خواتین حضرات

ایمان لانے کے بعد کافر ہونے کا مطلب ہے۔ کسی فرقے کی اطاعت کر لینا۔

---

67. منافق مرد اور منافق عورتیں ایک دوسرے جیسے ہیں، برائی کا حکم دیتے ہیں، بھلائی سے روکتے ہیں، اور اپنے ہاتھ بند رکھتے ہیں۔ انہوں نے اللہ کو بھلا دیا تو اللہ نے بھی انہیں بھلا دیا۔ بے شک منافق ہی نافرمان ہیں۔

68. اللہ نے منافق مردوں، منافق عورتوں اور کافروں سے جہنم کی آگ کا وعدہ کیا ہے، جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے، وہی ان کے لیے کافی ہے، اور اللہ نے ان پر لعنت کی ہے، اور ان کے لیے دائمی عذاب ہے۔

69. تم ان لوگوں جیسے ہو جو تم سے پہلے تھے، وہ تم سے زیادہ طاقتور تھے، مال اور اولاد میں زیادہ تھے، انہوں نے اپنے حصے کا فائدہ اٹھایا، پھر تم نے بھی اپنے حصے کا فائدہ اٹھایا جیسے تم سے پہلے والوں نے اٹھایا، اور تم بھی اسی طرح مشغول ہو گئے جس طرح وہ مشغول تھے۔ یہی لوگ ہیں جن کے اعمال دنیا اور آخرت میں ضائع ہو گئے، اور یہی لوگ نقصان اٹھانے والے ہیں۔

70. کیا ان کے پاس ان سے پہلے والوں کی خبر نہیں آئی؟ نوح کی قوم، عاد، ثمود، ابراہیم کی قوم، مدین والے اور الٹی ہوئی بستیاں؟ ان کے رسول ان کے پاس واضح دلائل لے کر آئے، تو اللہ نے ان پر ظلم نہیں کیا بلکہ وہ خود ہی اپنے اوپر ظلم کرتے تھے۔

71. اور مومن مرد اور مومن عورتیں ایک دوسرے کے دوست ہیں، نیکی کا حکم دیتے ہیں، برائی سے روکتے ہیں، نماز قائم کرتے ہیں، زکوۃ

دیتے ہیں، اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں۔ یہی لوگ ہیں جن پر اللہ رحم کرے گا۔ بے شک اللہ غالب، حکمت والا ہے۔

.72 اللہ نے مومن مردوں اور مومن عورتوں سے ایسی جنتوں کا وعدہ کیا ہے جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں، جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے، اور

پاکیزہ گھروں کا ہمیشہ رہنے والی جنتوں میں، اور اللہ کی رضا سب سے بڑی ہے۔ یہی بڑی کامیابی ہے۔

.73 اے نبی! کافروں اور منافقوں سے جہاد کرو اور ان پر سختی کرو، اور ان کا ٹھکانا جہنم ہے، اور وہ بہت بری جگہ ہے۔

.74 وہ اللہ کی قسمیں کھاتے ہیں کہ انہوں نے نہیں کہا، حالانکہ انہوں نے کفر کی بات کہی، اور اسلام لانے کے بعد کافر ہو گئے، اور انہوں نے وہ ارادہ کیا جو پورا نہ کر سکے، اور انہوں نے اس بات کا انتقام لیا کہ اللہ اور اس کے رسول نے انہیں اپنے فضل سے مالدار کر دیا۔ پھر اگر وہ توبہ کر لیں تو ان کے لیے بہتر ہے، اور اگر پھر جائیں تو اللہ انہیں دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب دے گا، اور زمین میں نہ ان کا کوئی دوست ہو نہ مددگار ہوگا۔۔۔۔۔۔

.75 اور ان میں سے کچھ نے اللہ سے عہد کیا کہ اگر وہ ہمیں اپنے فضل سے دے گا تو ہم ضرور صدقہ کریں گے اور صالح بن جائیں گے۔

.76 پھر جب اللہ نے انہیں اپنے فضل سے دیا تو وہ اس میں بخل کرنے لگے اور پھر گئے۔۔۔ اور وہ منہ موڑنے والے ہی تھے۔

.77 پس اللہ نے ان کے دلوں میں نفاق ڈال دیا۔ قیامت کے دن تک، اس وجہ سے کہ انہوں نے اللہ سے وعدہ خلافی کی اور جھوٹ بولتے رہے۔

.78 کیا وہ نہیں جانتے کہ اللہ ان کے بھید اور ان کی سرگوشیاں جانتا ہے، اور یہ کہ اللہ غیب کو خوب جاننے والا ہے؟

خواتین حضرات

آپ نے سورہ توبہ کی چند آیات کا ترجمہ دیکھا۔

مومن یا ایمان والا کسے کہتے ہیں۔۔۔۔۔۔ منافق کسے کہتے ہیں۔

سورہ نساء آیت 136 تا 138 پارہ 5

اے لوگو جو ایمان لائے ہو۔ ایمان لاؤ اللہ تعالیٰ پر اور اس کے رسول ﷺ پر اور اس کتاب پر جو اُس نے نازل کی ہے۔ اور اُس کتاب پر جو اس سے پہلے نازل کی تھی۔ اور جس نے اللہ تعالیٰ اور اسکے فرشتوں کا اور اس کی کتابوں کا اور اس کے رسولوں کا انکار کیا۔ بے شک وہ گمراہی میں بڑی دور چلا گیا۔ بے شک جو لوگ ایمان لائے۔ پھر کافر ہو گئے پھر ایمان لائے پھر کافر ہو گئے۔ پھر کفر میں بڑھتے گئے تو اللہ تعالیٰ انہیں ہرگز معاف نہیں کرے گا اور نہ انہیں ہدایت کا راستہ دکھائے گا۔ منافقوں کو خوشخبری سنا دیجئے کہ ان کیلئے دردناک عذاب ہے۔

خواتین و حضرات!

ان آیات میں اللہ تعالیٰ ایمان لانے والے لوگوں کو ایمان لانا سکھا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

۔ ایمان لاؤ اللہ تعالیٰ پر اور اس کے رسول ﷺ پر اور اس کتاب پر جو اُس نے نازل کی ہے۔ اور اُس کتاب پر جو اس سے پہلے نازل کی تھی۔ اور جس نے اللہ تعالیٰ اور اسکے فرشتوں کا اور اس کی کتابوں کا اور اس کے رسولوں کا انکار کیا۔ بے شک وہ گمراہی میں بڑی دور چلا گیا۔ بے شک جو لوگ ایمان لائے۔ پھر کافر ہو گئے پھر ایمان لائے پھر کافر ہو گئے۔ پھر کفر میں بڑھتے گئے تو اللہ تعالیٰ انہیں ہرگز معاف نہیں کرے گا اور نہ انہیں ہدایت کا راستہ دکھائے گا۔ منافقوں کو خوشخبری سنا دیجئے کہ ان کیلئے دردناک عذاب ہے۔

آپ نے دیکھا کہ منافق وہ فرقہ پرست ہیں جو ایمان لانے کے بعد پھر کفر کرتے ہیں یعنی ایمان لانے کے بعد پھر کافر بن جاتے ہیں۔ ایمان یعنی قرآن پاک کو سچ ماننے اور اسکی اطاعت کا دعویٰ کرتے ہیں۔ یہ ایمان تھا۔ مگر اس کے بعد کسی فرقے کی اطاعت انہیں دوبارہ کافر بنا دیتی ہے۔ ایسے لوگ اگر قرآن پاک کو ماننے کا دعویٰ بھی کریں اور ساتھ فرقہ بھی بنائیں۔ تو یہ منافقی ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے ساتھ منافقی ہے۔

اسی لیے اللہ تعالیٰ ان کے بارے میں کہتے ہیں۔ بے شک جو لوگ ایمان لائے۔ پھر کافر ہو گئے پھر ایمان لائے پھر کافر ہو گئے۔ پھر کفر میں بڑھتے گئے تو اللہ تعالیٰ انہیں

ہرگز معاف نہیں کرے گا اور نہ انہیں ہدایت کا راستہ دکھائے گا۔ منافقوں کو خوشخبری سنا دیجئے کہ ان کیلئے دردناک عذاب ہے۔

نوٹ منافق وہ فرقہ پرست ہیں جو ایمان لانے کے بعد کفر کرتے ہیں یعنی ایمان لانے کے بعد پھر کافر بن جاتے ہیں

سورہ نساء۔آیات145 تا147۔پارہ نمبر5

بے شک منافق دوزخ کے سب سے نچلے طبقے میں ڈالے جائیں گے۔اور تم کسی کو بھی ان کا مددگار نہ پاؤ گے۔لیکن وہ لوگ جو توبہ کر لیں اور اپنی اصلاح کر لیں اور اللہ تعالیٰ کو مضبوطی سے پکڑ لیں اور اپنا دین اللہ تعالیٰ کے لیے خالص کر لیں۔تو یہ لوگ مومنوں کے ساتھ ہونگے۔اور عنقریب اللہ تعالیٰ مومنوں کو اجر عظیم دے گا اگر تم شکر کرو اور ایمان لے آؤ تو اللہ تعالیٰ نے تمہیں عذاب دیکر کیا کرنا ہے۔اللہ تعالیٰ بڑا قدر دان اور ہر بات کا علم رکھنے والا ہے۔

خواتین وحضرات!

اللہ تعالیٰ کو مضبوطی سے پکڑنے کا مطلب قرآن پاک کو مضبوطی سے پکڑنا ہے۔یعنی اللہ تعالیٰ کی رسی کو مظبوطی سے پکڑنا۔ تا کہ ہم سیدھا اللہ تعالیٰ کے ساتھ رابطے میں رہیں ۔اور اللہ تعالیٰ ایمان والوں کے گنا معاف کر دیتا ہے۔اور انہیں جنت عطا کرتا ہے۔اس کے لیے میری کتاب دیکھیں۔جنت میں جانے والے لوگ کون سے ہیں۔

خواتین وحضرات

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔کہ اللہ تعالیٰ کو مظبوطی سے پکڑو مگر فرقہ پرستوں نے اپنے فرقوں کو مضبوطی سے پکڑ رکھا ہے۔نام نہاد مفسروں کو مضبوطی سے پکڑ رکھا ہے۔

خواتین وحضرات

اب میں آپ کے سامنے سورہ منافقون اور سورہ رعد کی آیات پیش کروں گی۔ان کا مقابلہ بھی کریں گے۔تا کہ ہمیں قرآن پاک کا علم رکھنے والے اور قرآن پاک سے روکنے والے کی اوقات کا پتہ چلے۔اور ایک منافق انسان کی مکمل پہچان ہو جائے۔جن باتوں پر نشان لگا رہی ہوں۔انہیں پھر تفصیل سے دکھاؤں گی۔

سورہ منافقون آیات1 تا3 پارہ28

جب آپ ﷺ کے پاس منافق آتے ہیں۔تو کہتے ہیں کہ ہم گواہی دیتے ہیں۔کہ آپ ؐ بے شک اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔اور اللہ تعالیٰ گواہی دیتے ہیں۔کہ بیشک یہ منافق جھوٹے ہیں۔انہوں نے اپنی قسموں کو ڈھال بنا رکھا ہے۔اس طرح اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے لوگوں کو روکتے ہیں۔ بلاشبہ ان کے یہ کام بہت برے ہیں۔یہ اس لیے کہ یہ لوگ ایمان لائے اور پھر کافر ہو گئے۔تو اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں پر مہر لگا دی اب وہ کچھ نہیں سمجھتے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا، کہ جو لوگ رسول ﷺ کے لیے رسول ہونے کی قسمیں کھاتے ہیں۔اور گواہی دیتے ہیں اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو جھوٹا کہہ رہے ہیں۔منافق کہہ رہے ہیں۔کیونکہ انہوں نے اپنی قسموں کو ڈھال بنا رکھا ہے۔اور اسطرح یہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے روکتے ہیں۔یاد رہے کہ اللہ تعالیٰ کا راستہ قرآن پاک کا صفاتی نام ہے۔اس کی تفصیل پارٹ نمبر 2 میں آئیگی۔انشاء اللہ۔

خواتین وحضرات!

ایسے لوگ جو قرآن پاک سے روکتے ہیں ایسے لوگوں کو اللہ تعالیٰ منافق کہہ رہے ہیں ان کی گواہی کی کوئی اہمت نہیں ہے بلکہ انہیں جھوٹا اور منافق کہا گیا۔

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اُن لوگوں کا زکر ہے۔جنہوں نے ایمان لانے کے بعد کفر کیا۔یعنی فرقے بنائے۔یاد رہے کہ فرقہ پرستوں کی تفسیر اللہ تعا کی نافرمانی اور مخالفت پر مبنی ہوتی ہے۔اس لیے اللہ تعالیٰ انہیں کافر کہتے ہیں۔مثلاً اللہ تعالیٰ مرتے دم تک فرقہ بنانے کی اجازت نہیں دیتا۔مگر یہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کر کے ایک نئے راستے پر چل پڑتے ہیں۔اور ان کا خدا ایک نام نہاد مفسر بن جاتا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا، کہ اللہ تعالیٰ ان آیات میں منافق اور ایمان والے کے درمیان فرق واضح کر رہے ہیں۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔کہ منافق یعنی وہ لوگ جو رسول ﷺ کے لیے تو گواہیاں دیتے ہیں مگر اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے روکنے والے ہوتے ہیں۔ان کے بارے میں فرمارہے ہیں۔یاد رہے کہ تمام فرقے منافق ہیں۔کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے نافرمان ہیں۔اللہ تعالیٰ نے فرقے بنانے سے منع کیا ہے۔مگر وہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے کفر کرتے ہیں۔۔۔۔اس طرح لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے روک رکھا ہے۔۔۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا، کہ اللہ تعالیٰ ان آیات میں منافق اور ایمان والے کے درمیان فرق واضح کر رہے ہیں۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

منافق مرد اور منافق عورتیں ایک دوسرے جیسے ہیں، برائی کا حکم دیتے ہیں، بھلائی سے روکتے ہیں، اور اپنے ہاتھ بند رکھتے ہیں۔انہوں نے اللہ کو بھلا دیا تو اللہ نے بھی انہیں بھلا دیا۔بے شک منافق ہی نافرمان ہیں۔اللہ نے منافق مردوں، منافق عورتوں اور کافروں سے جہنم کی آگ کا وعدہ کیا ہے، جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے، وہی ان کے لیے کافی ہے، اور اللہ نے ان پر لعنت کی ہے، اور ان کے لیے دائمی عذاب

ہے۔
تم ان لوگوں جیسے ہو جو تم سے پہلے تھے، وہ تم سے زیادہ طاقتور تھے، مال اور اولاد میں زیادہ تھے، انہوں نے اپنے حصے کا فائدہ اٹھایا، پھر تم نے بھی اپنے حصے کا فائدہ اٹھایا جیسے تم سے پہلے والوں نے اٹھایا، اور تم بھی اسی طرح مشغول ہو گئے جس طرح وہ مشغول تھے۔ یہی لوگ ہیں جن کے اعمال دنیا اور آخرت میں ضائع ہو گئے، اور یہی لوگ نقصان اٹھانے والے ہیں۔
کیا ان کے پاس ان سے پہلے والوں کی خبر نہیں آئی؟ نوح کی قوم، عاد، ثمود، ابراہیم کی قوم، مدین والے اور الٹی ہوئی بستیاں؟ ان کے رسول ان کے پاس واضح دلائل لے کر آئے، تو اللہ نے ان پر ظلم نہیں کیا بلکہ وہ خود ہی اپنے اوپر ظلم کرتے تھے۔
اور مومن مرد اور مومن عورتیں یعنی اللہ تعالیٰ کی آیات ماننے والے مرد اور عورتیں ایک دوسرے کے دوست ہیں، نیکی کا حکم دیتے ہیں، برائی سے روکتے ہیں، نماز قائم کرتے ہیں، زکوٰۃ دیتے ہیں، اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں۔ یہی لوگ ہیں جن پر اللہ رحم کرے گا۔ بے شک اللہ غالب، حکمت والا ہے۔ بے شک اللہ نے مومن مردوں اور مومن عورتوں سے ایسی جنتوں کا وعدہ کیا ہے جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں، جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے، اور پاکیزہ گھروں کا ہمیشہ رہنے والی جنتوں میں، اور اللہ کی رضا سب سے بڑی ہے۔ یہی بڑی کامیابی ہے۔
اے نبی! کافروں اور منافقوں سے جہاد کرو اور ان پر سختی کرو، اور ان کا ٹھکانا جہنم ہے، اور وہ بہت بری جگہ ہے۔
وہ اللہ کی قسمیں کھاتے ہیں کہ انہوں نے نہیں کہا، حالانکہ انہوں نے کفر کی بات کہی، اور اسلام لانے کے بعد کافر ہو گئے یعنی ابراہیم علیہ السلام کے دین حنیفا سے مرتد ہو کر کسی فرقے پر چلے گئے، اور انہوں نے وہ ارادہ کیا جو پورا نہ کر سکے، اور انہوں نے اس بات کا انتقام لیا کہ اللہ اور اس کے رسول نے انہیں اپنے فضل سے مالدار کر دیا۔ پھر اگر وہ توبہ کر لیں تو ان کے لیے بہتر ہے، اور اگر پھر جائیں تو اللہ انہیں دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب دے گا، اور زمین میں نہ ان کا کوئی دوست ہو نہ مددگار ہوگا۔۔۔۔۔۔
اور ان میں سے کچھ نے اللہ سے عہد کیا کہ اگر وہ ہمیں اپنے فضل سے دے گا تو ہم ضرور صدقہ کریں گے اور صالح بن جائیں گے۔
پھر جب اللہ نے انہیں اپنے فضل سے دیا تو وہ اس میں بخل کرنے لگے اور پھر گئے۔۔۔ اور وہ منہ موڑنے والے ہی تھے۔
پس اللہ نے ان کے دلوں میں نفاق ڈال دیا۔ قیامت کے دن تک، اس وجہ سے کہ انہوں نے اللہ سے وعدہ خلافی کی اور جھوٹ بولتے رہے۔ کیا وہ نہیں جانتے کہ اللہ ان کے بھید اور ان کی سرگوشیاں جانتا ہے، اور یہ کہ اللہ غیب کو خوب جاننے والا ہے؟

---

79. جو لوگ خوشی سے صدقہ دینے والوں پر الزامات لگاتے ہیں اور ان پر بھی جو اپنی محنت کے سوا کچھ نہیں پاتے، تو ان کا مذاق اُڑاتے ہیں۔ تو اللہ ان کا مذاق اُڑاتا ہے، اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔
80. تم ان کے لیے بخشش مانگو یا نہ مانگو، اگر تم ان کے لیے ستر بار بھی بخشش مانگو تو اللہ انہیں ہرگز معاف نہیں کرے گا، یہ اس لیے کہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول کا انکار کیا، اور اللہ نافرمان قوم کو ہدایت نہیں دیتا۔
81. پیچھے رہ جانے والے رسولِ اللہ کے بعد بیٹھ رہنے پر خوش ہوئے، اور اللہ کی راہ میں اپنے مالوں اور جانوں سے جہاد کرنا ناپسند کیا، اور کہا گرمی میں نہ نکلو۔ کہہ دو۔ جہنم کی آگ اس سے زیادہ گرم ہے، کاش وہ سمجھتے۔

.82 پس انہیں چاہیے کہ تھوڑا ہنسیں اور زیادہ روئیں، اس بدلے کے طور پر جو وہ کماتے تھے۔
.83 پھر اگر اللہ تمہیں ان میں سے کسی گروہ کی طرف واپس لے آئے اور وہ تم سے نکلنے کی اجازت مانگیں تو کہہ دو تم میرے ساتھ کبھی نہیں نکلو گے اور نہ میرے ساتھ کسی دشمن سے لڑو گے، تم نے پہلی بار بیٹھنا پسند کیا تھا، پس اب پیچھے رہنے والوں کے ساتھ بیٹھے رہو۔
.84 اور ان میں سے کسی پر کبھی رحمت نہ پڑھو اور نہ اس کی قبر پر کھڑے ہو، بے شک انہوں نے اللہ اور اس کے رسول کا انکار کیا اور نافرمانی کی حالت میں مرے۔
.85 اور تمہیں ان کے مال اور اولاد تعجب میں نہ ڈالیں، اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ ان سے دنیا میں عذاب دے اور ان کی جانیں کفر کی حالت میں نکلیں۔
.86 اور جب کوئی سورت نازل ہوتی ہے کہ اللہ پر ایمان لاؤ اور اس کے رسول کے ساتھ جہاد کرو ۔ تو ان میں سے دولت مند لوگ تم سے اجازت مانگتے ہیں اور کہتے ہیں ہمیں چھوڑ دو کہ ہم بیٹھنے والوں کے ساتھ رہیں۔
.87 وہ پیچھے رہ جانے والوں کے ساتھ رہنے پر راضی ہو گئے، اور ان کے دلوں پر مہر لگا دی گئی، پس وہ سمجھتے نہیں۔
.88 لیکن رسول اور وہ لوگ جو اس کے ساتھ ایمان لائے۔ اپنے مالوں اور جانوں سے جہاد کرتے ہیں، اور انہی کے لیے بھلائیاں ہیں، اور وہی لوگ کامیاب ہیں۔
.89 اللہ نے ان کے لیے ایسی جنتیں تیار کر رکھی ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں، وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے۔ یہی بڑی کامیابی ہے۔

خواتین حضرات

آپ نے سورہ توبہ کی چند آیات کا ترجمہ دیکھا۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ ان لوگوں کی بات کر رہے ہیں۔ جو رسول ﷺ کے آس پاس تھے۔ جن کی آزمائش اس بات سے کی گئی۔ کہ وہ اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک کے لیے اپنی جان اور مال کے زریعے جہاد کریں۔۔ ان کا کردار کیا تھا۔ کچھ ایمان والے تھے۔ یعنی ماننے والے تھے۔۔ ان سب کا کردار اور رویہ چیک کریں۔۔۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

جو لوگ خوشی سے صدقہ دینے والوں پر الزمات لگاتے ہیں اور ان پر بھی جو اپنی محنت کے سوا کچھ نہیں پاتے، تو ان کا مذاق اُڑاتے ہیں۔ تو اللہ ان کا مذاق اُڑاتا ہے، اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔

تم ان کے لیے بخشش مانگو یا نہ مانگو، اگر تم ان کے لیے ستر بار بھی بخشش مانگو تو اللہ انہیں ہرگز معاف نہیں کرے گا، یہ اس لیے کہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول کا انکار کیا، اور اللہ نافرمان قوم کو ہدایت نہیں دیتا۔

پیچھے رہ جانے والے رسولِ اللہ کے بعد بیٹھ رہنے پر خوش ہوئے، اور اللہ کی راہ میں اپنے مالوں اور جانوں سے جہاد کرنا ناپسند کیا، اور کہا گرمی میں نہ نکلو۔ کہہ دو۔ جہنم کی آگ اس سے زیادہ گرم ہے، کاش وہ سمجھتے۔ پس انہیں چاہیے کہ تھوڑا ہنسیں اور زیادہ روئیں، اس بدلے کے طور پر جو وہ کماتے تھے۔ پھر اگر اللہ تمہیں ان میں سے کسی گروہ کی طرف واپس لے آئے اور وہ تم سے نکلنے کی اجازت مانگیں تو کہہ دو تم میرے ساتھ کبھی نہیں نکلو گے اور نہ میرے ساتھ کسی دشمن سے لڑو گے، تم نے پہلی بار بیٹھنا پسند کیا تھا، پس اب پیچھے رہنے والوں کے ساتھ بیٹھے رہو۔ اور ان میں سے کسی پر کبھی رحمت نہ پڑھو اور نہ اس کی قبر پر کھڑے ہو، بے شک انہوں نے اللہ اور اس کے رسول کا انکار کیا اور نافرمانی کی حالت میں مرے۔ اور تمہیں ان کے مال اور اولاد تعجب میں نہ ڈالیں، اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ ان سے دنیا میں عذاب دے اور ان کی جانیں کفر کی حالت میں نکلیں۔ اور جب کوئی سورت نازل ہوتی ہے کہ اللہ پر ایمان لاؤ اور اس کے رسول کے ساتھ جہاد کرو ۔ تو ان میں

سے دولت مند لوگ تم سے اجازت مانگتے ہیں اور کہتے ہیں ہمیں چھوڑ دو کہ ہم بیٹھنے والوں کے ساتھ رہیں۔
وہ پیچھے رہ جانے والوں کے ساتھ رہنے پر راضی ہوگئے، اور ان کے دلوں پر مہر لگا دی گئی، پس وہ سمجھتے نہیں۔ لیکن رسول اور وہ لوگ جو اس کے ساتھ ایمان لائے۔ اپنے مالوں اور جانوں سے جہاد کرتے ہیں، اور انہی کے لیے بھلائیاں ہیں، اور وہی لوگ کامیاب ہیں۔
اللہ نے ان کے لیے ایسی جنتیں تیار کر رکھی ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں، وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے۔ یہی بڑی کامیابی ہے۔

سورہ توبہ کی اگلی چند آیات

90. اور دیہاتیوں میں سے بہانہ کرنے والے آئے تا کہ انہیں اجازت دی جائے، اور وہ لوگ بیٹھ رہے جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول سے جھوٹ بولا۔ ان میں سے کافروں کو دردناک عذاب پہنچے گا۔
91. کمزوروں، بیماروں اور ان لوگوں پر کوئی گناہ نہیں جن کے پاس خرچ کرنے کو کچھ نہیں، جب کہ وہ اللہ اور اس کے رسول کے لیے خیر خواہی کریں۔ نیکوکاروں پر کوئی گرفت نہیں، اور اللہ بہت بخشنے والا، مہربان ہے۔
92. اور نہ ان لوگوں پر کوئی گناہ ہے۔ جب وہ آپ کے پاس آئے۔ کہ انہیں سواری دو، تم نے کہا میرے پاس تمہیں سوار کرنے کو کچھ نہیں، تو وہ اس حال میں لوٹے کہ ان کی آنکھیں آنسوؤں سے بہہ رہی تھیں کہ ان کے پاس خرچ کرنے کو کچھ نہیں۔
93. بیشک گرفت تو انہی پر ہے۔ جو مالدار ہونے کے باوجود اجازت مانگتے ہیں، وہ پیچھے رہ جانے والوں کے ساتھ رہنے پر راضی ہوگئے، اور اللہ نے ان کے دلوں پر مہر لگا دی، پس وہ نہیں جانتے۔
94. جب تم ان کے پاس لوٹو گے تو وہ تمہارے سامنے بہانے کریں گے۔ کہہ دو بہانے نہ بناؤ، ہم ہرگز تمہارا یقین نہیں کریں گے، اللہ ہمیں تمہاری خبریں بتا چکا ہے، اور اللہ اور اس کا رسول تمہارے اعمال دیکھیں گے، پھر تم غیب اور ظاہر کو جاننے والے کی طرف لوٹائے جاؤ گے، پھر وہ تمہیں بتائے گا جو تم کرتے تھے۔
95. جب تم ان کی طرف لوٹو گے تو وہ تمہارے سامنے اللہ کی قسمیں کھائیں گے تا کہ تم ان سے منہ موڑ لو، پس تم ان سے منہ موڑ لو، بے شک وہ گندے ہیں، اور ان کا ٹھکانا جہنم ہے، اس بدلے میں جو وہ کماتے تھے۔
96. وہ تمہارے سامنے قسمیں کھاتے ہیں تا کہ تم ان سے راضی ہو جاؤ، اگر تم ان سے راضی بھی ہو جاؤ تو اللہ نافرمان قوم سے راضی نہیں ہوتا۔

خواتین حضرات

آپ نے سورہ توبہ کی چند آیات کا ترجمہ دیکھا۔ ان آیات میں ان لوگوں کا زکر ہے۔ جن کی آزمائش کی گئی۔ اور وہ امتحان میں فیل ہوگئے۔ ان کی آزمائش جہاد اور مال کے زریعے ہوئی۔ ان کا کردار اور رویہ دیکھیں۔ کہ وہ کیا کر رہے تھے۔
اور دیہاتیوں میں سے بہانہ کرنے والے آئے تا کہ انہیں اجازت دی جائے، اور وہ لوگ بیٹھ رہے جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول سے جھوٹ بولا۔ ان میں سے کافروں کو دردناک عذاب پہنچے گا۔
کمزوروں، بیماروں اور ان لوگوں پر کوئی گناہ نہیں جن کے پاس خرچ کرنے کو کچھ نہیں، جب کہ وہ اللہ اور اس کے رسول کے لیے خیر خواہی کریں۔ نیکوکاروں پر کوئی گرفت نہیں، اور اللہ بہت بخشنے والا، مہربان ہے۔

اور نہ ان لوگوں پر کوئی گناہ ہے۔ جب وہ آپ کے پاس آئے۔ کہ انہیں سواری دو، تم نے کہا میرے پاس تمہیں سوار کرنے کو کچھ نہیں، تو وہ اس حال میں لوٹے کہ ان کی آنکھیں آنسوؤں سے بہہ رہی تھیں کہ ان کے پاس خرچ کرنے کو کچھ نہیں۔

بیشک گرفت تو انہی پر ہے۔ جو مالدار ہونے کے باوجود اجازت مانگتے ہیں، وہ پیچھے رہ جانے والوں کے ساتھ رہنے پر راضی ہو گئے، اور اللہ نے ان کے دلوں پر مہر لگا دی، پس وہ نہیں جانتے۔

جب تم ان کے پاس لوٹو گے تو وہ تمہارے سامنے بہانے کریں گے۔ کہہ دو بہانے نہ بناؤ، ہم ہرگز تمہارا یقین نہیں کریں گے، اللہ ہمیں تمہاری خبریں بتا چکا ہے، اور اللہ اور اس کا رسول تمہارے اعمال دیکھیں گے، پھر تم غیب اور ظاہر کو جاننے والے کی طرف لوٹائے جاؤ گے، پھر وہ تمہیں بتائے گا جو تم کرتے تھے۔

جب تم ان کی طرف لوٹو گے تو وہ تمہارے سامنے اللہ کی قسمیں کھائیں گے تا کہ تم ان سے منہ موڑ لو، پس تم ان سے منہ موڑ لو، بے شک وہ گندے ہیں، اور ان کا ٹھکانا جہنم ہے، اس بدلے میں جو وہ کماتے تھے۔

وہ تمہارے سامنے قسمیں کھاتے ہیں تا کہ تم ان سے راضی ہو جاؤ، اگر تم ان سے راضی بھی ہو جاؤ تو اللہ نافرمان قوم سے راضی نہیں ہوتا۔

97. یہ عربی کفر اور نفاق میں زیادہ سخت ہیں، اور زیادہ اس کے لائق ہیں کہ وہ ان حدود کو نہ جانیں جو اللہ نے اپنے رسول پر نازل کی ہیں، اور اللہ سب کچھ جاننے والا، حکمت والا ہے۔

98. اور عربیوں میں سے کچھ ایسے ہیں جو اپنے خرچ کو جرمانہ سمجھتے ہیں اور تم پر زمانے کی گردشوں کا انتظار کرتے ہیں۔ انہی پر بری گردش ہے، اور اللہ سننے والا، جاننے والا ہے۔

99. اور بعض عربیوں میں سے کچھ ایسے بھی ہیں۔ جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں، اور جو کچھ خرچ کرتے ہیں اسے اللہ کے نزدیک قربت اور رسول کی رحمت کا ذریعہ سمجھتے ہیں۔ سن لو! بے شک یہ ان کے لیے قربت ہے، اللہ انہیں اپنی رحمت میں داخل کرے گا۔ بے شک اللہ بہت بخشنے والا، مہربان ہے۔

100. اور مہاجرین اور انصار میں سے سبقت کرنے والے پہلے لوگ، اور وہ جو احسان میں ان کے پیچھے چلے، اللہ ان سے راضی ہو گیا اور وہ اللہ سے راضی ہو گئے، اور اس نے ان کے لیے ایسی جنتیں تیار کی ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں، وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے۔ یہی بڑی کامیابی ہے۔

خواتین حضرات

آپ نے سورہ توبہ کی ان آیات کا ترجمہ دیکھا۔

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں۔ کہ

یہ عربی کفر اور نفاق میں بڑے سخت ہیں، اور زیادہ اس کے لائق ہیں کہ وہ ان حدود کو نہ جانیں جو اللہ نے اپنے رسول پر نازل کی ہیں، اور اللہ سب کچھ جاننے والا، حکمت والا ہے۔ یعنی ان کو پتہ ہی نہ چلے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی پر کیا نازل کیا۔ اور اس کی حدیں کیا ہیں

۔۔۔۔اورعربیوں میں سے کچھ ایسے ہیں جو اپنے خرچ کو جرمانہ سمجھتے ہیں اور تم پر زمانے کی گردشوں کا انتظار کرتے ہیں۔انہی پر بری گردش ہے،اور اللہ سننے والا، جاننے والا ہے۔اور بعض عربیوں میں سے کچھ ایسے بھی ہیں۔جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں،اور جو کچھ خرچ کرتے ہیں اسے اللہ کے نزدیک قربت اور رسول کی رحمت کا ذریعہ سمجھتے ہیں۔سن لو! بے شک یہ ان کے لیے قربت ہے،اللہ انہیں اپنی رحمت میں داخل کرے گا۔بے شک اللہ بہت بخشنے والا، مہربان ہے۔اور مہاجرین اور انصار میں سے سبقت کرنے والے پہلے لوگ،اور وہ جو احسان میں ان کے پیچھے چلے،اللہ ان سے راضی ہو گیا اور وہ اللہ سے راضی ہو گئے،اور اس نے ان کے لیے ایسی جنتیں تیار کی ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں،وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے۔یہی بڑی کامیابی ہے۔

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے دو قسم کے عربی دکھائے۔ایک وہ جو منافقت اور کفر یعنی نافرمانی میں بڑے سخت تھے۔یہ وہ لوگ تھے۔جو اسی لائق تھے۔کہ وہ قرآن پاک کی حدود کو نہ جان سکیں۔۔اور عربیوں میں سے کچھ ایسے ہیں جو اپنے خرچ کو جرمانہ سمجھتے تھے اور آپ ﷺ پر زمانے کی گردشوں کا انتظار کرتے تھے۔۔انہی پر بری گردش ہے،اور اللہ سننے والا، جاننے والا ہے۔اور دوسری قسم ان بعض عربیوں میں سے کچھ ایسے بھی تھے۔جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے تھے،اور جو کچھ خرچ کرتے تھے۔اسے اللہ تعالیٰ کے نزدیک قربت اور رسول کی رحمت کا ذریعہ سمجھتے تھے۔سن لو! بے شک یہ ان کے لیے قربت ہے،اللہ انہیں اپنی رحمت میں داخل کرے گا۔بے شک اللہ بہت بخشنے والا، مہربان ہے۔اور مہاجرین اور انصار میں سے سبقت کرنے والے پہلے لوگ،اور وہ جو احسان میں ان کے پیچھے چلے،اللہ ان سے راضی ہو گیا اور وہ اللہ سے راضی ہو گئے،اور اس نے ان کے لیے ایسی جنتیں تیار کی ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں،وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے۔یہی بڑی کامیابی ہے۔

اس ایت کو نوٹ کریں۔

احسان کرنے کا کیا مطلب ہے۔

اور مہاجرین اور انصار میں سے سبقت کرنے والے پہلے لوگ،اور وہ جو احسان میں ان کے پیچھے چلے،اللہ ان سے راضی ہو گیا اور وہ اللہ سے راضی ہو گئے،اور اس نے ان کے لیے ایسی جنتیں تیار کی ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں،وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے۔یہی بڑی کامیابی ہے۔آئیں قرآن پاک سے احسان کرنے والے لوگوں کو دیکھتے ہیں کہ وہ کیا کردار رکھتے ہیں۔

المائدہ آیات 83 تا 86 پارہ 7

اور جو کچھ رسول ؐ کی طرف نازل کیا گیا ہے۔جب اسے سنتے ہیں۔تو آپ دیکھتے ہیں کہ ان کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگتے ہیں اس لیے کہ وہ سچ کو پہچان گئے ہیں ۔کہتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار ہم ایمان لے آئے ہمارا نام گواہی دینے والوں میں لکھ لے۔آخر ہم اللہ تعالیٰ پر اور اس سچ پر جو ہمارے پاس پہنچ چکا ہے۔اس پر ایمان کیوں نہ لائیں۔اور ہم تو یہ امید رکھتے ہیں کہ ہمارا پروردگار ہمیں صالح لوگوں کے ساتھ داخل کرے گا۔بس اُن کی اس بات کے بدلے میں اللہ تعالیٰ انہیں باغات عطا کرے گا۔جس میں نہریں جاری ہونگی۔جس میں ہمیشہ رہیں گے اور احسان کرنے والوں کا یہی بدلہ ہے۔اور جن لوگوں نے کفر کیا یعنی نافرمانی کی ۔اور ہماری آیات کو جھٹلایا وہی دوزخ میں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا اللہ تعالیٰ کہہ رہے ہیں کہ جب وہ لوگ جو قرآن پاک سنتے ہیں تو آپ دیکھتے ہیں کہ ان کی آنکھوں سے آنسو بہتے ہیں۔اس لیے کہ انہوں نے سچ کو پہچان لیا ہے۔وہ کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے۔یعنی ہم قرآن پاک کو سچ سمجھتے ہیں اور اس کی اطاعت کرتے ہیں۔ہمارا نام گواہی دینے والوں میں لکھ لے۔آخر ہم اللہ تعالیٰ پر اور اس سچ پر جو ہمارے پاس پہنچ چکا ہے اس پر ایمان کیوں نہ لائیں۔یعنی اس کو سچ کیوں نہ مانیں اور اس کی اطاعت کیوں نہ کریں۔ہم تو امید رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں صالح لوگوں میں شامل کرے گا۔ان کی اس گواہی کے بدلہ میں اللہ تعالیٰ انہیں جنت عطا کرے گا۔

اب قیامت تک آنے والے جو لوگ بھی قرآن پاک کی سچائی کی گواہی دیں گے۔اور ایمان لائیں گے۔ان کی اس گواہی کے بدلے میں اللہ تعالیٰ انہیں جنت عطا کرے گا۔اور یہ احسان کرنے والے لوگ ہیں۔

سورہ زمر آیات 32 تا 36 پارہ 24

پھر اُس سے بڑا ظالم کون ہوگا۔ جو اللہ تعالی پر جھوٹ بنائے۔ اور جب سچ اس کے سامنے آیا۔ تو اسے جھٹلا دیا۔ تو کیا ایسے کافروں کا ٹھکانہ جہنم نہیں ہے۔ اور جو سچ لے کر آیا۔ اور جنھوں نے اس کو سچ مانا یعنی اس کی تصدیق کی۔ وہی لوگ پرہیز گار ہیں۔ ان کے لئے ان رب کے پاس وہ سب کچھ ہے جو وہ چاہیں گے۔ احسان کرنے والوں کا یہی بدلہ ہے۔ تا کہ اللہ تعالی ان کے برے کام جو انہوں نے کیئے ان سے دور کر دے۔ اور ان کے بہترین اعمال کا ان کو بہتر بدلہ دے۔ کیا اللہ تعالی اپنے بندے یعنی غلام کے لئے کافی نہیں ہے۔ اور یہ آپ کو اوروں سے ڈراتے ہیں۔ اللہ تعالی جس کو گمراہ کر دے۔ اس کو کوئی ہدایت دینے والا نہیں ہے۔ اور جس کو اللہ تعالی ہدایت دے اس کو کوئی گمراہ کرنے والا نہیں ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ احسان کرنے والے انسان کو دکھا رہے ہیں۔ یہ وہ انسان ہے۔ جو قرآن پاک کو سچ سمجھتا ہے۔ یعنی اس کی سچائی کی تصدیق کرتا ہے۔ وہ احسان کرنے والا ہے۔ اللہ تعالی اس کے اعمال کو بہترین اعمال کہہ رہے ہیں۔ اور یہ احسان کرنے والا انسان ہے۔ اور جو برے کام اس نے دنیا میں کیے ہوں گے۔ اللہ تعالی معاف کر کے اسے جنت کا مہمان بنائے گا۔ اور وہ جو چاہیں گے ان کو ملے گا۔ یہ ان کے اعمال کا بدلہ ہے۔

کیا اللہ تعالی اپنے بندے یعنی غلام کے لئے کافی نہیں ہے۔ ان آیات میں اللہ تعالیٰ کافروں کی بھی بات کر رہے ہیں۔ کافر قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ کے نافرمان کو کہا گیا ہے۔ یعنی فرقے بنانے والوں کو کہا گیا ہے۔ جس طرح اللہ تعالیٰ نے فرقے بنانے سے منع کیا ہے۔ نام نہاد مفسروں نے قرآن پاک کو جھٹلا کر فرقے بنائے ہیں۔ تو ایسے ہی قرآن پاک کو جھٹلانے والوں کیلیے جہنم کافی ہے۔ ان سے بڑا ظالم اور کوئی نہیں ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں۔ جنہوں نے اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بنائے ہیں۔ ان کا ٹھکانہ جہنم کافی ہے۔ جبکہ قرآن پاک کی سچائی کی تصدیق کرنے والے احسان کرنے والے ہیں۔ اور ان کے لیے جنتیں ہیں۔ اور اللہ تعالی اپنے بندے یعنی غلام کے لئے کافی ہے۔

سورہ مرسلات آیات 41 تا 50 پارہ 29

بیشک پرہیز گار اُس دن سایوں اور چشموں میں ہوں گے۔ اور میووں میں۔ جو وہ چاہیں گے۔ کھاؤ اور پیو مزے سے۔ ان عمال کے بدلے میں جو تم کیا کرتے تھے۔ بے شک ہم احسان کرنے والوں کو ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں۔ اس دن جھٹلانے والواں کے لیے تباہی ہے۔ کھاؤ اور تھوڑا فائدہ اُٹھالو۔ بیشک تم مجرم ہو۔ تباہی ہے اُس دن جھٹلانے والوں کے لیے۔ اور جب ان سے کہا جاتا تھا۔ کہ جھک جاؤ تو وہ جھکتے نہیں تھے۔ اس دن جھٹلانے والوں کے لیے تباہی ہے۔ پھر اس قرآن کے بعد وہ کس پر ایمان لائیں گے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا اللہ تعالی فرما رہے ہیں کہ اس قرآن پاک کے بعد اور کونسا کلام ایسے ہو سکتا ہے جس پر لوگ ایمان لائیں گے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں احسان کرنے والوں کا انجام دکھایا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں بیشک پرہیز گار سایوں اور چشموں میں ہوں گے۔ اور میووں میں۔ اور جو وہ چاہیں گے۔ کھاؤ اور پیو مزے سے۔ ان کاموں کے بدلے میں جو تم کرتے تھے، بے شک ہم احسان کرنے والوں کو اسی طرح بدلہ دیتے ہیں۔ تباہی ہے اس دن جھٹلانے والوں کے لیے۔ اب اس قرآن کے بعد اور کونسا کلام ہو سکتا ہے۔ جس پر ایمان لائیں گے۔

خواتین وحضرات!

جو لوگ دنیا میں قرآن پاک کے آگے نہیں جھکیں گے۔ اور اسے جھٹلائیں گے۔ ان کے لیے قیامت کا دن تباہی کا دن ہوگا۔

خواتین وحضرات!

ان تین مثالوں سے میں نے آپ کو احسان کرنے والے انسان کو دکھایا۔ امید ہے۔ کہ آپ کو احسان کرنے والا انسان قرآن پاک سے نظر آ گیا ہوگا۔

خواتین وحضرات!

جس طرح اللہ تعالیٰ نے ہمیں فرقے بنانے سے منع کیا ہے۔ ہم نے قرآن پاک کو جھٹلا کر فرقے بنائے ہیں۔ تو ایسے ہی قرآن پاک کو جھٹلانے والوں کے لیے تباہی ہے۔ یہ ظالم ہیں۔ جبکہ قرآن پاک کی سچائی کی تصدیق کرنے والے احسان کرنے والے ہیں۔ اور ان کے لیے جنتیں ہیں۔ یعنی فرقے نہ بنانے والے اور قرآن پاک کو مظبوطی سے پکڑنے والے اللہ تعالی کی بات ماننے والے ہوئے۔ اور اس طرح احسان کرنے والے ہوئے۔

پرہیز گار کسے کہتے ہیں۔

۔اللہ تعالی قرآن پاک کے اغاز میں فرماتے ہیں۔ ذٰلک الکتاب لا ریب فیہ۔ ھُدی اللمتقین۔ اللہ تعالیٰ کی وہ کتاب جس میں کوئی شک نہیں ۔جس میں پرہیز گاروں کے لیے ہدایت ہے۔ آئیں اس بات کی تصدیق قرآن پاک سے کرتے ہیں۔

ان آیات میں اللہ تعالی نے ہمیں بتایا کہ رسول ﷺ پرہیز گار ہیں۔ جو حق یعنی قرآن پاک لے کر آئے۔ اور وہ لوگ پرہیز گار ہیں۔ جو اس قرآن پاک کی سچائی کی تصدیق کریں گے۔

سورہ زمر آیات 32 تا 36 پارہ 24

پھر اُس سے بڑا ظالم کون ہوگا۔ جو اللہ تعالی پر جھوٹ بنائے۔ اور جب سچ اس کے سامنے آیا۔ تو اسے جھٹلا دیا۔ تو کیا ایسے کافروں کا ٹھکانہ جہنم نہیں ہے۔ اور جو سچ لے

کر آیا۔اور جنہوں نے اس کو سچ مانا یعنی اس کی تصدیق کی۔ وہی لوگ پرہیز گار ہیں۔ان کے لئے ان رب کے پاس وہ سب کچھ ہے جو وہ چاہیں گے۔احسان کرنے والوں کا یہی بدلہ ہے۔تا کہ اللہ تعالیٰ ان کے برے کام جوانہوں نے کئے ان سے دور کردے۔اوران کے بہترین اعمال کا ان کو بہتر بدلہ دے۔کیا اللہ تعالیٰ اپنے بندے یعنی غلام کے لئے کافی نہیں ہے۔اور یہ آپ کو اوروں سے ڈراتے ہیں۔اللہ تعالیٰ جس کو گمراہ کردے۔اس کو کوئی ہدایت دینے والا نہیں ہے۔اور جس کو اللہ تعالیٰ ہدایت دے اس کو کوئی گمراہ کرنے والا نہیں ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ احسان کرنے والے انسان کو دکھارہے ہیں۔یہ وہ انسان ہے۔جو قرآن پاک کو سچ سمجھتا ہے۔ یعنی اس کی سچائی کی تصدیق کرتا ہے۔ وہ احسان کرنے والا ہے۔اللہ تعالیٰ اس کے اعمال کو بہترین اعمال کہہ رہے ہیں۔اور یہ احسان کرنے والا انسان ہے۔ اور جو برے کام اس نے دنیا میں کیے ہوں گے۔اللہ تعالیٰ معاف کر کے اسے جنت کا مہمان بنائے گا۔ اور وہ جو چاہیں گے ان کو ملے گا۔یہ ان کے اعمال کا بدلہ ہے۔

کیا اللہ تعالیٰ اپنے بندے یعنی غلام کے لئے کافی نہیں ہے۔ان آیات میں اللہ تعالیٰ کافروں کی بھی بات کررہے ہیں۔کافر قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ کے نافرمان کو کہا گیا ہے۔یعنی فرقے بنانے والوں کو کہا گیا ہے۔جس طرح اللہ تعالیٰ نے فرقے بنانے سے منع کیا ہے۔نام نہاد مفسروں نے قرآن پاک کو جھٹلا کر فرقے بنائے ہیں۔تو ایسے ہی قرآن پاک کو جھٹلانے والوں کیلیے جہنم کافی ہے۔ان سے بڑا ظالم اور کوئی نہیں ہے۔یہ وہ لوگ ہیں۔جنہوں نے اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بنائے ہیں۔ان کا ٹھکانہ جہنم کافی ہے۔ جبکہ قرآن پاک کی سچائی کی تصدیق کرنے والے احسان کرنے والے ہیں۔اوران کے لیے جنتیں ہیں۔اور اللہ تعالیٰ اپنے بندے یعنی غلام کے لئے کافی ہے۔

.101 اور تمہارے آس پاس کے عربیوں میں سے اور مدینہ والوں میں سے کچھ منافق ہیں، جو نفاق پر اڑ گئے ہیں، تم انہیں نہیں جانتے، ہم انہیں جانتے ہیں۔ہم انہیں دو بار عذاب دیں گے، پھر وہ بڑے عذاب کی طرف لوٹائے جائیں گے۔

.102 اور کچھ اور لوگ ہیں جنہوں نے اپنے گناہوں کا اعتراف کیا، انہوں نے صالح اور برے عمل کو ملا دیا، امید ہے کہ اللہ ان کی توبہ قبول کرے۔بے شک اللہ بہت بخشنے والا، مہربان ہے۔۔۔

.103 ان کے مالوں میں سے صدقہ لے لو جس سے تم انہیں پاک کرو اور صاف کرو، اور ان کے لیے رحمت کرو، بے شک تمہاری رحمت ان کے لیے سکون ہے، اور اللہ سننے والا، جاننے والا ہے۔

.104 کیا وہ نہیں جانتے کہ اللہ ہی اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے اور صدقات لیتا ہے، اور یہ کہ اللہ بہت توبہ قبول کرنے والا، مہربان ہے؟

.105 اور کہہ دو عمل کرو، پس اللہ تمہارے عمل دیکھے گا اور اس کا رسول اور مومن بھی، اور عنقریب تم اس کی طرف لوٹائے جاؤ گے جو غیب اور ظاہر کو جاننے والا ہے، پھر وہ تمہیں بتائے گا جو تم کرتے تھے۔

.106 اور کچھ اور لوگ ہیں جن کا معاملہ اللہ کے حکم پر موقوف ہے، یا تو انہیں عذاب دے گا یا ان کی توبہ قبول کرے گا، اور اللہ سب کچھ جاننے والا، حکمت والا ہے۔

.107 اور وہ لوگ جنہوں نے نقصان پہنچانے کے لیے، کفر، کرنے کے لیے اور مومنوں کے درمیان میں اختلاف یعنی تفرقہ ڈالنے کے لیے اور اس شخص کے لیے گھات کے طور پر مسجد بنائی جو پہلے اللہ اور اس کے رسول سے لڑ چکا تھا، اور وہ ضرور قسمیں کھائیں گے کہ ہم نے بھلائی کے سوا کچھ ارادہ نہیں کیا، اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ وہ جھوٹے ہیں۔

.108 تم اس میں کبھی کھڑے نہ ہونا۔وہ مسجد جو پہلے دن سے تقویٰ پر قائم کی گئی تھی، وہ زیادہ حق دار ہے کہ تم اس میں کھڑے ہو، اس میں ایسے لوگ ہیں جو پاک رہنا پسند کرتے ہیں، اور اللہ پاک رہنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

.109 تو کیا وہ شخص بہتر ہے جس نے اپنی بنیاد اللہ کے خوف اور اس کی رضا پر رکھی، یا وہ جس نے اپنی بنیاد ڈھو کھلے کنارے پر رکھی جو اسے لے کر جہنم کی آگ میں جا گرا؟ اور اللہ ظالم قوم کو ہدایت نہیں دیتا۔

.110 ان کی بنائی ہوئی عمارت ہمیشہ ان کے دلوں میں شک بنی رہے گی، سوائے اس کے کہ ان کے دل ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں، اور اللہ

جاننے والا، حکمت والا ہے۔

خواتین حضرات

آپ نے سورہ توبہ کی ان چند آیات میں دیکھا۔ کہ اللہ تعالیٰ فرمار ہے ہیں۔ منافقوں اور توبہ کرنے والوں کے بارے میں بتارہے ہیں ۔فرق واضح کرر ہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ اور تمہارے آس پاس کے عربیوں میں سے اور مدینہ والوں میں سے کچھ منافق ہیں، جو نفاق پر اڑ گئے ہیں، تم انہیں نہیں جانتے، ہم انہیں جانتے ہیں۔ ہم انہیں دوبار عذاب دیں گے، پھر وہ بڑے عذاب کی طرف لوٹائے جائیں گے۔

اور کچھ اور لوگ ہیں جنہوں نے اپنے گناہوں کا اعتراف کیا، انہوں نے صالح اور برے عمل کو ملا دیا، امید ہے کہ اللہ ان کی توبہ قبول کرے۔ بے شک اللہ بہت بخشنے والا، مہربان ہے۔ ان کے مالوں میں سے صدقہ لے لو جس سے تم انہیں پاک کرو اور صاف کرو، اور ان کے لیے رحمت کرو، بے شک تمہاری رحمت ان کے لیے سکون ہے، اور اللہ سننے والا، جاننے والا ہے۔

کیا وہ نہیں جانتے کہ اللہ ہی اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے اور صدقات لیتا ہے، اور یہ کہ اللہ بہت توبہ قبول کرنے والا، مہربان ہے؟ اور کہہ دو عمل کرو، پس اللہ تمہارے عمل دیکھے گا اور اس کا رسول اور مومن بھی، اور عن قریب تم اس کی طرف لوٹائے جاؤ گے جو غیب اور ظاہر کو جاننے والا ہے، پھر وہ تمہیں بتائے گا جو تم کرتے تھے۔ اور کچھ اور لوگ ہیں جن کا معاملہ اللہ کے حکم پر موقوف ہے، یا تو انہیں عذاب دے گا یا ان کی توبہ قبول کرے گا، اور اللہ سب کچھ جاننے والا، حکمت والا ہے۔

خواتین حضرات

آپ نے سورہ توبہ کی ان آیات میں دیکھا۔ کہ اللہ تعالیٰ مسجد ضرار کے بارے میں فرمار ہے ہیں۔ یعنی اس مسجد کے بارے میں بتارہے ہیں۔ جو کسی نے کفر یعنی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی اور ایمان والوں کے اختلاف ڈالنے کے لیے بنائی۔ اور اس شخص کی پروٹیکشن کے لیے بنائی۔ جو پہلے اللہ اور اس کے رسول سے لڑ چکا تھا، اور وہ ضرور قسمیں کھائیں گے کہ ہم نے بھلائی کے سوا کچھ ارادہ نہیں کیا، اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ وہ جھوٹے ہیں۔۔ ایسے منافقوں کی نہ کوئی اہمیت ہے۔۔ نہ ان کی مسجدوں کی۔۔ ایسے لوگوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے گواہی دی۔ کہ وہ جھوٹے ہیں۔

اور وہ لوگ جنہوں نے نقصان پہنچانے کے لیے، کفر، کرنے کے لیے اور مومنوں کے درمیان میں اختلاف یعنی تفرقہ ڈالنے کے لیے اور اس شخص کے لیے گھات کے طور پر مسجد بنائی جو پہلے اللہ اور اس کے رسول سے لڑ چکا تھا، اور وہ ضرور قسمیں کھائیں گے کہ ہم نے بھلائی کے سوا کچھ ارادہ نہیں کیا، اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ وہ جھوٹے ہیں۔

کہ اُن لوگوں کی بات ہو رہی ہے جنہوں نے مسجد بنائی۔۔ اللہ تعالیٰ نے رسول ﷺ کو اس مسجد میں کھڑے ہونے سے روک دیا۔۔ اور رسول ﷺ کو اس مسجد میں کھڑا ہونے کی تلقین کی گئی۔ جس کی بنیاد تقویٰ یعنی پرہیز گاری پر رکھی گئی۔ یعنی وہ مسجد جس میں قرآن پاک کی تصدیق کرنے والے لوگ ہوں۔ جس نے اپنی مسجد کی بنیاد اللہ کے خوف اور اس کی رضا پر رکھی، یا وہ جس نے اپنی بنیاد کھوکھلے کنارے پر رکھی جو اسے لے کر جہنم کی آگ میں جا گرا؟ اور اللہ ظالم قوم کو ہدایت نہیں دیتا۔

ان کی بنائی ہوئی عمارت ہمیشہ ان کے دلوں میں شک بنی رہے گی، سوائے اس کے کہ ان کے دل ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں، اور اللہ جاننے والا، حکمت والا ہے۔

خواتین حضرات

یاد رہے کہ ہمارے آس پاس جتنی مسجدیں ہیں۔ سب مسجدِ ضرار ہیں۔ سب فرقہ پرستوں نے گھات کے طور پر بنا رکھی ہیں۔ جہاں قرآن پاک کی تعلیمات ناپید ہیں۔۔ وہ لوگ قرآن پاک کی تشریح ان لوگوں سے کرتے ہیں۔ جن پر سورہ توبہ میں اللہ تعالیٰ کے غضب کا اعلان

ہوا۔جنہوں نے مسجد ضرار بنائی۔جبکہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ابراہیم علیہ السلام کی ملت یعنی ساتھیوں کی اطاعت کا حکم دیا ہے۔جبکہ تمام فرقہ ہمیں ان مسجد ضرار بنانے والوں کو صحابہ کہہ کر ہمیں ان کی اطاعت کا حکم دیتا ہے۔۔یاد رہے۔کہ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ ہمیں اور رسول ﷺ کو ابراہیم کی ملت کی اطاعت کا حکم دیا۔۔۔اور رسول ﷺ نے قرآن پاک میں اس بات کا اقرار کیا۔کہ وہ ابراہیم علیہ السلام کی اطاعت کرتے ہیں۔۔۔۔

اللہ تعالیٰ نے ابراہیمؑ کی امت کو سیدھے راستے یعنی صراطِ مُستقیم کی ہدایت دی تھی۔اور انہیں منتخب کرلیا تھا۔

۱۰ سورہ نحل۔آیات 120 تا 122۔پارہ 14

بے شک ابراہیمؑ کی امت اللہ تعالیٰ کی فرمابردار یکسو یعنی حنیفا تھی۔اور وہ مشرکوں میں سے نہ تھی اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی شکر گزار تھی۔اللہ تعالیٰ نے اسے منتخب کرلیا اور سیدھے راستے کی ہدایت دی۔اور ہم نے دنیا میں ان کو بھلائی دی اور بیشک وہ اخرت میں بھی صالحین میں سے ہوں گے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں۔بے شک ابراہیمؑ کی امت اللہ تعالیٰ کی فرمابردار اور حنیفا تھی۔یعنی ان کا طریقہ یہ تھا کہ یکسو تھے یعنی صرف ایک اللہ تعالیٰ کے ہو گئے تھے۔اور مشرکوں میں سے نہ تھے۔للہ تعالیٰ کی نعمتوں کی شکر گزار تھے۔اللہ تعالیٰ نے انہیں منتخب کرلیا اور سیدھے راستے کی ہدایت دی۔اور ہم نے دنیا میں ان کو بھلائی دی اور بیشک وہ اخرت میں بھی صالحین میں سے ہوں گے۔

خواتین وحضرآت!

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کر رہی ہوں۔ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے رسول ﷺ کو وحی بھیجی کہ وہ ابراہیمؑ کی ملت کی اطاعت کریں۔

۱۱ سورہ نحل۔آیت 123۔پارہ 14

پھر ہم نے آپ ﷺ کی طرف وحی بھیجی کہ ابراہیمؑ کے ملت کی اطاعت کریں۔جو حنیفا تھی اور مشرکوں میں سے نہ تھی۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ ہم نے آپ ﷺ کو وحی کے ذریعے حکم بھیجا کہ ابراہیمؑ کے ملت کی اطاعت کریں۔جو حنیفا تھی۔اور مشرکوں میں سے نہ تھی۔

خواتین وحضرآت!

اب آپ کے سامنے جو آیت پیش کر رہی ہوں۔رسول ﷺ فرماتے ہیں۔کہ وہ ابراہیمؑ کی ملت پر ہیں۔اور یہ سیدھے راستے کی ہدایت ہے۔ان آیات میں اھدِ نا الصراط المستقیم کا مکمل جواب ہے۔

۱۲ سورہ انعام آیت 161 پارہ 8

آپ ﷺ کہہ دو۔بے شک میرے رب نے مجھے سیدھے راستے کی ہدایت کردی ہے۔وہ ایک درست دین ہے۔ابراہیم کی ملت جو حنیفا تھے۔اور مشرکوں میں سے نہ تھے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ رسول ﷺ فرما رہے ہیں کہ میرے رب نے مجھے سیدھے راستے کی ہدایت کردی ہے۔یعنی صرا طِ مُستقیم کی ہدایت پر ہوں۔جو بالکل ٹھیک دین ہے۔وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتے تھے۔

خواتین وحضرآت!

جو لوگ ابراہیمؑ کے درست دین میں اختلاف کریں گے۔وہ اپنا بوجھ خود اٹھائیں گے۔للہ تعالیٰ خود انہیں بتائے گا۔جن باتوں میں وہ اختلاف کرتے تھے۔اور جو انسان بھی عمل کرتا ہے۔تو وہ اسی کے زمہ ہے۔

۱۳ سورہ انعام آیات 161 تا 164 پارہ 8

آپ ﷺ کہہ دو۔بے شک میرے رب نے مجھے سیدھے راستے کی ہدایت کردی ہے۔ وہ ایک درست دین ہے ابراہیم کی ملت جو یکسو تھی۔اور مشرکوں میں سے نہ تھی۔آپ ﷺ کہہ دو بے شک میری نماز اور میری قربانی اور میری زندگی اور موت اللہ تعالیٰ کے لیے ہے۔جو تمام جہانوں کا رب ہے۔اُس کا کوئی شریک نہیں ہے۔اور مجھے اسی کا حکم دیا گیا ہے۔اور میں سب سے پہلے خود فرمابردار ہوں یعنی مسلم ہوں۔آپ ﷺ کہہ دو کہ کیا میں اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اور رب تلاش کروں۔حالانکہ وہ ہر چیز کا رب ہے۔اور جو انسان عمل کرتا ہے تو اسی کے زمے ہے۔اور کوئی بوجھ اُٹھانے والا دوسرے کا بوجھ نہ اُٹھائے گا۔پھر تم کو اپنے رب کی طرف جانا ہے۔پھر وہ تمھیں بتا دے گا۔جن باتوں میں تم اختلاف کرتے تھے۔

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کرنے والی ہوں۔قیامت تک آنے والے لوگوں سے رسول ﷺ خطاب کر رہے ہیں۔ یعنی اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچا رہے ہیں۔اور اللہ تعالیٰ کا حکم سنا رہے ہیں۔اور یہ اللہ تعالیٰ کا سچا حکم ہے۔کہ تم بس ابراہیمؑ کے ملت کی اطاعت کرو۔ جو حنیفا تھی۔اور مشرکوں میں سے نہ تھی۔

۱۴ سورہ آل عمران۔آیت 95۔پارہ نمبر 4

آپ ﷺ کہہ دو۔۔کہ اللہ تعالیٰ نے سچ کہا ہے۔کہ تم بس ابراہیمؑ کے ملت کی اطاعت کرو۔ جو حنیفا تھی۔اور مشرکوں میں سے نہ تھی۔

خواتین وحضرات!

یہ رسول ﷺ کا خطاب ہے رسول ﷺ فرماتے ہیں۔کہ اللہ تعالیٰ نے سچ فرمایا ہے کہ تم بس ابراہیمؑ کے ملت کی اطاعت کرو۔ جو حنیفا تھی اور مشرکوں میں سے نہ تھی۔

خواتین وحضرات!

اگر ہم اپنے فرقے چھوڑ کر ابراہیمؑ کی ملت یا امت کی اطاعت کریں گے۔تو ہم بھی مشرک نہیں ہوں گے۔

خواتین وحضرات!

ان آیات میں اسلام کا مطلب یعنی اسلام کی تعریف دیکھیں۔اس دین کو اللہ تعالیٰ نے ہمارے لیے منتخب کیا ہے۔۔

یہ طرز عمل نبی ﷺ کا بھی تھا اور حضرت ابراہیمؑ کے ساتھیوں کا بھی تھا اور اب ہمیں اس طریقے کی اطاعت کا حکم دیا جا رہا ہے۔۔۔ قیامت تک آنے والے لوگوں کو ابراہیم کی ملت کی اطاعت کا حکم دیا جا رہا ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

۱۵ سورۃ البقرہ۔آیات 130 تا 132۔پارہ نمبر 1

اب کون ہے جو ابراہیمؑ کی ملت سے منہ موڑے سوائے اُس کے جو خود ہی احمق ہو اور بے شک ہم نے اس کو دنیا میں منتخب کر لیا ہے اور آخرت میں اس کا شمار صالحین میں سے ہوگا۔

جب ان سے ان کے رب نے کہا کہ فرمابردار ہو جا یعنی اسلام لے آ تو انہوں نے کہا کہ ہم رب العالمین کے فرمابردار ہیں۔یعنی اسلام لائے۔اسی بات کی وصیت ابراہیمؑ اور یعقوبؑ نے اپنے بیٹوں کو کی۔کہ اے میرے بیٹو بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے اسی دین کو منتخب کیا ہے۔بس تم مرتے دم تک فرمابردار رہنا یعنی مسلم رہنا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ اب ایسا کون بیوقوف ہوگا جو حضرت ابراہیمؑ کی ملت سے منہ موڑے۔بے شک ہم نے ان کو دنیا میں منتخب کر لیا تھا۔اور آخرت میں ان کا شمار صالح لوگوں میں سے ہوگا۔

خواتین وحضرات!

اگر ہم اس طرز عمل کے طریقے کی اطاعت کریں گے۔تو ہمارا بھی شمار صالح لوگوں میں ہوگا یاد رہے کہ ابراہیمؑ کی ملت کی اطاعت رسول ﷺ بھی کرتے تھے اور ہمیں بھی حکم دیا گیا ہے۔

خواتین وحضرات!

اب آپ کے سامنے جو آیت پیش کر رہی ہوں۔اس آیت میں اللہ تعالیٰ اُس انسان کے دین کو سب سے بہتر کہہ رہے ہیں۔یعنی تعریف کر رہے ہیں۔ جو ابراہیمؑ کی ملت کی اطاعت کرنے والا ہوگا۔

۱۶ سورۃ النساء۔آیت 125۔پارہ نمبر 5

اُس سے بہتر اور کس کا دین ہو سکتا ہے۔جس نے اللہ تعالیٰ کے آگے فرمابرداری سے اپنا چہرہ جھکا دیا ہو۔اور وہ احسان کرنے والا بھی ہو۔اور ابراہیمؑ کے ملت کی اطاعت کرے۔جو حنیفا تھی۔۔۔اور اللہ تعالیٰ نے ابراہیمؑ کو اپنا دوست بنا لیا تھا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں حضرت ابراہیمؑ کے طرز عمل کی تعریف کی جا رہی ہے۔اور اس انسان کے طرز عمل کی بھی تعریف ہو رہی ہے جو ابراہیمؑ کے ملت کی اطاعت کرے۔اللہ تعالیٰ اس کو اپنا دوست بنا لیں گے۔اور وہ اللہ تعالیٰ کے فرمابرداروں میں شامل ہو جائے گا۔اور اُس سے بہتر دین کسی اور کا نہیں ہو سکتا۔یہ احسان کرنے والا انسان ہے۔

خواتین وحضرات!

یہی طرز عمل یعنی اسوہ حسنہ نبی کریمؐ کا تھا۔اور ہمیں اس کی اطاعت کا حکم دیا گیا ہے۔ جو اس طرز عمل کو اختیار کرے گا۔وہ احسان کرنے والے لوگ ہوں گے۔

خواتین وحضرات!

رسول ﷺ نے ابراہیمؑ کی اطاعت کی۔اور ایمان لانے والے صحابہ کرام بھی نے ابراہیمؑ کی اطاعت کی۔ اللہ تعالیٰ ایمان لانے والوں کا دوست ہے۔

۴ سورہ آل عمران۔آیات 67 تا 68۔پارہ 3

ابراہیمؑ نہ یہودی تھے نہ نصرانی تھے بلکہ وہ تو حنیفا یعنی یکسو مسلم تھے۔اور وہ ہرگز مشرکوں میں سے نہ تھے۔بے شک سب لوگوں سے قریب تر ابراہیمؑ سے وہ لوگ ہیں۔جنہوں نے اس کی اطاعت کی اور یہ نبی ﷺ اور جو لوگ ایمان لائے۔اللہ تعالیٰ مومنوں کا ولی ہے۔

خواتین وحضرآت!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ ابراہیمؑ کے طرزِ عمل کی وضاحت کررہے ہیں۔کہ وہ نہ یہودی تھے نہ عیسائی تھے۔ بلکہ وہ تو یکسو یعنی حنیفا تھے۔اور اللہ تعالیٰ کا فرمابردار تھا یعنی مسلم تھے۔اور وہ ہرگز شرک کرنے والوں میں سے نہ تھے۔ابراہیمؑ سے تعلق رکھنے کا حق ان کو پہنچتا ہے۔جنہوں نے اُس کی اطاعت کی۔یعنی ابراہیم علیہ السلام کی اطاعت کی۔۔اب یہ نبی ﷺ اور اس کے ماننے والے اس نسبت کے حق دار ہیں اللہ تعالیٰ صرف اس کا ولی ہے جو مومن ہیں۔اس ایت میں ایمان والے صحابہ کرام کو دیکھیں۔جنہوں نے رسول ﷺ کے ساتھ ابراہیم علیہ السلام کی اطاعت کی۔۔

خواتین وحضرات!

یادرکھنے والی بات یہ ہے۔کہ رسول ﷺ اور ان پر ایمان لانے والے صحابہ کرام نے ابراہیم علیہ السلام کی اطاعت کی۔۔۔

یادرہے کہ صحابہ کرام ابراہیم علیہ السلام کی اطاعت کرنے والے تھے۔۔۔جبکہ فرقہ پرستوں نے ان ایمان والوں کی تصدیق کے بجائے ہمیں مسجد ضرار والے لوگوں کو صحابہ صحابہ کہہ کر ان منافقوں اور مشرکوں اور کافروں کے پیچھے لگ ارکھا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

.111 بے شک اللہ نے مومنوں سے ان کی جانیں اور ان کے مال جنت کے بدلے خرید لیے ہیں، وہ اللہ کی راہ میں لڑتے ہیں، پس قتل کرتے ہیں اور قتل ہوتے ہیں۔ یہ اللہ کے زمے سچا وعدہ ہے تورات، انجیل اور قرآن میں، اور اللہ سے زیادہ اپنے وعدے کو پورا کرنے والا کون ہے؟ پس خوش ہو جاؤ اس سودا پر جو تم نے کیا، اور یہی بڑی کامیابی ہے۔

.112 وہ توبہ کرنے والے، بندگی کرنے والے، حمد کرنے والے، روزہ رکھنے والے، رکوع کرنے والے، سجدہ کرنے والے، نیکی کا حکم دینے والے، برائی سے روکنے والے، اور اللہ کی حدود کی حفاظت کرنے والے ہیں، اور مومنوں کو خوشخبری دے دو۔

.113 نبی اور ایمان والوں کے لیے یہ جائز نہیں کہ مشرکوں کے لیے بخشش مانگیں، چاہے وہ رشتہ دار ہی کیوں نہ ہوں، جب ان پر ظاہر ہو گیا کہ وہ جہنم والے ہیں۔

.114 اور ابراہیم کا اپنے باپ کے لیے بخشش مانگنا صرف ایک وعدے کی وجہ سے تھا جو انہوں نے اس سے کیا تھا، پھر جب ان پر ظاہر ہو گیا کہ وہ اللہ کا دشمن ہے تو وہ اس سے بیزار ہو گئے۔ بے شک ابراہیم بہت نرم دل، بردبار تھے۔

.115 اور اللہ ایسا نہیں ہے۔کہ کسی قوم کو گمراہ کردے۔اس کے بعد کہ ان کو ہدایت دے دے۔ یہاں تک کہ ان پر وہ باتیں واضح نہ کر دے جس سے انہیں بچنا چاہیے۔بے شک اللہ ہر چیز جانتا ہے۔۔۔

.116 بے شک آسمانوں اور زمین کی بادشاہی اللہ ہی کے لیے ہے، وہی زندگی دیتا ہے اور موت دیتا ہے، اور اللہ کے سوا تمہارا کوئی دوست ہے نہ مددگار۔۔۔

.117 بیشک اللہ نے نبی، مہاجرین اور انصار کی طرف توجہ کی۔۔جنہوں نے تنگی کے وقت میں آپ ﷺ کی اطاعت کی، اس کے بعد کہ ان میں سے ایک گروہ کے دل قریب تھے کہ ڈگمگا جائیں، پھر اللہ ان پر متوجہ ہوا۔بے شک وہ ان پر بہت مہربان، رحم کرنے والا ہے۔

.118 اور ان تین کی بھی جن کا فیصلہ ملتوی کر دیا گیا، یہاں تک کہ زمین اپنی وسعت کے باوجود ان پر تنگ ہوگئی، اور ان کے جانیں بھی تنگ ہوگئیں، اور انہوں نے جان لیا کہ اللہ سے بھاگ کر کہیں پناہ نہیں مگر اسی کے پاس، پھر اللہ نے ان پر توجہ کی۔تاکہ وہ توبہ کریں۔ بے شک اللہ توبہ قبول کرنے والا، مہربان ہے۔

.119 اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ رہو۔۔

120. مدینہ والوں اوران کے آس پاس کے اعرابیوں کے لیے یہ مناسب نہ تھا کہ وہ اللہ کے رسول سے پیچھے رہ جائیں، اور نہ یہ کہ اپنی جانوں کو اس کی جان سے زیادہ عزیز رکھیں۔ یہ اس لیے کہ انہیں اللہ کی راہ میں جو پیاس، تھکن اور بھوک پہنچتی ہے، اور جو قدم وہ اٹھاتے ہیں جو کافروں کو غصہ دلائے، اور دشمن سے جو کچھ پاتے ہیں، اس پر ان کے لیے صالح عمل لکھ دیا جاتا ہے۔ بے شک اللہ احسان کرنے والوں کا اجر ضائع نہیں کرتا۔۔۔۔

121. اور وہ جو بھی تھوڑا یا زیادہ خرچ کرتے ہیں، اور جو وادی وہ پار کرتے ہیں، وہ سب ان کے حق میں لکھ لیا جاتا ہے۔ تاکہ اللہ انہیں ان کے بہترین اعمال کا بدلہ دے۔۔

خواتین حضرات

آپ نے سورہ توبہ کی ان آیات کا ترجمہ دیکھا۔۔ بے شک اللہ نے مومنوں سے ان کی جانیں اور ان کے مال جنت کے بدلے خرید لیے ہیں، وہ اللہ کی راہ یعنی قرآن پاک کے لیے لڑتے ہیں، پس قتل کرتے ہیں اور قتل ہوتے ہیں۔ یہ اللہ کے ذمے سچا وعدہ ہے تورات، انجیل اور قرآن میں، اور اللہ سے زیادہ اپنے وعدے کو پورا کرنے والا کون ہے؟ پس خوش ہو جاؤ اس سودا پر جو تم نے کیا، اور یہی بڑی کامیابی ہے۔ وہ توبہ کرنے والے، بندگی کرنے والے، حمد کرنے والے، روزہ رکھنے والے، رکوع کرنے والے، سجدہ کرنے والے، نیکی کا حکم دینے والے، برائی سے روکنے والے، اور اللہ کی حدود کی حفاظت کرنے والے ہیں، اور مومنوں کو خوشخبری دے دو۔

نبی اور ایمان والوں کے لیے یہ جائز نہیں کہ مشرکوں یعنی فرقے بنانے والوں کے لیے بخشش مانگیں، چاہے وہ رشتہ دار ہی کیوں نہ ہوں، جب ان پر ظاہر ہو گیا کہ وہ جہنم والے ہیں۔

اور ابراہیم کا اپنے باپ کے لیے بخشش مانگنا صرف ایک وعدے کی وجہ سے تھا جو انہوں نے اس سے کیا تھا، پھر جب ان پر ظاہر ہو گیا کہ وہ اللہ کا دشمن ہے تو وہ اس سے بیزار ہو گئے۔ بے شک ابراہیم بہت نرم دل، بردبار تھے۔

اور اللہ ایسا نہیں ہے۔ کہ کسی قوم کو گمراہ کر دے۔ اس کے بعد کہ ان کو ہدایت دے ۔ یہاں تک کہ ان پر وہ باتیں واضح نہ کر دے جس سے انہیں بچنا چاہیے۔ بے شک اللہ ہر چیز جانتا ہے۔۔۔ یعنی اللہ تعالیٰ پہلے اپنی کتاب دیتا ہے۔ جس میں اپنی ان تمام باتوں کی وضاحت کرتا ہے۔ جن سے لوگوں کو بچنا ہوتا ہے۔۔ اس کے بعد پھر جو لوگ گمراہ ہوتے اور دوسروں کو گمراہ کرتے ہیں۔ وہ لوگ اللہ تعالیٰ کے جواب دہ ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں فرقے نہ بنانے کا حکم دیا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی رسی یعنی قرآن پاک کو مظبوطی سے تھامنے کا حکم دیا ہے۔ تو جو اللہ تعالیٰ کے حکم کو چھوڑ کر اپنے نام نہاد اماموں کے فرقوں کو مظبوطی سے تھامے ہوئے ہیں۔۔ تو یہ لوگ گمراہ ہو گئے۔

بے شک آسمانوں اور زمین کی بادشاہی اللہ ہی کے لیے ہے، وہی زندگی دیتا ہے اور موت دیتا ہے، اور اللہ کے سوا تمہارا کوئی دوست ہے نہ مددگار۔۔۔

بیشک اللہ نے نبی، مہاجرین اور انصار کی طرف توجہ کی۔۔ جنہوں نے تنگی کے وقت میں آپ ﷺ کی اطاعت کی، اس کے بعد کہ ان میں سے ایک گروہ کے دل قریب تھے کہ ڈگمگا جائیں، پھر اللہ ان پر متوجہ ہوا۔ بے شک وہ ان پر بہت مہربان، رحم کرنے والا ہے۔

اور ان تین کی بھی جن کا فیصلہ ملتوی کر دیا گیا، یہاں تک کہ زمین اپنی وسعت کے باوجود ان پر تنگ ہو گئی، اور ان کے جانیں بھی تنگ ہو گئیں، اور انہوں نے جان لیا کہ اللہ سے بھاگ کر کہیں پناہ نہیں مگر اسی کے پاس، پھر اللہ نے ان پر توجہ کی۔ تاکہ وہ توبہ کریں۔

بے شک اللہ توبہ قبول کرنے والا، مہربان ہے۔

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ رہو۔۔۔ مدینہ والوں اوران کے آس پاس کے اعرابیوں کے لیے یہ مناسب نہ تھا کہ وہ اللہ کے رسول سے پیچھے رہ جائیں، اور نہ یہ کہ اپنی جانوں کو اس کی جان سے زیادہ عزیز رکھیں۔ یہ اس لیے کہ انہیں اللہ کی راہ میں جو پیاس، تھکن اور بھوک پہنچتی ہے، اور جو قدم وہ اٹھاتے ہیں جو کافروں کو غصہ دلائے، اور دشمن سے جو کچھ پاتے ہیں، اس پر ان کے لیے صالح عمل

لکھ دیا جاتا ہے۔بے شک اللہ احسان کرنے والوں کا اجر ضائع نہیں کرتا۔اور وہ جو بھی تھوڑا یا زیادہ خرچ کرتے ہیں،اور جو وادی وہ پار کرتے ہیں،وہ سب ان کے حق میں لکھ لیا جاتا ہے۔تاکہ اللہ انہیں ان کے بہترین اعمال کا بدلہ دے۔۔

سورہ توبہ کی اگلی آیات

122. اور مومنوں کے لیے یہ ضروری نہیں کہ سب کے سب نکل کھڑے ہوں،تو کیوں نہ ہر گروہ میں سے کچھ لوگ نکلیں۔تاکہ دین کی سمجھ حاصل کریں اوجب وہ اپنی قوم کے پاس لوٹ کرآئیں ۔توان کو خبردار کریں۔،تاکہ وہ بچ جائیں۔

123. اے ایمان والو!ان کافروں سے لڑو جو تمہارے قریب ہیں،اور وہ تم میں سختی پائیں،اور جان لو کہ اللہ پرہیزگاروں کے ساتھ ہے۔

124. اور جب کوئی سورت نازل ہوتی ہے تو ان میں سے کچھ کہتے ہیں اس نے تم میں سے کس کا ایمان بڑھایا؟ پس جو ایمان لائے ان کا ایمان بڑھا،اور وہ خوش ہوتے ہیں۔

125. اور جن کے دلوں میں بیماری ہے تو اس نے ان کی گندگی میں گندگی بڑھادی،اور وہ کفر ہی کی حالت میں مر گئے۔

126. کیا وہ نہیں دیکھتے کہ وہ ہر سال ایک یا دو بار آزمائش میں ڈالے جاتے ہیں،پھر بھی نہ توبہ کرتے ہیں اور نہ نصیحت پکڑتے ہیں۔

127. اور جب کوئی سورت نازل ہوتی ہے تو وہ ایک دوسرے کو دیکھتے ہیں کہ کوئی تمہیں دیکھ تو نہیں رہا؟ پھر چپکے سے نکل جاتے ہیں۔اللہ نے ان کے دل پھیر دیے کیونکہ وہ سمجھ نہیں رکھتے۔

128. بے شک تمہارے پاس تم ہی میں سے ایک رسول آیا ہے،تمہاری تکلیف اس پر گراں گزرتی ہے،وہ تمہاری بھلائی کا بہت خواہش مند ہے،مومنوں کے لیے نہایت شفیق،مہربان ہے۔

129. پھر اگر وہ پھر جائیں۔تو کہہ دو:اللہ مجھے کافی ہے،اس کے سوا کوئی معبود نہیں،میں اسی پر بھروسہ کرتا ہوں،اور وہ عظیم عرش کا رب ہے۔

خواتین حضرات

آپ نے سورہ توبہ کی ان چند آیات کا ترجمہ دیکھا۔اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں۔اور مومنوں کے لیے یہ ضروری نہیں کہ سب کے سب نکل کھڑے ہوں،تو کیوں نہ ہر گروہ میں سے کچھ لوگ نکلیں۔تاکہ دین کی سمجھ حاصل کریں اوجب وہ اپنی قوم کے پاس لوٹ کرآئیں ۔تو ان کو خبردار کریں۔،تاکہ وہ بچ جائیں۔

خواتین حضرات

ہمارا دین کیا ہے۔ہمارا دین اسلام ہے یعنی دین حنیفا ہے۔۔ہمیں دین اسلام کی تعلیمات کی سمجھ حاصل کرنا چاہیے،اور دوسروں تک پہنچانی چاہیے۔ اور اپنی قوم کو خبردار کرنا چاہیے۔تاکہ ہم سب اللہ تعالیٰ کے غضب سے بچ سکیں۔چونکہ وہ لوگ دین حنیفا کے نافرمان تھے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ان کافروں یعنی نافرمانوں سے لڑو۔یعنی جو دین حنیفا کے نافرمان ہیں۔جو تمہارے قریب ہیں،اور وہ تم میں سختی پائیں،اور جان لو کہ اللہ پرہیزگاروں کے ساتھ ہے۔اور جب کوئی سورت نازل ہوتی ہے تو ان میں سے کچھ کہتے ہیں اس نے تم میں سے کس کا ایمان بڑھایا؟ پس جو ایمان لائے ان کا ایمان بڑھا،اور وہ خوش ہوتے ہیں۔اور جن کے دلوں میں بیماری ہے تو اس نے ان کی گندگی میں گندگی بڑھادی،اور وہ نافرمانی ہی کی حالت میں مر گئے۔کیا وہ نہیں دیکھتے کہ وہ ہر سال ایک یا دو بار آزمائش میں ڈالے جاتے ہیں،پھر بھی نہ توبہ کرتے ہیں اور نہ نصیحت پکڑتے ہیں۔اور جب کوئی سورت نازل ہوتی ہے تو وہ ایک دوسرے کو دیکھتے ہیں کہ کوئی تمہیں

دیکھ تو نہیں رہا؟ پھر چپکے سے نکل جاتے ہیں۔ اللہ نے ان کے دل پھیر دیے کیونکہ وہ سمجھ نہیں رکھتے۔ بے شک تمہارے پاس تم ہی میں سے ایک رسول آیا ہے، تمہاری تکلیف اس پر گراں گزرتی ہے، وہ تمہاری بھلائی کا بہت خواہش مند ہے، مومنوں کے لیے نہایت شفیق، مہربان ہے۔

پھر اگر وہ پھر جائیں۔ تو کہہ دو: اللہ مجھے کافی ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، میں اسی پر بھروسہ کرتا ہوں، اور وہ عظیم عرش کا رب ہے۔

خواتین حضرات

آپ نے اس سورت میں دین اسلام کے غداروں کو دیکھا۔ ان کے مختلف روپ دیکھے۔ ان کے بدلتے رویے دیکھے۔ یہ خود کو ایمان والا کہتے تھے۔ کس طرح وہ مسجد بنا کر اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ کو دھوکہ دینا چاہ رہے تھے۔ ان سب لوگوں کی آزمائش مال اور جہاد کے زریعے کی گئی۔ نہ وہ مال خرچ کرنا چاہ رہے تھے۔ اور جنہوں نے معاہدے توڑے۔ اور رسول ﷺ کو نکالنے کا ارادہ کیا اور جنہوں نے لڑائی میں پہل کی۔ اور جو دین میں طعنے دینے والے تھے اور رسول ﷺ کے دشمنوں تھے۔ نہ ان سے لڑنا چاہتے تھے۔ وہ رسول ﷺ کو اپنی باتوں سے خوش کرنا چاہتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے رسول ﷺ کو منع کر دیا کہ ایسے لوگوں سے نہ تو صدقات لیں اور نہ جہاد میں لے کر چلیں کیونکہ یہ الٹا آپ کو نقصان پہنچائیں گے۔

خواتین حضرات

ہمارے پاس کافر یعنی نافرمان کون ہیں۔ وہ تمام فرقے جو ہمارے آس پاس ہیں۔ جو کہتے ہیں قرآن پاک پڑھو گے تو گمراہ ہو جاو گے۔ ان تمام فرقہ پرستوں کے ساتھ سختی کی ضروت ہے۔۔۔ کیونکہ ان کے پاس دین کا علم نہیں ہے۔۔۔۔۔۔۔ جو ان آیات میں سلوک منافق کر رہے ہیں۔ یہی سلوک تفرقہ باز کر رہے ہیں۔ اور قرآن پاک سے بدظن کرنے کے لیے سوالات اُٹھاتے ہیں ۔۔ یاد رہے کہ ہمارے ہمدرد صرف رسول ﷺ ہیں۔ جو ہماری بھلائی کے خواہشمند ہیں۔ جو مومنوں کے لیے نہایت شفیق، مہربان ہے۔ اللہ تعالیٰ رسول ﷺ فرماتے ہیں۔ کہ پھر اگر وہ پھر جائیں۔ یعنی رسول ﷺ کی بات نہ مانیں یعنی مرتد ہو جائیں تو آپ ﷺ کہہ دو: اللہ مجھے کافی ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، میں اسی پر بھروسہ کرتا ہوں، اور وہ عظیم عرش کا رب ہے۔

خواتین حضرات

یاد رہے کہ ان تمام لوگوں کو تمام قرآن پاک میں بار بار بیان کیا گیا ہے۔ اس کے سورہ انفال سورہ منافقون سورہ مائدہ دیکھیں۔۔ ان کے لیے اللہ تعالیٰ کی بڑی سخت سزائیں ہیں۔ کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے روکنے والے تھے۔ ان کو اللہ تعالیٰ سورہ مائدہ میں اس طرح بیان کرتے ہیں۔

) سورہ المائدہ آیت 41 کا پہلا حصہ پارہ 6

اے رسول جو لوگ کفر کی جانب تیزی سے بڑھتے ہیں۔ وہ آپ کو غم زدہ نہ کر دیں۔ یہ اُن لوگوں میں سے ہیں جو اپنے منہ سے کہتے ہیں ہم ایمان لائے ہیں۔ اور ان کے دل ایمان نہیں لائے ہیں۔

خواتین حضرات

ؔ آپ نے اس ایت میں جن لوگوں کو دیکھا۔ یہ رویہ تمام فرقہ پرستوں کا ہے۔ جو اپنے منہ سے کہتے ہیں ہم ایمان لائے ہیں۔ اور ان کے دل ایمان نہیں لائے ہیں۔۔۔

اس ایت میں اللہ تعالیٰ نے ایمان والے لوگوں میں اور کافروں یعنی نافرمانوں میں فرق واضح کر دیا۔

سورہ محمد ایت نمبر 2

اور جو لوگ ایمان لائے اور صالح عمل کرتے رہے اور اس پر ایمان لائے جو محمد پر نازل کیا گیا۔ اور وہی ان کے رب کی طرف سے سچ

ہے۔اللہ تعالی ان کی برائیاں دور کردے گا۔اوران کی حالت سنوار دے گا۔
یہ اس لیے کہ نافرمانوں نے جھوٹ کی اطاعت کی۔اور جولوگ ایمان لائے انہوں نے اس کی اطاعت کی جوان کے رب کی طرف سے سچ ہے۔اس طرح اللہ تعالی لوگوں کے لیے مثالیں بیان کرتا ہے۔

خواتین وحضرات

ان ایات میں اللہ تعالی نے وحی اور غیروحی میں فرق واضح کردیا یعنی سچ اور جھوٹ میں فرق واضح کردیا اللہ تعالی نے رسول اور غیر رسول میں فرق واضح کردیا ہے.:

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالی نے ان ایات میں ان لوگوں کو دکھایا۔جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہونے والے سچائی کی اطاعت کرتے ہیں۔اللہ تعالی ایسے لوگوں کے گنا مٹادے گا اوران کی حالت کو درست کردے گا اس لیے کہ انہوں نے اس چیز کی اطاعت کی جو اللہ تعالی کی طرف سے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی اور یہ سچ ہے۔ایسے لوگوں کے مقابلے پر جولوگ احادیث کی اطاعت کرتے ہیں۔وہ 70 فرقے ہوں چاہے وہ 70 سو فرقے ہوں۔وہ سب جھوٹ کی اطاعت کرتے ہیں۔کیونکہ وہ رسول نہیں ہیں۔اس طرح اللہ تعالی لوگوں کے لیے مثالیں بیان کرتا ہے۔۔۔۔